دین تو سراسر نصیحت ہے (صحیح مسلم)

نصیحت اور خیر خواہی سے بھرپور مفید اور مؤثر پیغامات ..... یعنی

مکتوبات

جلد ۲

از قلم
مولانا محمد سفوان ازہر

ترتیب و پیشکش
دار البیان

ناشر
مکتبۂ عرفان لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دین تو سراسر نصیحت ہے (صحیح مسلم)

نصیحت اور خیر خواہی سے بھرپور مفید اور مؤثر پیغامات ـــــــ یعنی

مکتوبات

جلد دوم

از قلم

مولانا محمد مسعود اظہر

ترتیب

دار البیان

جامعۃ الصابر بہاولپور

مکتبۂ عرفان، لاہور

فہرست

پیش لفظ ---------- ۹

آئینۂ تصنیفات ---------- ۱۱

مکتوب (۱) اس قیمتی لمحے کا بیان جب ''کلمہ'' دل میں اترتا ہے ---------- ۲۴

مکتوب (۲) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ---------- ۲۵

مکتوب (۳) ''اسم اعظم'' ---------- ۲۶

مکتوب (۴) بہت ضروری بات ---------- ۲۷

مکتوب (۵) کلمہ طیبہ، نماز اور جہاد ---------- ۲۸

مکتوب (۶) ایمان، نماز اور جہاد فی سبیل اللہ کے بارے میں اہم نکات ---------- ۲۹

مکتوب (۷) خسارے سے حفاظت ---------- ۳۲

مکتوب (۸) دل کی تنگی اور اس کا علاج ---------- ۳۳

مکتوب (۹) زندگی بدلنے والی ایک دعاء ---------- ۳۵

مکتوب (۱۰) اَللّٰہُ اَحَدٌ ---------- ۳۶

مکتوب (۱۱) ناموسِ رسالتِ مآب ﷺ کے عشق میں ڈوبی ہوئی ایک بے ساختہ تحریر ۳۷

مکتوب (۱۲) خواہشات کم، شکر زیادہ ---------- ۴۰

مکتوب (۱۳) ''بانٹنے'' اور ''تقسیم کرنے'' کی صفت ---------- ۴۲

مکتوب (۱۴) نماز میں سستی دور کرنے کی تاکید ---------- ۴۳

مکتوب (۱۵) تھک ہار کر بھاگ جانے والوں کے نام ---------- ۴۴

مکتوب (۱۶) مرنے سے قبل مرنے کی تیاری ---------- ۴۵

مکتوب (۱۷) ''نفس'' کی اصلاح ہمیشہ اور بار بار ---------- ۴۶

مکتوب (۱۸) حمد اور شکر سے خاص تعلق ---------- ۴۷

مکتوب (۱۹)	کعبۃ اللہ کی عظمت	۴۸
مکتوب (۲۰)	”حج بیت اللہ“ اور ”محبت حرمین شریفین“ کی دعوت چلانے کی ترغیب	۴۹
مکتوب (۲۱)	فرائض کی اہمیت	۵۰
مکتوب (۲۲)	”قرب الٰہی“ پانے کا ذریعہ	۵۱
مکتوب (۲۳)	رحمدلی اور نرمی اختیار کرنے کی ترغیب	۵۲
مکتوب (۲۴)	موت کی تیاری کا بہترین طریقہ	۵۳
مکتوب (۲۵)	مگر ہم نے اُسے نہ سمجھا	۵۴
مکتوب (۲۶)	رزق اور قوت کا راز	۵۵
مکتوب (۲۷)	مسجد جیسا دل	۵۶
مکتوب (۲۸)	بیٹے اور مال سے بھی افضل	۵۷
مکتوب (۲۹)	رزق میں وسعت اور آسانی کے بارے میں اہم وظائف و ہدایات	۵۸
مکتوب (۳۰)	”غزوۂ بدر“ کا ایک ”اہم سبق“	۵۹
مکتوب (۳۱)	”جمعۃ المبارک“ کی فضیلت اور اس کی قدردانی	۶۱
مکتوب (۳۲)	خواتینِ اسلام کو مسواک کی ترغیب	۶۲
مکتوب (۳۳)	ایک ”مسنون دعاء“ اور ”فیس بک“	۶۴
مکتوب (۳۴)	ایک ”ضروری حکم“ کی یاد دہانی	۶۵
مکتوب (۳۵)	خاوند، بیوی کی لڑائی	۶۷
مکتوب (۳۶)	پانچ عظیم اور بھاری نیکیاں	۶۸
مکتوب (۳۷)	شرح صدر	۶۹
مکتوب (۳۸)	انٹرنیٹ	۷۰
مکتوب (۳۹)	موت کڑوی یا میٹھی	۷۱
مکتوب (۴۰)	جہاد کشمیر کی اہمیت اور اس عظیم جہاد میں جماعت کی خدمات کا مختصر سا تذکرہ	۷۲
مکتوب (۴۱)	فتنۂ انکارِ جہاد کی سرکوبی کی ترغیب	۷۴
مکتوب (۴۲)	”دعوت الی اللہ“	۷۶

مکتوب ۴۳	شہدائے کرام	۷۸
مکتوب ۴۴	''تہجد'' کے اہتمام کی تاکید اور اس کے فوائد کا بیان	۸۱
مکتوب ۴۵	پورے دین کو مانیں	۸۳
مکتوب ۴۶	خوش اخلاقی، نرم مزاجی اور محبت و احترام	۸۵
مکتوب ۴۷	اجتماعی اموال میں امانت و احتیاط کی تاکید	۸۸
مکتوب ۴۸	دین کے خادموں کے لیے دعاء کیا کریں	۹۰
مکتوب ۴۹	یہاں بھی مزے وہاں بھی مزے	۹۲
مکتوب ۵۰	ایک غلط نظریہ	۹۳
مکتوب ۵۱	دو مسنون دعائیں اور ایک وظیفہ	۹۴
مکتوب ۵۲	تین اہم وظائف و ادعیہ	۹۵
مکتوب ۵۳	خوابوں کی تعبیر کے بارے میں اہم ہدایات	۹۶
مکتوب ۵۴	استغفار کی ترغیب	۹۸
مکتوب ۵۵	شکر کا مقام	۹۹
مکتوب ۵۶	کھانے پینے کے بعد کا اہم عمل	۱۰۱
مکتوب ۵۷	کھانا کھانے کے بعد کی دو مسنون دُعائیں	۱۰۲
مکتوب ۵۸	''مجلسِ انابت'' کی اہمیت و افادیت	۱۰۴
مکتوب ۵۹	''مقدس کلمات'' کے استعمال اور ''قسم'' کے بارے میں اہم ہدایات	۱۰۵
مکتوب ۶۰	''کلونجی'' سے علاج کرنے اور اسے مستقل استعمال میں رکھنے کی ترغیب	۱۰۷
مکتوب ۶۱	''کلونجی'' میں ہر بیماری کا علاج	۱۰۸
مکتوب ۶۲	''کلونجی'' استعمال کرنے کا ایک مبارک اور پر کیف طریقہ	۱۰۹
مکتوب ۶۳	''کلونجی'' میں ''موت'' کے سوا جملہ بیماریوں سے شفاء کا بیان	۱۱۱
مکتوب ۶۴	''عبادت'' کے بارے میں ایک اہم اور گہرا نکتہ	۱۱۲
مکتوب ۶۵	جہاد پر ثابت قدمی کی ترغیب اور بھائی افضل گورو شہید رحمۃ اللہ علیہ کا معطر تذکرہ	۱۱۳
مکتوب ۶۶	ماہِ محرم الحرام اور یومِ ''عاشوراء'' کی فضیلت کا بیان	۱۱۵

مکتوب ٦٧	حلال اور حرام میں باریکی سے فرق کریں	١١٧
مکتوب ٦٨	گھروں میں ''مسجد البیت'' بنانے اور اسے آباد کرنے کی ترغیب	١١٨
مکتوب ٦٩	عزت اور ذلّت	١١٩
مکتوب ٧٠	ایک اللہ سے ڈریں	١٢٠
مکتوب ٧١	سچی محبت	١٢١
مکتوب ٧٢	تھکاوٹ، خون، شہادت	١٢٢
مکتوب ٧٣	شکر گزاری	١٢٣
مکتوب ٧٤	سامانِ سفر	١٢٤
مکتوب ٧٥	نعمتِ جماعت پر شکر	١٢٥
مکتوب ٧٦	مسلمانوں کے لیے ایک زہریلا خطرہ	١٢٦
مکتوب ٧٧	توبہ کا دروازہ کھلا ہے	١٢٧
مکتوب ٧٨	خاص ذکر کا طریقہ	١٢٨
مکتوب ٧٩	جشنِ آزادی منانے کا طریقہ	١٢٩
مکتوب ٨٠	عزت کے مینار	١٣٠
مکتوب ٨١	مدرسہ سیّدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ	١٣١
مکتوب ٨٢	آیۃ الکرسی کا ایک نقشہ	١٣٢
مکتوب ٨٣	غیبت، حبِّ دُنیا اور ضیاعِ وقت سے توبہ کی ترغیب	١٣٤
مکتوب ٨٤	سجدے سے محرومی	١٣٥
مکتوب ٨٥	پورے دین پر عمل کو آسان بنانے کا سہ نکاتی نصاب	١٣٦
مکتوب ٨٦	قرض کی ادائیگی	١٣٧
مکتوب ٨٧	''استخارہ'' کی ترغیب	١٣٨
مکتوب ٨٨	قسمت اپنی اپنی	١٣٩
مکتوب ٨٩	عزت کی روٹی	١٤٠
مکتوب ٩٠	لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	١٤١

مکتوب ۹۱	نامۂ اعمال کو بھاری بنانے اور رزق کی تنگی کو دور کرنے والا نسخہ	۱۴۲
مکتوب ۹۲	سورۃ فاتحہ کا مختصر خلاصہ	۱۴۴
مکتوب ۹۳	لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے فوائد وخواص	۱۴۵
مکتوب ۹۴	''جہنم'' سے حفاظت کا اہم ذریعہ	۱۴۷
مکتوب ۹۵	کامیاب کون؟	۱۴۸
مکتوب ۹۶	مضبوط تعلق	۱۴۹
مکتوب ۹۷	''جہادِ برما''	۱۵۰
مکتوب ۹۸	''سیّد الاستغفار'' بڑے مسئلے کا حل	۱۵۱
مکتوب ۹۹	''موت کی یاد'' کے فوائد وثمرات	۱۵۲
مکتوب ۱۰۰	''محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم''	۱۵۳
مکتوب ۱۰۱	آزمائش کے وقت	۱۵۴
مکتوب ۱۰۲	مُلکِ شام	۱۵۵
مکتوب ۱۰۳	اللہ تعالیٰ کی رضاء کی خاطر مضبوطی اور برداشت	۱۵۶
مکتوب ۱۰۴	خوش نصیب	۱۵۷
مکتوب ۱۰۵	مدارس کی حفاظت	۱۵۸
مکتوب ۱۰۶	''مسکراہٹ''	۱۵۹
مکتوب ۱۰۷	خنّاس کا وسوسہ	۱۶۰
مکتوب ۱۰۸	مضبوط حفاظتی حصار	۱۶۱
مکتوب ۱۰۹	اہم اور قیمتی وظائف	۱۶۲
مکتوب ۱۱۰	مال کے بارے میں حکمت	۱۶۳
مکتوب ۱۱۱	''جہاد فی سبیل اللہ'' کی عظمت ورفعت	۱۶۴
مکتوب ۱۱۲	مالداری	۱۶۵
مکتوب ۱۱۳	حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	۱۶۶
مکتوب ۱۱۴	کفار کے لیے بددعاء	۱۶۷

مکتوب ۱۱۵ وباؤں سے نہ ڈرنے اور مسنون دعاؤں کے اپنانے کی تاکید ---- ۱۶۸
مکتوب ۱۱۶ افغانستان سے امریکی انخلاء کا معاہدہ ---- ۱۶۹
مکتوب ۱۱۷ جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا ---- ۱۷۱
مکتوب ۱۱۸ ''جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا'' کے معارف ونکات ---- ۱۷۲
مکتوب ۱۱۹ کھانا کھلا دیں ---- ۱۷۴
مکتوب ۱۲۰ میرا جسم، میری مرضی؟؟ ---- ۱۷۷
مکتوب ۱۲۱ ہر حالت درست کرانے والی دعاء ---- ۱۷۹
مکتوب ۱۲۲ اعمال کو وزنی اور مقبول بنانے والی صفات ---- ۱۸۰
مکتوب ۱۲۳ نفاق سے پناہ ---- ۱۸۱
مکتوب ۱۲۴ قصاص وانتقام ---- ۱۸۲
مکتوب ۱۲۵ تیرا کی ---- ۱۸۳
مکتوب ۱۲۶ ایک لاجواب قرآنی وظیفہ ---- ۱۸۴
مکتوب ۱۲۷ خسارے سے محفوظ افراد ---- ۱۸۵
مکتوب ۱۲۸ چوہے مکھی لڑائی ---- ۱۸۶
مکتوب ۱۲۹ طاقتور مسنون وظیفہ ---- ۱۸۹
مکتوب ۱۳۰ ختم نبوت کا لازمی اور ضروری عقیدہ ---- ۱۹۰
مکتوب ۱۳۱ ''سیّد الاستغفار'' ---- ۱۹۱
مکتوب ۱۳۲ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ ---- ۱۹۲
مکتوب ۱۳۳ ایک عظیم قرآنی دعاء ---- ۱۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اللہ رب العٰلمین نے اپنے حبیب ﷺ کو حکم فرمایا:

(وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ)

ترجمہ ''اور نصیحت کرتے رہیے بے شک ایمان والوں کو نصیحت نفع دیتی ہے۔''

[الذاریات:۵۵]

معلوم ہوا کہ.....

۱ انسان ہمیشہ نصیحت کا محتاج رہتا ہے۔

۲ نصیحت ایمان والوں کو فائدہ دیتی ہے۔

۳ نصیحت کرنا حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے وارثین کا لازمی وظیفہ ہے۔

ہر زمانے کے علماء کرام اور وارثان انبیاء نے اپنی اس ذمہ داری کو بخوبی نبھایا ہے۔ وعظ وتذکیر اور ارشاد ونصیحت کے ذریعے قدم قدم پر امت کی راہنمائی اور خیر خواہی کا حق ادا کیا ہے۔ اسی سلسلۃ الذہب کی ایک مبارک کڑی ''مکتوبات'' کا سلسلہ بھی ہے، جو ''مکتوب خادم'' کے عنوان سے سالہا سال سے خیر خواہ امت، نمونۂ اسلاف، امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر دامت برکاتہم العالیہ کے مبارک قلم سے جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلے کو اسی طرح جاری وساری رکھیں، بلکہ اس میں مزید وسعت عطاء فرما کر امت کی خیر کا ذریعہ بنائیں۔ بلاشبہ اس مبارک سلسلے نے ہزاروں لوگوں کو تھاما ہے اور زندگی کے ہر اہم موڑ پر صحیح راہنمائی

کر کے بھٹکنے سے بچایا ہے۔

کافی عرصے سے تقاضہ چل رہا تھا کہ اس سلسلے میں اب تک جاری ہونے والے مکتوبات کو کتابی شکل میں شائع کیا جائے، اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطاء فرمائیں حضرت امیر المجاہدین حفظہ اللہ کو کہ انہوں نے اس درخواست کو شرف قبولیت سے نوازا اور مکتوبات کو کتابی شکل میں شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی، چنانچہ گذشتہ سال صفر المظفر میں مکتوبات کی پہلی جلد شائع کی گئی، جس میں ۱۲۱ مکتوبات تھے، اور اب بحمد اللہ مکتوبات کی دوسری جلد بھی قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔ اس جلد میں ۱۳۳ مکتوبات شامل کیے گئے ہیں..... پڑھیے اور سرمۂ بصیرت بنائیے۔

محمد عبید الرحمٰن

۳ صفر المظفر ۱۴۴۴ھ

31 اگست 2022ء

آئینۂ تصنیفات

امیر المجاہدین، حضرت مولانا محمد مسعود ازہر دامت برکاتہم العالیہ
کی تصنیفات کا مختصر، جامع اور دلکش تعارف..... علم و جہاد کی دنیا کا سچا سفر نامہ

از قلم: مولانا مفتی عبید الرحمٰن
رئیس دار البیان و مہتمم جامعۃ الصابر، بہاولپور

اللہ تعالیٰ کے مقدس و معظم نام کے ساتھ..... اللہ تعالیٰ سے مدد اور توفیق مانگ کر..... اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے..... چند ٹوٹی پھوٹی سطریں..... چراغِ علم و عمل..... مینارۂ عزم و ہمت..... شمعِ جہاد و عزیمت..... مرقع تصوف و روحانیت..... ساقیٔ معرفت..... کوہِ استقامت..... امیر المجاہدین..... حضرت اقدس حضرت مولانا محمد مسعود ازہر دامت برکاتہم العالیہ..... کی معطر، منور اور مبارک تصنیفات کے بارے میں..... دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ اقدس میں شرف قبولیت سے نواز دیں۔

مجھے مکمل اعتراف ہے کہ میں اس کام کا اہل نہیں ہوں..... یہ کام تو بڑے علماء اور اولوا العزم کے کرنے کا ہے..... وہی حضرت کی تصانیف کا اصل مقام امت کو دکھا سکتے ہیں..... وہی حضرت کے علوم و معارف کی بلندیوں پر جھانک سکتے ہیں..... وہی حضرت کے جہاد اور قربانیوں کا صحیح نقشہ کھینچ سکتے ہیں..... لیکن دل ناداں کا کیا کریں؟..... بضد ہے کہ انگلی کٹا کے شہیدوں میں نام لکھوانا ہے..... اس لئے قلمِ بے بضاعت لے کر اپنی جہالت کی کچھ لکیریں لگانے بیٹھا ہوں..... امید ہے اہل دل اس بے ادبی سے صرف نظر فرمائیں گے۔

حضرت والا دامت برکاتہم العالیہ کی ذات بابرکات کسی تعارف کی محتاج نہیں..... کیا عرب اور کیا عجم؟..... کیا اپنے اور کیا پرائے؟..... سب ہی حضرت کی مدحت میں رطب

اللسان رہتے ہیں..... حضرت کی شخصیت اور خدمات کے بارے میں ہم جیسوں کا کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے..... اس لئے "دِل" کے اس معاملے کو "دِلوں" پر چھوڑ کر کتابوں کے ہلکے پھلکے چند سطری تعارف سے "دل" بہلاتے ہیں۔

لیکن رکیے! ایک بات بتانا چاہتا ہوں..... آج جو دنیا بھر میں جہاد کے زمزمے گونج رہے ہیں..... گلی گلی، کوچہ کوچہ دعوتِ جہاد کے چشمے ابل رہے ہیں..... ہر سو میدانِ جہاد آباد ہیں..... اور مجاہدین کے بے شمار لشکر رواں دواں ہیں..... جہادی مکتبے کتابوں سے بھرے پڑے ہیں..... آپ کو پتہ ہے کہ یہ سب کس ہستی کی قربانیوں کا ثمر ہے..... جی ہاں! وہ ہستی حضرت امیر المجاہدین حفظہ اللہ ہی کی مبارک ہستی ہے..... ورنہ..... آپ حفظہ اللہ کے میدان جہاد میں اترنے سے پہلے..... ہر طرف ہو کا عالم تھا..... فریضۂ جہاد فراموش ہو چکا تھا..... تاویلات وتلبیسات کی کالی گھٹائیں اندھیرا کیے ہوئی تھیں..... ذرا ماضی میں جھانک کر دیکھ لیجئے..... اپنے بڑوں سے پوچھ کر دیکھ لیجئے..... اللہ تعالیٰ حضرت کی قربانیوں اور مساعیٔ جمیلہ کو قبول فرمائیں..... اور انہیں امت کی طرف سے بہترین بدلہ عطاء فرمائیں..... چلئے بسم اللہ کرتے ہیں۔

۱ فتح الجواد فی معارف آیات الجہاد:

یہ حضرت کی تصانیف میں سب سے اونچی اور عدیم المثال تصنیف ہے۔ اس کتاب میں اسلاف کی تفسیرات کو بنیاد بنا کر قرآن کریم کی ۵۵۸ مدنی آیات جہاد کی ایسی تفسیر کی گئی ہے کہ قرآن کریم کا موضوعِ جہاد کھل کر سامنے آجاتا ہے۔ یہ کتاب چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ عربی، پشتو اور انگلش میں اس کا ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔

۲ کتاب الجہاد والسیر من صحیح البخاری:

"صحیح بخاری" کی "کِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ" کی احادیث مبارکہ پر حضرت امیر المجاہدین حفظہ اللہ نے انتہائی قیمتی اور مفید حواشی تحریر فرمائے ہیں۔ یہ کتاب ہنوز زیورِ طبع سے آراستہ نہیں ہوئی۔

۳ فضائل جہاد:

۳۳ ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل یہ ضخیم اور تاریخی کتاب علامہ ابن النحاس شہید رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''مَشَارِعُ الاَشْوَاقِ اِلٰی مَصَارِعِ العُشَّاقِ وَ مُثِیْرُ الْغَرَامِ اِلٰی دَارِ السَّلَامِ'' کی اردو تلخیص وتشریح ہے، جو حضرت حفظہ اللہ نے انڈیا کے عقوبت خانوں میں تحریر فرمائی۔ اس عظیم الشان کتاب نے بلا مبالغہ ہزاروں لوگوں کو جہاد کا دیوانہ بنا کر انہیں میدان جہاد میں لا کھڑا کیا ہے۔ اس کتاب کا پشتو اور سندھی زبان میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔

۴ یہود کی چالیس بیماریاں:

ہندوستان کے تاریک زندانوں میں لکھی گئی اس عظیم الشان کتاب میں قرآن کریم کے بیان کردہ یہود کے جرائم اور برائیوں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، اور ان سے بچنے کے راستے اور علاج کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس کتاب کا انگریزی زبان میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔

۵ تا ۱۱ رنگ ونور (۷ جلدیں):

۱۳ جلدوں پر مشتمل یہ عظیم الشان ذخیرہ..... ہفت روزہ ''القلم'' میں ''رنگ ونور'' کے عنوان سے شائع ہونے والے..... حضرت امیر محترم حفظہ اللہ کے مبارک اور رجال ساز مضامین کا مجموعہ ہے۔ سات جلدوں تک اس مجموعے کی ہر جلد ''رنگ ونور'' کے نام سے ہی شائع ہوتی رہی۔ اس کے بعد ہر جلد کو باقاعدہ الگ نام بھی دیا جانے لگا۔ سات جلدوں کے بعد والی جلدوں کے نام بالترتیب آگے نقل کئے جاتے ہیں۔

۱۲ مقامات:

یہ رنگ ونور کی آٹھویں جلد ہے۔ اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے تمام مضامین کے عناوین حرف ''میم'' سے شروع ہوتے ہیں۔

۱۳ مائدۃ الصابر:

یہ رنگ ونور کی نویں جلد ہے اور اسے حضرت امیر محترم حفظہ اللہ کے والد گرامی حضرت الحاج اللہ بخش صابر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور اس کا ثواب بھی انہیں ہدیہ کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کی مرقد مبارک کو جنت کا باغ بنائیں۔

۱۴ اذان عمر:

یہ رنگ ونور کی دسویں جلد ہے اور اسے مجدد العصر، آیۃ من آیات اللہ، امیر المؤمنین حضرت ملا محمد عمر مجاہد نور اللہ مرقدہٗ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور اس کا ثواب بھی انہی کو ہدیہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ پوری امت مسلمہ کی طرف سے انہیں بہترین سے بہترین بدلہ عطاء فرمائیں۔

۱۵ امید اور استقامت:

امید و استقامت کی دعوت سے بھرپور یہ رنگ ونور کی گیارہویں جلد ہے۔

۱۶ میدان خالد سیف اللّٰہی:

یہ رنگ ونور کی بارہویں جلد ہے۔ اسے امام المجاہدین، سیف من سیوف اللہ، حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

۱۷ مشرب مؤمن:

یہ رنگ ونور کی تیرہویں اور آخری جلد ہے۔ اس کتاب کا ہر مضمون دوسرے سے بڑھ کر ہے۔ واقعتاً یہ کتاب ایک ''مؤمن'' کے لئے روح پرور ''مشرب'' ہے۔

۱۸ دروس جہاد:

یہ کتاب ان سولہ دروس کے خلاصوں پر مشتمل ہے جو جہاد کے مختلف موضوعات پر حضرت امیر المجاہدین حفظہ اللہ نے کوٹ بھلوال جیل میں قیدی ساتھیوں کو ارشاد فرمائے تھے۔ ان دروس میں بہت سے قیمتی نکات بیان کے گئے ہیں۔ اس کتاب کا پشتو ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔

۱۹ زادِ مجاہد:

تہاڑ جیل نئی دلی میں خون جگر سے لکھی گئی اس کتاب میں ''جہادی جماعت'' کے خدوخال، اس کے شعبہ جات اور کام کرنے کے طرز و انداز کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب مجاہدین کو ''شرعی جماعت'' کا مکمل نقشہ پیش کرتی ہے۔ اس کتاب کا پشتو زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

۲۰ تعلیم الجہاد:

جہاد کی مبادیات اور اکتالیس احادیثِ جہاد پر مشتمل ایک مختصر مگر جامع و مفید کتاب۔ جہاد کی بنیادی و ضروری معلومات اور عقیدۂ جہاد کی صحیح بنیادوں پر استواری کے لئے یہ کتاب لاجواب ہے۔ اردو اور پشتو دو زبانوں میں شائع ہو رہی ہے۔

۲۱ لطف اللطیف جل جلالہ:

دکھوں کی ماری انسانیت اور مصائب کا شکار مخلوق کے لئے ایک شاہکار تحفہ۔ جس میں مسنون و مجرب قرآنی وظائف، اسم اعظم کی ایمان افروز بحث، حل مشکلات، جادو، آسیب، دشمنوں سے حفاظت، روحانی و جسمانی امراض کے علاج اور رزق میں برکت کے مجربات دلنشین انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کا پشتو ترجمہ ہو چکا ہے۔

۲۲ تحفۂ سعادت:

اسماء الحسنیٰ کے معانی، فوائد، برکات اور ثمرات پر مشتمل یہ خوبصورت اور دلنشین گلدستہ واقعی اسم با مسمّٰی ہے۔ اگر کوئی دل کے یقین کے ساتھ اس کتاب سے مستفید ہونا چاہے تو واقعتاً یہ کتاب اس کے لیے سعادت بھرا تحفہ ہے۔ اس کتاب کا بھی پشتو زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

۲۳ مناجات صابری:

روز و شب کی مسنون دعائیں، ضروری اوراد و وظائف، مخصوص قرآنی سورتیں، درود و سلام اور استغفار کے صیغے، منزل، حزب البحر جیسے مجموعے اور ضروری عقائد و معلومات کا بیش بہا خزانہ۔ جس

میں ایک مسلمان کی دینی ضروریات کی تقریباً تمام چیزیں دیدہ زیب انداز میں پیش کی گئی ہیں۔

۲۴ مبارک مناجات:

"لَا اِلٰہَ اِلَّا"..... تسبیح..... حمد..... استغفار..... اس کتابچے میں ان چار سچے موتیوں کی آیات کو "ورد" کے طور پر جمع کیا گیا ہے۔ اور بغرض سہولت ہر ایک کی آیات کی الگ مجلس بنائی گئی ہے۔ اہل دل و اہل معرفت کے لئے یہ ایک "سر مکتوم" ہے۔

۲۵ الی مغفرۃ:

استغفار و توبہ کے معانی و مفاہیم، فضائل و فوائد اور معارف و نکات پر لکھی گئی ایک حسین کتاب۔ یہ خوبصورت کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں آیات استغفار مع تشریح کا خوبصورت گلدستہ ہے اور دوسرے حصے میں احادیث استغفار اور متفرق معارفِ استغفار و ادعیۂ استغفار کی آبشاریں ہیں۔ اس کتاب کا انگریزی زبان میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔

۲۶ سات دن روشنی کے جزیرے پر:

یہ دلنشین کتاب اپنے نام کی طرح واقعتاً روشنی کا ایک خوبصورت جزیرہ ہے۔ "جماعت" کے اصلاحی نظام "دورۂ تربیہ" کے چالیس اعمال کا مفصل تعارف، فضائل اور کچھ اہم ہدایات اس کتاب کا موضوع ہے۔ حضرت مصنف حفظہ اللہ نے اس کتاب پر بصیرت افروز تعارف بھی تحریر فرمایا ہے۔

۲۷ شہر رمضان:

رمضان المبارک کے مقام، فضائل، اعمال، برکات، خصوصیات، کیفیات، ترغیبات اور رمضان المبارک کو پانے اور کمانے کے لاجواب نسخے۔ ان سب سوغاتوں پر مشتمل ایک خوبصورت گلدستہ۔ رمضان المبارک کو قیمتی بنانے کے لئے اس کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

۲۸ اَفضَلُ اَیامِ الدُّنیا:

حدیث مبارکہ میں عشرۂ ذوالحجہ کے دنوں کو "اَفضَلُ اَیامِ الدُّنیا" یعنی "دنیا کے افضل

ترین دن" قرار دیا گیا ہے، اوران دنوں کے حیران کن فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب امت کو انہی دنوں سے جوڑنے کی مناد ہے۔

۲۹ آزادی مکمل یا ادھوری؟

کوٹ بھلوال جیل کے ایک سیل میں لکھی گئی اس کتاب میں انگریز اور اس کے غلاموں کی حقیقت آشکارا کی گئی ہے اور مدارس دینیہ، علماء وطلباء، تبلیغی جماعت اور خانقاہوں کا روشن کردار واضح کیا گیا ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر لاجواب کتاب ہے۔

۳۰ روزن زنداں سے:

یہ کتاب حضرت امیر المجاہدین ﷾ کی ان کتابوں میں سے ہے جو ہندوستان کی جیلوں میں لکھی گئیں۔ اس کتاب کا بنیادی اور اکثری مواد تو تہاڑ جیل دلی کا ہے، البتہ کچھ مواد رہائی کے بعد کا بھی ہے، جسے بعد میں شامل کیا گیا۔ یہ کتاب اب شائع نہیں ہو رہی۔

۳۱ مسکراتے زخم:

ہندوستان کے عقوبت خانوں اور ٹارچر سینٹروں کے دلدوز حالات وواقعات پر مشتمل ایک حقیقت کشا کتاب۔ اس کتاب میں حضرت مصنف ﷾ کے سفر ہندوستان، اس سفر کے اغراض ومقاصد اور پیش آمدہ حالات وواقعات اور پھر گرفتاری، قید اور ٹارچر سینٹروں و عقوبت خانوں کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔

۳۲ دل کی لگی:

ایام نظر بندی میں "درویش کے قلم سے" کے قلمی نام سے لکھے گئے پچیس مضامین..... اور "میانوالی جیل" میں لکھے گئے مضامین کا مجموعہ..... حضرت ﷾ نے اس کتاب کا تعارف بھی لکھا ہے، جو غیرت ایمانی اور جرأت واستقامت کا ایک حسین باب ہے۔

۳۳ سراغ حقیقت:

بہت سے اہم حقائق مثلاً قرآن پاک میں آیات جہاد کتنی اور کون کون سی ہیں؟ طالبان تحریک کامیاب یا ناکام؟ گیارہ ستمبر 2001ء کی چیخیں کن چیخوں کی بازگشت تھیں؟ پاکستان نے طالبان کے خلاف امریکہ کی مدد کر کے کیا کھویا اور کیا پایا؟ قادیانی فتنہ جہاد کا منکر کیوں ہے؟ ختم نبوت اور جہاد کا التزام کس طرح سے ہے؟ قادیانیت کا خلاصہ انکار جہاد کیونکر؟ وغیرہ سے پردہ اٹھاتی ایک بہترین اور لاجواب کتاب۔

۳۴ معرکہ:

یہ کتاب حضرت امیر المجاہدین حفظہ اللہ کے ان مضامین کا مجموعہ ہے جو "معرکہ" کے نام سے شائع ہوتے رہے۔ یقیناً یہ بھی ایک قیمتی خزانہ ہے۔ لیکن یہ کتاب اب کافی عرصہ سے شائع نہیں ہو رہی۔

۳۵ مجاہد کی اذاں:

یہ کتاب حضرت امیر محترم دامت برکاتہم کے ان رشحات قلم کا مجموعہ ہے جو ماہنامہ "صدائے مجاہد" میں اداریوں، تجزیوں اور مضامین کی شکل میں شائع ہوئے۔ بعد میں انہیں جمع کر کے کتابی شکل دے دی گئی۔ اس کتاب کی دو جلدیں ہیں۔ لیکن یہ کتاب بھی اب شائع نہیں ہو رہی۔

۳۶ رسائل جہاد:

یہ کتاب حضرت امیر محترم حفظہ اللہ کے حالات زندگی اور حضرت کے بارے میں مختلف اہل دل و اہل قلم کی تحریرات اور نو (۹) اہم رسائل کا مجموعہ ہے۔ یہ کتاب پہلے اسی نام اور اسی ترتیب سے شائع ہوتی تھی، اب کچھ تبدیلی و اضافہ کے ساتھ "دس خزانے" کے نام سے شائع ہو رہی ہے۔

۳۷ دس خزانے:

یہ کتاب "رسائل جہاد" کی شکل نو ہے۔ "رسائل جہاد" سے حضرت مصنف حفظہ اللہ کے "ذاتی حالات" اور "تعلیم الجہاد" نامی رسالہ حذف کر کے..... اور دو نئے رسائل بنام "عمومی عذاب" اور "

جواہر پارے" کے اضافے کے ساتھ..... یہ مجموعہ ترتیب دیا گیا ہے۔اس کتاب کے بعض مضامین پر حضرات اکابر کی گرانقدر آراء بھی موجود ہیں۔اس کتاب کا پشتو ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔

۳۸ خطبات جہاد:

یہ کتاب حضرت امیر المجاہدین حفظہ اللہ کے چند ایمان افروز اور پر مغز خطبات کا مجموعہ ہے، جنہیں کیسٹوں سے تحریر کے بندھن میں لایا گیا ہے۔اس کتاب کی دو جلدیں ہیں اور ہر جلد کے دو حصے، یوں کتاب کل چار حصوں پر مشتمل ہے۔اس کتاب پر حضرت اقدس مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی گرانقدر تقریظ بھی ہے۔

۳۹ جمال جمیل:

حضرت امیر المجاہدین حفظہ اللہ کے محبوب استاد اور اکابر کے منظور نظر حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہید رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات اور دو خطبات پر مشتمل ایک خوبصورت کتاب۔جو اپنے اندر بہت سے اسباق سموئے ہوئے ہے۔

۴۰ اے مسلمان بہن!:

ماہنامہ "بنات عائشہ رضی اللہ عنہا" میں لکھے گئے اداریوں اور مضامین پر مشتمل اس کتاب میں مسلمان ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو ان کی اصل ذمہ داریوں سے روشناس کرایا گیا ہے اور انہیں حضرت خولہ و حضرت خنساء رضی اللہ عنہما کی سیرت اپنا کر اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں اپنا بھرپور حصہ ملانے کی ترغیب دی گئی ہے۔یقیناً یہ کتاب ہر گھر کی زینت اور ہر مسلمان خاتون کی لازمی ضرورت ہے۔اس کتاب کا انگلش ترجمہ بھی کافی عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔

۴۱ تحفۂ ذی الحجہ:

عشرہ ذوالحجہ اور قربانی کے مسائل و معارف پر مشتمل یہ چھوٹا سا کتابچہ بہت مفید اور جامع کتابچہ ہے۔عرصہ دراز تک یہ اپنے موضوع پر امت کی وافر راہنمائی کا ذریعہ بنا رہا۔

اب اسے ''اَفضَلُ اَیامِ الدُّنیا'' کتاب کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔

۴۲ سورۃ الفاتحہ:

''سورۃ الفاتحہ'' کے فضائل، معارف اور خواص پر مشتمل ایک مختصر مگر مفید عام کتابچہ، جو ہزار ہا لوگوں کی نفع رسانی کا سبب بن چکا ہے۔ بالخصوص اس میں بیان کردہ ''ورد السعادۃ'' تو ہر محروم و شکست خوردہ کی دواء ہے۔

۴۳ آیۃ الکرسی:

آیۃ الکرسی کے فضائل و معارف اور خواص پر مشتمل توحید کا ایسا جام کہ جس کا نشہ ایک بار چڑھ جائے تو دل و دماغ کو مسحور کر جائے، اور کتنی ہی محرومیوں اور کمزوریوں سے نجات کا ذریعہ بن جائے۔ ایک انتہائی مفید اور ضروری کتابچہ، جو ہر گھر اور ہر فرد کی ضرورت ہے۔

۴۴ استخارہ:

مسنون ''استخارہ'' کے معانی و مفاہیم، حقیقت و طریقہ اور فضائل و فوائد پر مشتمل ایک جامع و مفید کتابچہ۔ یہ مختصر کتابچہ استخارہ کے بارے میں امت کی صحیح راہنمائی کا حق اداء کرتا ہے اور استخارہ کے نام پر پھیلی بدعات و رسومات کی حقیقت سے خوب پردہ اٹھاتا ہے۔

۴۵ الحجامہ:

''حجامہ'' کی فضیلت، ترغیب، احادیث اور ہدایات پر مشتمل ایک مفید کتاب۔ جسے پڑھنے کے بعد اس موضوع پر کوئی تشنگی باقی نہیں رہتی۔ اور طبی دہشتگردی کے اس دور میں انسانیت کو مسنون علاج کی میٹھی اور ٹھنڈی چھاؤں نصیب ہوتی ہے۔

۴۶ مقام عافیت:

عافیت کیا ہے؟ عافیت کے معانی و مفاہیم کیا ہیں؟ عافیت کے فضائل اور فوائد کیا ہیں؟ آقائے نامدار ﷺ نے کس کس انداز سے عافیت مانگنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے؟ اور

اس کے لئے کون کون سی دعائیں تلقین فرمائی ہیں؟ ان سب سوالوں کے شافی جوابات کے لئے یہ کتاب بہترین تحفہ ہے۔

۴۷ معمولات یومیہ:

ایک مختصر مگر جامع کتابچہ۔ جس میں ایک مسلمان کی روزمرہ کی روحانی ضروریات مثلاً مسنون دعائیں، اہم قرآنی سورتیں، منزل، طریقۂ نماز، ضروری معمولات اور مسنون اذکار وغیرہ کو انتہائی اختصار کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔

۴۸ ایمانی ہمسفر:

مسنون دعاؤں، چالیس احادیث جہاد، نماز اور درود شریف کے فضائل وصیغہ جات پر مشتمل ایک ایمانی ہمسفر۔ یہ کتابچہ اب شائع نہیں ہو رہا۔

۴۹ اذان حج:

حج وعمرہ کے فضائل، معارف، طریقہ، اہم اہم مسائل اور ترغیبات کا مجموعہ۔ یہ کتاب تاحال زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہوئی۔

۵۰ حکمت اور عقل کی باتیں:

''انفاق فی سبیل اللہ'' کے فضائل، ترغیبات اور چند قیمتی نکات پر مشتمل ایک چھوٹا سا کتابچہ۔ جو اپنے موضوع پر بے حد مفید ہے۔

۵۱ معرفت نامہ:

یہ کتاب امیر المؤمنین فی عصرہٖ، سید المسلمین والمجاہدین حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے دو مبارک رسائل ''تفسیر سورۃ الفاتحہ'' اور ''حقیقۃ الصلوٰۃ'' کی تسہیل ہے، جو حضرت امیر المجاہدین حفظہ اللہ کے مبارک قلم سے معرض وجود میں آئی ہے، یعنی یہ ایک دو آتشہ ''نعمت عظمیٰ'' ہے۔

۵۲ الورد المیمون:

صبح وشام کے مسنون معمولات وتعوذات کا ایک خوبصورت، مختصر اور جامع مجموعہ۔ اس مجموعے کو صبح وشام ایک بار پڑھ لینا جہاں بہت سی خیروں کو سمیٹنے کا ذریعہ ہے، وہیں بہت سے شرور وفتن سے حفاظت کا بھی مضبوط حصار ہے۔

۵۳ مکتوبات (جلد اوّل):

یہ کتاب حضرت امیر المجاہدین رحمہ اللہ کے ان گرانقدر ہزاروں علمی، اصلاحی اور نظریاتی پیغامات کا پہلا مجموعہ ہے جو "مکتوب خادم" کے عنوان سے سالہا سال سے امت کی راہنمائی کا بہترین ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔ اس پہلی جلد میں کل ۱۲۱ مکتوبات ہیں۔

۵۴ زادشفاعت:

یہ ایمان افروز، دلکش، اور حسین کتاب "صلوٰۃ وسلام" کے فضائل، احکام، تفصیلات، ترغیبات اور انعامات کے مفصل تذکرے پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی سب سے بڑی خاصیت سورۃ الاحزاب کی "آیت صلوٰۃ وسلام" کی دلنشین تفسیر ہے۔ نیز اس کتاب میں "صلوٰۃ" کے "اسی" (۸۰) مسنون صیغے..... "التحیات" اور "سلام" کے مسنون صیغے..... اور صلوٰۃ وسلام کے بارے میں چالیس سے زائد احادیث مبارکہ کا مجموعہ متن وترجمہ سمیت شامل کیا گیا ہے۔ عاشقین صادقین بلکہ ہر امتی کے لئے یہ کتاب نہ صرف سرمۂ بصیرت وراحت قلب ہے، بلکہ تشنگیٔ عشق کا بہترین سامان اور "زادشفاعت" بھی ہے۔

۵۵ مکتوبات (جلد دوم):

یہ "مکتوبات" کی دوسری جلد ہے۔ اس جلد میں کل ۱۳۳ مکتوبات ہیں۔ یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ پڑھیے اور مشعل راہ بنائیے۔

انگلش کتب:

حضرت امیر المجاہدین دامت برکاتہم العالیہ کی جن کتب کا انگریزی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے، وہ درج ذیل ہیں:

۱. فتح الجواد (مکمل)
۲. یہود کی چالیس بیماریاں
۳. الیٰ مغفرۃ
۴. اے مسلمان بہن!

نیز ان کتابوں کے انگریزی ترجمے پر کام چل رہا ہے:

۱. فضائل جہاد کامل
۲. شہر رمضان

حضرت حفظہ اللہ کی بہت سی کتب اور رسائل یورپ و ہندوستان میں لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو رہے ہیں، فَلِلّٰہِ الحَمْدُ وَ المِنَّۃُ۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مے خانہ کو اسی طرح آباد و شاد رکھیں، اس میں مزید برکتیں اور وسعتیں عطاء فرمائیں، اور امت کو بھی اس مے خانے کی خوب خوب قدر کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں، آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ صَلٰوۃً دَائِمَۃً مَّقْبُوْلَۃً تُؤَدِّیْ بِھَا عَنَّا حَقَّہُ الْعَظِیْمَ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا

۳ صفر المظفر ۱۴۴۴ھ

31 اگست 2022ء

لیلۃ الثلاثاء

مکتوب ۱

اس قیمتی لمحے کا بیان جب "کلمہ" دل میں اُترتا ہے

اللہ، اللہ، اللہ..... کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے دل میں "کلمہ" اُتر جاتا ہے..... بس یہ کوئی خاص لمحہ ہوتا ہے..... یا کوئی خاص مجلس..... یا کوئی خاص کیفیت..... اس وقت "کلمہ طیبہ" کسی کے دل میں یوں اتر جاتا ہے..... جس طرح "بیج" زرخیز مٹی میں..... اور پھر اس شخص کی حالت بدلنے لگتی ہے..... ایمان اس کا جنون بن جاتا ہے..... دین اس کا مزاج بن جاتا ہے..... ایمان سے ایک لمحہ جدائی کا سوچ کر وہ کانپ جاتا ہے..... کفر سے اسے طبعی نفرت ہوجاتی ہے..... شرک کرنا اس کے لئے آگ میں چھلانگ لگانے سے زیادہ مشکل ہوجاتا ہے..... اور دن رات اس سے نیک اعمال، نیک اخلاق پھوٹتے اور پھیلتے رہتے ہیں..... قرآن مجید نے کلمہ طیبہ کو درخت کے ساتھ تشبیہ دی ہے..... جس کی جڑیں مضبوط اور شاخیں آسمان کو چھو رہی ہوں..... کلمہ طیبہ مؤمن کے دل میں اترا ہوتا ہے اور اس کلمہ کے آثار، اعمال اور اخلاق دور دور تک پھیلے ہوتے ہیں..... اللہ، اللہ، اللہ..... کلمہ کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں..... کلمہ ہو تو ہر عمل اوپر جاتا ہے..... کلمہ نہ ہو تو ہر عمل مٹی میں مل جاتا ہے..... کلمہ کنکشن ہے، سم ہے..... ہم دن رات کلمہ پڑھتے ہیں..... الحمدللہ کلمہ کا ترجمہ سمجھتے ہیں..... الحمدللہ کلمہ پر یقین رکھتے ہیں..... مگر یہ کلمہ پوری طرح دل میں اتر جائے..... بیج کی طرح دل میں بویا جائے..... یہ کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے..... یہ خاص لمحات میں نصیب ہوتا ہے..... یہ چپکے سے نصیب ہوتا ہے..... یہ بارش کے موسم میں نصیب ہوتا ہے..... جب آنکھوں سے موسم بہار برستا ہے۔

۱۱ محرم الحرام / ۱۴۳۹ھ 02/10/2017

مکتوب ۲

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ

اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے افضل عبادت ہے..... اور ''ذکر اللہ'' میں ''تسبیح'' کی بڑی عجیب شان ہے..... ہر مسلمان کو صبح و شام کم از کم ایک سو بار ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ'' کا اہتمام کرنا چاہیے..... اس عمل کے فضائل بہت اونچے اور فوائد بے شمار ہیں..... ایک سو مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ'' پڑھنے سے گناہ مٹ جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں..... یعنی بہت زیادہ..... مزید یہ کہ جنت میں ایک سو درخت لگ جاتے ہیں..... پورا باغ اور ہمیشہ اپنی ملکیت..... رزق کے دروازے کھل جاتے ہیں..... روزی بارش کی طرح برستی ہے..... ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ'' یہ کلمات اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں..... پس ان کا ورد کرنے سے اللہ تعالیٰ کی محبت نصیب ہوتی ہے..... ان مبارک کلمات پر مشتمل ایک ''ورد'' ہے..... اسے اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنالیں..... اور صبح شام تین تین بار پڑھا کریں..... ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَ رِضٰی نَفْسِہٖ وَ زِنَۃَ عَرْشِہٖ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ''[1] ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا مصلیٰ پر تشریف فرما ذکر میں مشغول تھیں..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد تشریف لے گئے..... پھر دن چڑھے واپس آئے تو ''ام المؤمنین'' اسی طرح عبادت میں مشغول تھیں..... گویا کہ مسلسل چار پانچ گھنٹے سے..... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے چار کلمات تین بار پڑھے ہیں، جو آپ کی اس ساری عبادت سے بھاری ہیں''..... اور پھر یہی کلمات ارشاد فرمائے، سبحان اللہ

۲۱ جمادی الاولیٰ/ ۱۴۳۹ھ 18/01/2018

[1] [صحیح مسلم۔حدیث رقم: ۲۷۲۶، ناشر: دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

مکتوب ۳

اللہ تعالیٰ کے سارے نام پیارے ہیں..... بڑے ہیں..... اسی لئے بعض اہل علم کے نزدیک..... اللہ تعالیٰ کا ہر نام "اسم اعظم" ہے..... "اسم" کے معنیٰ نام اور "اعظم" کا مطلب زیادہ بڑا..... جبکہ اکثر اہل علم کے نزدیک..... اللہ تعالیٰ کا ایک خاص نام "اسم اعظم" ہے..... یہ وہ اسم مبارک ہے کہ جسے پکار کر جو دعاء مانگی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے..... ہماری اُمّی محترمہ، ساری اُمت کی محسنہ..... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک جامع دعاء کے ذریعہ اسم اعظم کو پایا..... اور پھر اس کے ذریعہ اپنے لئے مغفرت مانگی، رحمت مانگی..... بے شک "اسم اعظم" جو پالیتے ہیں وہ دنیا کی دعائیں نہیں مانگتے وہ مغفرت مانگتے ہیں..... رحمت مانگتے ہیں..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ دعاء حدیث شریف کی کتاب "ابن ماجہ" میں ہے..... روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ..... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ..... اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا وہ اسم سکھایا ہے جس کے ذریعہ سے جو کچھ مانگا جائے وہ ملتا ہے..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یارسول اللہ!..... وہ مجھے سکھا دیجئے..... آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے معذرت فرمائی کہ خواتین کے لئے مناسب نہیں..... جب مؤدبانہ اصرار کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نہ سکھایا تو..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کی..... اس کے بعد یہ دعاء پڑھ کر..... اللہ تعالیٰ سے مغفرت و رحمت کا سوال کیا..... دعاء سن کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہت خوش ہوئے اور ہنس کر فرمایا کہ..... وہ اسم مبارک اس دعاء میں آ گیا ہے..... دعاء یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ اَدْعُوْكَ اللهَ وَاَدْعُوْكَ الرَّحْمٰنَ وَاَدْعُوْكَ الْبَرَّ الرَّحِيْمَ وَاَدْعُوْكَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ۔

ترجمہ: ''یااللہ! میں آپ کو''اَللہ'' کہہ کر پکارتی ہوں اور''رَحْمٰن'' کہہ کر پکارتی ہوں اور''اَلْبَرُّ الرَّحِيْمُ'' کہہ کر پکارتی ہوں اور آپ کو آپ کے تمام اسماء الحسنیٰ سے پکارتی ہوں وہ اسماء جو مجھے معلوم ہیں اور وہ اسماء جو مجھے معلوم نہیں، ان سب سے آپ کو پکارتی ہوں کہ آپ میری مغفرت فرمادیجئے اور مجھ پر رحم فرمادیجئے۔''[1]

۵،۴ ذوالحجہ/۱۴۳۹ھ 16,17/08/2018

[1] [سنن ابن ماجہ۔حدیث رقم:۳۸۵۹، ناشر: دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

مکتوب ۴

بہت ضروری بات

اللہ تعالیٰ کے ان بندوں کے نام..... جو پہلے ''کلمہ طیبہ'' کا کثرت سے ورد کرتے تھے..... مگر اب وہ اس عظیم اور بابرکت نعمت سے محروم ہیں..... کیوں بھائی؟..... کس سے ناراضی ہے؟..... مؤمن کی علامت ہے کہ اسے کلمہ طیبہ سے عشق ہوتا ہے..... اور منافق کی علامت ہے کہ اسے ''کلمہ طیبہ'' کے ورد کی توفیق نہیں ملتی..... بھائیو! زندگی تو گزرتی جارہی ہے..... جو دن چلا گیا اب واپس نہیں آئے گا..... کیا موت بھول گئی؟ کیا قبر یاد نہیں ہے؟..... بچہ بولنے لگے تو سب سے پہلے ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' سکھانا چاہیے..... پھر اسے موت کے وقت اگر کلمہ نصیب ہو جائے تو نہ حساب ہوگا نہ کتاب، ان شاء اللہ..... اور موت کے وقت کلمہ اس کو نصیب ہوتا ہے جو زندگی میں بکثرت ورد کرتا ہو..... اخلاص کے ساتھ..... اہتمام کے ساتھ..... قدر کے ساتھ..... اپنی ضرورت سمجھ کر..... اپنی لازمی حاجت سمجھ کر..... بھائیو اور بہنو! روزانہ کم از کم ورد بارہ سو..... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ..... اور اس میں ہر ایک سو کے بعد مکمل کلمہ اور درود شریف..... چلیں جو غفلت ہوگئی وہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے..... مگر آج کے بعد کبھی ''کلمہ طیبہ'' سے غفلت نہ ہو..... یہ کلمہ گناہوں کو مٹاتا ہے..... شیطان کی کمر توڑتا ہے اور حسنِ خاتمہ کو یقینی بناتا ہے..... رزق اور محبت کے وظیفے کچھ کم کر کے پہلے اس کلمے کا ورد کریں..... اس کی برکت سے رزق بھی خوب ملے گا اور محبت بھی..... فون سے کچھ وقت بچا کر..... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ..... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

۲۹ صفر الخیر/ ۱۴۴۰ھ 08/11/2018

مکتوب ۵

کلمہ طیبہ، نماز اور جہاد

اللہ تعالیٰ کا بے انتہاء شکر..... اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے..... ہمیں عظیم کلمہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" نصیب فرمایا..... ہمیں "اقامتِ صلوٰۃ" جیسی عظیم نعمت عطاء فرمائی..... ہمیں "جہاد فی سبیل اللہ" کا عظیم راستہ دکھایا..... کلمہ طیبہ کتنا عظیم ہے؟..... کبھی آپ نے سوچا؟..... یہ وہ کلمہ ہے جس سے زمین و آسمان قائم ہیں..... یہی کلمہ زندگی کا حاصل ہے اور یہی انسان کی عمر کا اصل سرمایہ ہے..... اسی سے "عَلَّامُ الْغُیُوْبِ" کے دروازے کھلتے ہیں اور اسی کے ذکر سے دل نرم ہوتے ہیں..... اسی کلمہ کے لیے جنت مہکتی ہے..... اسی کے لیے جہاد کا جھنڈا بلند ہوتا ہے..... اسی کی خاطر کھوپڑیاں اُڑتی ہیں اور اسی کی برکت سے شہداء کی ارواح پروازیں بھرتی ہیں..... یہی کلمہ دنیا کی حیات ہے اور اسی سے آخرت کی بقا ہے..... یہی ہیبت اور جلال کا راز ہے اور یہی کامیابی کا مدار ہے..... یہی وہ سب سے افضل دعوت ہے جو تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے دی..... یہی میزان میں سب سے بھاری ہے..... یہ اچھے اعمال کا پھل دیتا ہے..... یہ سب سے افضل اور اشرف ذکر ہے..... یہ دینِ اسلام کا رکنِ اعظم ہے..... یہ اللہ تعالیٰ کا قلعہ ہے..... یہ جنت کی چابی ہے..... یہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے امن کا ذریعہ ہے..... یہی کلمہ گناہوں کو مٹوانے اور بخشوانے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے..... یہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت کا سبب ہے..... یہ ایسا ذکر ہے کہ جس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ یعنی حجاب نہیں..... بھائیو اور بہنو! یہی کلمہ اصل فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا..... خوش نصیب ہیں وہ جو یہ کلمہ پڑھتے

اور مانتے ہیں..... اور فطرت کے دشمن ہیں وہ جو اس کلمہ کے منکر ہیں..... یہ کلمہ دل کے یقین کے ساتھ پڑھتے ہی انسان مسلمان بن جاتا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کا دین نصیب ہو جاتا ہے..... اس مبارک دین کا سب سے پہلا اور اہم حکم "نماز" ہے..... "اقامتِ صلوٰۃ"..... پس جس کی نماز قائم اس کا دین قائم اور جس کی نماز برباد اس کا دین برباد..... منافق بھی زبان سے کلمہ پڑھتے تھے، مگر نماز میں سستی کرتے تھے..... دل سے کلمہ پڑھنے والا نماز میں سستی نہیں کر سکتا، بلکہ نماز اس کا عشق اور سرور بن جاتی ہے..... اور ایک بات سوچیں!..... کیا یہ عظیم اور بلند کلمہ دنیا میں مغلوب ہونے کے لیے آیا ہے؟..... ہائے ہائے! ہرگز نہیں، ہرگز نہیں..... اسی لئے جو لوگ اس کلمے کی بلندی کے لیے "جہاد" کا فریضہ ادا کرتے ہیں وہ بہت اونچے، بہت خوش قسمت اور افضل مسلمان ہوتے ہیں..... وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا خریدار ہو جاتا ہے..... اور وہ ان کی موت کو ایسی لذیذ اور طاقتور زندگی بنا دیتا ہے جس زندگی کو ہم اس دنیا میں سمجھ ہی نہیں سکتے..... ہاں! خوش قسمت ہیں وہ جن کو "جہاد فی سبیل اللہ" کا راستہ مل جائے۔

۱۶ محرم الحرام/۱۴۳۳ھ 12/12/2011

مکتوب ۶

ایمان، نماز اور جہاد فی سبیل اللہ کے بارے میں اہم نکات

مسلمانوں کو اگر صرف ایک لمحہ کے لیے اس بات کا دل کی گہرائی سے یقین ہو جائے کہ..... ایمان سب سے عظیم اور بڑی نعمت ہے تو بس سمجھیں کہ کام بن گیا اور ان شاء اللہ ایمان دل میں اتر گیا..... ایک مسلمان کو صرف ایک لمحہ یہ حقیقت سمجھ آجائے کہ نماز ہی اصل ترقی اور معراج اور تمام مسائل کا حل ہے اور اس میں اپنے محبوب مالک سے مناجات ہے تو بس نماز اس کو ہمیشہ کے لیے نصیب ہو جائے گی..... تب وہ کبھی خود کو بے آسرا نہیں پائے گا..... ایک مسلمان کو صرف ایک لمحے کے لیے یہ بات سمجھ آجائے کہ محبت نام ہے قربانی کا..... محبوب کے لیے قربان ہونا..... اللہ اکبر..... تو اسے اصل کامیابی کا راز یعنی جہاد فی سبیل اللہ نصیب ہو جائے گا..... ہمیشہ کی کامیابی، ہمیشہ ہمیشہ والی زندگی اور دین کا سب سے اونچا مقام۔

۱۵ محرم الحرام/۱۴۳۳ھ 11/12/2011

مکتوب ۷

خسارے سے حفاظت

اللہ تعالیٰ میری اور آپ سب کی مغفرت فرمائے..... ہمیں تلاوت، کلمہ طیبہ اور درود شریف کی طرح ''کثرتِ استغفار'' کو بھی اپنے معمولات کا مستقل حصہ بنانا چاہیے..... اور ساتھ ساتھ تمام گناہوں کی ''ماں'' سے حفاظت کی بھی. بہت زیادہ دعاء مانگنی چاہیے..... جو ہر دن گناہوں کے انڈے، بچے دیتی ہے..... اس ''بیماری'' اور ''گناہوں کی ماں'' کا نام ہے..... ''حبِ دُنیا''..... یعنی دنیا کی محبت..... اس لئے ہمیں نصیحت کی گئی کہ:

''دنیا سے محبت نہ کرو، ورنہ خسارے میں جا پڑو گے۔''

جس چیز کو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خسارہ فرمایا خود سوچیں کہ وہ کتنی نقصان دہ ہوگی..... بھائیو، بہنو! نہ غربت بری، نہ مالداری بری..... غربت اور مالداری اپنے بس کی چیز بھی نہیں..... روزی مقدر ہو چکی..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بعض مالدار تھے، بعض بہت غریب، مگر وہ سب دنیا کی محبت سے پاک صاف تھے تو کامیاب رہے..... دل کا سکون اور دنیا کی محبت یہ دونوں کبھی جمع نہیں ہو سکتے..... اسی طرح جو دنیا کی محبت میں مبتلاء ہو اُسے اخلاص اور قربانی کا مقام بھی نصیب نہیں ہوتا..... اور اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور محبت بھی نہیں آتی..... وجہ کیا ہے؟..... دنیا سے محبت رکھنے والے اپنے اصل راستے سے بھٹک جاتے ہیں..... جو راستہ ہی غلط پکڑے اسے منزل کہاں ملتی ہے؟..... کبھی قبرستان جا کر پوچھو کہ دنیا کی محبت اور فکر کرنے والے اپنے ساتھ کیا لے کر گئے ہیں..... موضوع طویل ہے بس اتنا سمجھ لیں کہ یہ کینسر ہے کینسر..... اس لئے ہم سب گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے التجاء کریں

کہ..... ”یااللہ! حب دنیا سے حفاظت فرما“..... ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ حُبِّ الدُّنۡیَا“..... سورۃ ”اَلۡھٰکُمُ التَّکَاثُرُ“ صبح شام تین بار پڑھ کر حب دنیا سے حفاظت کی دعاء کا پکا معمول بنالیں..... نفل سجدوں اور فرضوں کے بعد اور سارا دن جب کوئی نیکی کریں تو آخر میں یہ دعاء..... ارے بھائیو! یہ دعاء قبول ہوگئی تو ایمان، اخلاص، جہاد اور جنت کے دروازے کھل جائیں گے اور آپ بادشاہ بن جائیں گے..... دنیا میں بھی بادشاہ اور آخرت میں بھی، ان شاء اللہ..... پھر نہ غربت ناشکری میں ڈالے گی نہ مالداری تکبر میں..... ایک جوڑا کپڑے ہوں گے تو سکون اور اگر کروڑوں کے مالک بنو گے تو بھی پاؤں جہاد میں جانے سے نہیں کانپیں گے..... یہ دنیا مٹی ہے..... دھوکہ ہے..... تماشہ ہے..... فنا کا بلبلہ ہے..... مؤمن کی شان نہیں کہ اس کو اہمیت دے اور اس کی خاطر جیے مرے، یا اس کو اپنا مقصود بنائے، یا اس پر روئے، یا اس پر فخر کرے..... یااللہ! ہم سب کی حبّ دنیا سے حفاظت فرما اور ہمیں اپنی مقبول محبت نصیب فرما۔ آمین۔

۲۳ ذوالحجہ/۱۴۳۲ھ 20/11/2011

مکتوب ۸

دل کی تنگی اور اس کا علاج

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو دل کی تنگی سے بھی بچائے..... اور ہاتھ کی تنگی سے بھی..... لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ..... ہر ”تنگی“ خطرناک ہے مگر دل کی تنگی زیادہ خطرناک ہے..... مال موجود ہے مگر نہ نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کی ہمت..... اور نہ خود اس سے فائدہ اٹھانے کی طاقت..... بس پڑا رہے، بڑھتا رہے، نہ کام کا بنے، نہ کام آئے..... یہ ہے دل کی تنگی..... یہ تنگی ایسی مصیبت ہے کہ اگر چپک جائے تو جان نہیں چھوڑتی اور انسان کی دنیا کے ساتھ ساتھ اس کی قبر اور آخرت کو بھی ”تنگ“ بنا دیتی ہے..... یا اللہ! حفاظت، یا اللہ! نجات..... لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ..... اس تنگی کا علاج دو رکعت نماز اخلاص والی..... پھر دعاء آنسوؤں والی..... پھر ”یَا وَاسِعُ یَا عَلِیْمُ“ کا ورد دل کی توجہ سے..... پھر استغفار اور پھر ہمت کر کے اللہ تعالیٰ کے راستے میں زیادہ سے زیادہ خرچ..... جیسے جیسے ہم خرچ کرتے جائیں گے دل کھلتا جائے گا..... گنتی کم ہوگی..... رزق کے دروازے وسیع ہوں گے..... اور ہماری قسمت کھل جائے گی..... شروع میں خرچ کرنے سے درد ہوگا..... پھر درد ختم ہو جائے گا، اور پھر سکون ملنا شروع ہو جائے گا۔

۱۷ ذوالقعدہ/۱۴۳۹ھ 31/07/2018

مکتوب ۹

زندگی بدلنے والی ایک دعاء

اللہ تعالیٰ ہمارے ''نفس'' کو حرص و لالچ سے بچائے..... اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شُحَّ نَفْسِیْ..... واقعی عجیب دعاء ہے، عظیم دعاء ہے..... جس نے بھی اسے اپنایا اس کی زندگی پہلے سے بہت اچھی ہوگئی..... نفس کا ''شُحّ'' یعنی لالچ بڑا خطرناک ہے..... یہ لالچ انسان کو ذلیل کر دیتا ہے، پاگل کر دیتا ہے، جانور سے بدتر بنا دیتا ہے..... اس حرص کے اٹھارہ ہزار منہ ہیں..... ایک بند کرو تو دوسرا کھول لیتا ہے..... کبھی مال کی حرص، کبھی عزت کی حرص، کبھی راحت کی حرص، کبھی شہوت کی حرص..... دنیا میں جتنے قاتل گزرے ہیں وہ سب ''شح نفس'' میں مبتلاء تھے..... جتنے ظالم گزرے ہیں وہ سب اسی مرض کا شکار تھے..... اس بیماری کے مریض کو کبھی کچھ پورا نہیں پڑتا..... لوگ اگر اسے سجدے بھی کر رہے ہوں تو وہ چاہتا ہے کہ اب میرے لئے ذبح بھی ہوں..... یہ مرض انسان سے ہر خوبی چھین لیتا ہے..... اطاعت اسے بوجھ لگتی ہے، بڑے اسے وبال لگتے ہیں، چھوٹے اسے رکاوٹ لگتے ہیں..... اس کا نفس اتنا سخت خود غرض ہو جاتا ہے کہ..... اگر دعاء قبول ہونے میں تاخیر ہو تو نعوذ باللہ..... اللہ تعالیٰ پر ناراض ہونے لگتا ہے..... بس نفس میں جو آ گیا وہ پورا ہونا چاہئے..... استغفر اللہ، استغفر اللہ..... آیئے مانگتے ہیں..... بار بار مانگتے ہیں..... اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شُحَّ نَفْسِیْ، اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شُحَّ نَفْسِیْ..... میرا دل چاہتا ہے کہ روز دو رکعت نماز ادا کر کے اس موذی مرض سے..... اللہ تعالیٰ کی پناہ اور حفاظت مانگا کروں۔

۱۵ رمضان المبارک / ۱۴۳۹ھ 31/05/2018

مکتوب ۱۰

اَللّٰہُ اَحَد

اللہ تعالیٰ "وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ" ہے..... ایک اللہ کی عبادت فرض ہے..... اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں، نہ ذات میں، نہ صفات میں..... نہ طاعت اور بندگی کا حقدار ہونے میں..... اللہ تعالیٰ کی صفات کامل ہیں..... وہی تقدیر کا مالک ہے..... وہی زندگی اور موت کا مالک ہے..... اس کے علاوہ کوئی بھی ان چیزوں کا مالک نہیں..... وہ بے مثال ہے، اس کی کوئی مثال نہیں..... وہ "سبحان" ہے، یعنی ہر کمزوری سے پاک..... وہی غیب اور حاضر کا علم رکھتا ہے..... وہ خالق ہے باقی تمام افراد اور چیزیں اس کی مخلوق ہیں..... وہ کبیر اور اکبر ہے یعنی سب سے بڑا..... تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام، تمام ملائکہ اس کی مخلوق ہیں..... وہ مالک ہے باقی اس کے مملوک اور بندے ہیں..... وہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے..... کوئی فرد یا چیز اس کی قدرت سے باہر نہیں..... وہ اول ہے، وہ آخر ہے..... وہ ظاہر ہے، وہ باطن ہے..... وہ خبیر ہے، وہ دلوں کے چھپے راز جانتا ہے..... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ..... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ..... اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت جائز نہیں، شرک ہے..... نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد، نذر نیاز، قربانی، صدقہ، خیرات..... یہ سب صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، کسی اور کی خوشنودی کے لیے یہ کام کرنا شرک ہے..... توحید پر ایمان سب سے بڑی عبادت ہے..... اور شرک سب سے بڑا گناہ اور جرم ہے..... اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں اعلان فرمایا کہ اگر وہ بھی شرک کریں گے تو ان کے تمام اعمال ضائع اور ختم ہو جائیں گے..... حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا

شرک میں مبتلاء ہونا محال ہے..... یہ بات دیگر لوگوں کو سمجھانے کے لیے ارشاد فرمائی..... شرک نام ہے غلاظت، ناپاکی، گندگی، خباثت اور محرومی کا..... ہر انسان پر فرض ہے کہ توحید کو دل سے مانے اور شرک سے اپنا دل پاک کرلے..... ستارے، جنات، پتھر، قبریں، بزرگ، ملنگ، فقیر الغرض کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے سوا قسمت کا مالک نہیں، نفع نقصان کا مالک نہیں..... تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے مخلوق کو توحید کی دعوت دی اور وہ اسی عظیم کام کے لیے بھیجے گئے کہ لوگو! اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کرو، اس کے احکامات کو مانو، صرف اسی سے ڈرو اور ہماری اتباع کرو..... اور ہم تم سے اس دعوت کے بدلے کوئی ذاتی غرض نہیں رکھتے..... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر دنیا قائم ہے، آسمان زمین قائم ہیں..... اسی کے لیے زندگی موت کا سلسلہ ہے..... اور اسی کے ماننے والوں کے لیے جنت بنی ہے..... یہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وہ فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا..... پس جو فطرت سے ہٹ جائے ایسے بدفطرت لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے..... یہ کلمہ بہت اُونچا ہے اور اس کی دعوت بھی بہت اُونچی ہے..... یہ جس دل میں آجائے وہ دل بھی بہت اونچا ہے..... یہ کلمہ چونکہ اصل فطرت ہے تو ہر انسان کے اندر اللہ تعالیٰ کو پانے کی جستجو ہوتی ہے..... مگر انسان بہت چھوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے..... پھر اللہ تعالیٰ کی کوئی مثال بھی نہیں..... تو انسان اللہ تعالیٰ کو کیسے پہچانے؟..... کیسے پائے؟..... انسان تو اتنا کمزور کہ دس میل کی سڑک کا آخری سرا اور سمندر کا دوسرا کنارہ نہیں دیکھ سکتا..... اللہ تعالیٰ کو کیسے سمجھے؟..... کتنے لوگ اللہ تعالیٰ کی تلاش میں نکلے..... مگر ان کے ساتھ اپنی کمزور آنکھیں اور نفس تھا، چنانچہ وہ نہ پاسکے..... نئے نئے مذہب بنا کر لوگوں کو گمراہ کر گئے..... اللہ تعالیٰ کو پہچاننے اور پانے کا ایک ہی ذریعہ ہے..... اور وہ ہے ''وحی الٰہی''..... یعنی اللہ تعالیٰ خود فرمائیں کہ وہ کیسا ہے اور اس تک پہنچنے کا راستہ کون سا ہے..... اور اللہ تعالیٰ کی وحی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی اور یہ سلسلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر مکمل ہوا..... خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کو پہچاننا اور پانا ہے تو پھر دل سے کہہ دو..... مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ..... پس ہم نے حضرت محمد ﷺ کی غلامی کر کے اور ان کو اپنا رہبر مان کے اور ان کی انگلی پکڑ کر اور ان کے مبارک قدموں پر چل کر اللہ تعالیٰ کو پانا ہے..... جب ہم یہ راستہ اختیار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو اپنی روح سے بھی زیادہ اپنے قریب پاتے ہیں..... اللہ، اللہ، اللہ..... اے میرے بھائیو! اس کلمے کو ہم دل میں بسالیں..... اس کی دعوت کو عالم میں پھیلا دیں..... اور اس کلمے کی عظمت پر اپنا سب کچھ لٹا دیں..... پھر ہم اللہ تعالیٰ کو پالیں گے..... اور جسے اللہ تعالیٰ مل جائیں اسے پھر اور کیا چاہئے..... اللہ، اللہ، اللہ..... دل سے کہہ دو..... اللہ، اللہ، اللہ..... عشق میں ڈوب کر کہہ دو..... اللہ، اللہ، اللہ..... اور ہم سب اخلاص اور یقین کے ساتھ پڑھ لیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

۳ ربیع الآخر/۱۴۳۳ھ 26/02/2012

مکتوب ۱۱

گستاخی پر مبنی ایک ''فلم'' یورپ سے جاری ہوئی، جس پر عالم اسلام میں غم و غصے اور غضب کی لہر دوڑ گئی..... اس موقع کی..... نامُوسِ رسالت مآب ﷺ کے عشق میں ڈوبی ہوئی..... ایک بے ساختہ تحریر

اللہ تعالیٰ بے شمار درود و سلام نازل فرمائیں اپنے محبوب اور ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر..... ابھی کچھ دیر پہلے مساجد سے اذانیں گونجیں..... اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ..... سبحان اللہ! حضرت آقا ﷺ کا نام ہر سو گونج رہا ہے..... دوسری طرف بے شمار لعنتیں ٹیری جونز، امریکہ اور یورپ پر برس رہی ہیں..... آسمان بھی لعنت بھیج رہا ہے اور زمین بھی..... خنزیر سے زیادہ غلیظ اور بدبودار، ملعون، مردود، مفعول ٹیری جونز اور اس کی پوری قوم پر لعنت..... سلام ہو لیبیا کے شہر ''بن غازی'' کے غازیوں پر..... چار تابوت گستاخوں کو بھجوا دیئے..... اپنے محبوب آقا ﷺ کے ناموس پر..... واہ محنت جہاد!..... دیکھو! امام سنوسی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوتِ جہاد آج بھی پھول کھلا رہی ہے..... سلام ہو سیّدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے ہم رنگ غیور سوڈانی مسلمانوں کو..... تین دن سے گولیاں اور شیل کھا رہے ہیں..... مگر ناموس رسالت کی شمع پر کٹ کٹ کر گرتے ہوئے بھی پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لے رہے..... سلام ہو تیونس، مصر اور لبنان کے عشاق محمد ﷺ کو..... کیا جذبے ہیں ماشاء اللہ کہ آج یورپ درد سے کراہ اُٹھا ہے..... ظالمو! ابھی اور چیخو گے..... ہمارے آقا ﷺ کی عزت، عظمت، شان اور ناموس کے تم وہ مناظر دیکھو گے جو تمہارے تصور سے باہر ہیں..... کسی نے بطور تمثیل کیا خوب لکھا ہے کہ اگر تمام انسان ایک جگہ جمع ہوں اور اعلان کر دیا جائے کہ..... فلاں جگہ حضرت محمد ﷺ کی زیارت ہو سکتی ہے تو اربوں انسان گرمی اور وحشت

بھول کر دیوانہ وار اس جگہ کی طرف دوڑ پڑیں گے..... لاکھوں قدموں تلے کچلے جائیں گے مگر پھر بھی دیوانے عاشق اسی طرف دوڑتے ہی جائیں گے..... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم..... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم..... بھائیو! غلطی سے بھی وہ لعنتی فلم نہ دیکھنا..... اور نہ اس کی ویڈیو..... تصویریں دل پر عکس چھوڑتی ہیں..... جبکہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عکس اور سایہ سے پاک ہیں..... ان جیسا اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بنایا..... تو کوئی اور کیا بنا سکتا ہے..... دل میں باتوں کا طوفان ہے..... اس کو لگام ڈال کر دو باتیں عرض ہیں:

① اس طرح کی گستاخیوں کا بہترین جواب ''جہاد فی سبیل اللہ'' ہے..... جو جہاد میں کسی بھی طرح مشغول ہیں وہ مظاہرے نہ بھی کریں تو ان پر کوئی الزام نہیں..... ان کو چاہئے..... دل سے حب دنیا کا آخری قطرہ بھی نچوڑ پھینکیں..... اور اپنے جہاد کو تیز کر دیں۔

② جس قوم کی بربادی، ہلاکت، تباہی اور ذلت کا وقت آپہنچتا ہے وہ حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان عالی مقام میں گستاخی کا جرم کرتی ہے..... تب وہ ملائکہ سے لیکر انسانوں تک..... آسمانوں سے لیکر زمینوں تک..... ہوا سے لیکر آگ تک..... پانی سے لیکر فضاؤں تک..... ساری مخلوق کو اپنا دشمن بنا لیتی ہے..... کیونکہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ان سب کے محسن ہیں اور سب کے محبوب.....

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم..... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم..... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۷ شوال المکرم ۱۴۳۳ھ 15/09/2012

مکتوب ۱۲

خواہشات کم، شکر زیادہ

اللہ تعالیٰ ''شکور'' ہیں..... اپنے بندوں کے ایمان کی قدر فرماتے ہیں..... ان کے اعمال کی قدر فرماتے ہیں..... ان کی محنت کی قدر فرماتے ہیں..... ان کے اچھے ارادوں کی قدر فرماتے ہیں..... اللہ تعالیٰ ''شکور'' ہیں..... کسی ایمان والے کی محنت ضائع نہیں فرماتے..... ہر مصیبت، ہر تکلیف پر اجر عطاء فرماتے ہیں..... ایمان والوں کی موت کو ان کے لئے راحت اور برکت بناتے ہیں..... اللہ تعالیٰ ''شکور'' ہیں..... اپنے بندوں کی ''شکر گزاری'' کو پسند فرماتے ہیں..... ''ناشکری'' کو پسند نہیں فرماتے..... ایمان والوں کو چاہیے کہ ''شکر'' اداء کریں..... نعمتیں بے شمار ہیں..... دنیا میں انسان اپنی خواہشات کو جتنا کم کرے اسی قدر وہ شکر گزار بندہ بن جاتا ہے..... دنیا کے بارے میں اپنے منصوبے کم کریں تو اللہ تعالیٰ جھونپڑی، سوکھی روٹی اور پیوند زدہ کپڑوں میں وہ سکون، وہ اطمینان، اور وہ شان عطاء فرما دیتے ہیں جو ''بادشاہوں'' کو بھی نصیب نہیں ہوتی..... اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے سب سے افضل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی افضل اُمت بنایا ہے..... اس نعمت کا احساس کریں اور اس پر شکر اداء کریں..... اور حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ''صلوٰۃ وسلام'' کثرت سے بھیجا کریں۔

۲۴ ربیع الثانی/۱۴۴۰ھ 01/01/2019

مکتوب ۱۳

''بانٹنے'' اور ''تقسیم کرنے'' کی صفت

اللہ تعالیٰ ہی حقیقی ''عطاء'' فرمانے والے ہیں..... اَلْمُعْطِیْ ھُوَ اللہُ..... باقی سب اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ''تقسیم'' کرنے والے ہیں..... اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے بہت خیر عطاء فرمانا چاہتے ہیں..... اسے تقسیم کرنے، دینے اور دوسروں کو نفع پہنچانے کی صفت عطاء فرما دیتے ہیں..... جس کو یہ صفت ایمان کے ساتھ مل گئی اسے دنیا و آخرت کی بے شمار خیریں مل گئیں..... ''لینا'' اور ''دینا'' یہ دونوں قسمت میں لکھے ہیں..... اس کو کوئی ٹال نہیں سکتا..... مگر صفت، عادت اور فکر کیا ہو؟..... دینے کی یا لینے کی؟..... ہم اللہ تعالیٰ سے مانگ لیں کہ وہ ہمیں ''خَیْرُ النَّاس'' میں سے بنائے..... دوسروں کو نفع دینے والا..... یہ دعاء اور فکر نصیب ہوگئی تو تقسیم کرنے، نفع پہنچانے اور دینے کی صفت بھی نصیب ہو جائے گی، ان شاء اللہ..... قرآن پاک کی دو اصطلاحیں ہیں..... ایک ہے ''عطاء'' اور ''اعطاء'' اور دوسری ہے ''ایتاء''..... اردو میں دونوں کا ترجمہ ''دینا'' کرتے ہیں..... مگر دونوں میں فرق ہے..... ''اعطاء'' اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے وہ ''مُعْطِی'' ہے..... حقیقی دینے والا، آراستہ کرنے والا..... صفات عطاء فرمانے والا..... جبکہ ''اِیتاء'' عام ہے..... دینا، پیش کرنا..... کسی کو نصیب ہو یا نہ ہو..... یہ صفت بندوں کے لئے بھی ہے..... مختصر سے مکتوب میں اتنا ہی سمجھایا جا سکتا ہے..... خلاصہ یہ ہے کہ ''اَلْمُعْطِی'' صرف اللہ تعالیٰ ہیں..... اَلْمُعْطِی ھُوَ اللہ..... اس مکتوب میں خیر کے بڑے خزانے کا راز عرض کر دیا ہے..... اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو نصیب فرمائے..... ہم سب خیر اور اصلاح کے محتاج ہیں۔

۴ جمادی الاولیٰ/۱۴۴۰ھ 11/01/2019

مکتوب ۱۴

نماز میں سستی دور کرنے کی تاکید

اللہ تعالیٰ ''موت'' کے وقت کی پیاس سے بچائیں..... روایت ہے کہ موت کے وقت ہر جان پیاسی نکلتی ہے سوائے ''ذَاکِرِیْن'' کے..... یعنی ذکر کرنے والوں کی جان سیراب ہوگی..... جس طرح ذکر کی لذت، مٹھاس زندگی میں محسوس ہوتی ہے کہ..... بعض اوقات منہ میں پانی آجاتا ہے..... سوچیں کہ موت کا لمحہ کیسا ہوگا..... اس وقت اگر پیاس لگ گئی تو سات دریا پینے سے بھی نہیں بجھے گی..... اس لیے ابھی سے سامان کر لینا چاہیے..... موت کا لمحہ تو ضرور آنا ہے..... کوئی اور لمحہ آئے یا نہ آئے..... ذکر میں سب سے پہلے ''نماز'' ہے..... خطوط میں اکثر افراد لکھتے ہیں..... فجر کی نماز میں سستی ہے..... باجماعت نماز میں سستی ہے..... بھائیو اور بہنو! آج سے اس سستی کے خلاف سخت محنت شروع کر دیں..... روز دو رکعت ادا کر کے دعا کریں کہ یا اللہ! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا..... جوانی گزر گئی اور نماز پکی اور اچھی نہ ہوئی تو یوں سمجھیں کہ..... زندگی بے کار ہوگئی..... کیوں کہ بڑھاپے میں پھر نماز کا پکا اور اچھا ہونا بہت مشکل ہے..... نماز نہیں تو اسلام نہیں..... نماز بری تو سب کچھ برا..... نماز اچھی تو سب کچھ اچھا..... نماز میں اپنے دل کی حفاظت کرنی ہے کہ وہ اِدھر، اُدھر نہ بھٹکے..... بس! اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے..... کبھی فجر میں سستی ہو جائے تو بہت بڑا صدقہ دیں اور سارا دن آنسو بہائیں۔

۹ صفر الخیر/۱۴۴۱ھ 09/10/2019

مکتوب ۱۵

تھک ہار کر بھاگ جانے والوں کے نام

اللہ تعالیٰ کے ان ''بندوں'' اور ''بندیوں'' کے نام..... جو مصیبتوں، بیماریوں یا گناہوں میں بری طرح پھنس کر اللہ تعالیٰ سے دور ہو چکے ہیں..... نیک اعمال سے تھک چکے ہیں..... خود کو پکا بدنصیب سمجھ چکے ہیں..... اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ کی طرف واپس لوٹ آؤ..... اللہ تعالیٰ کی رحمت آپ کو ڈھانپ لے گی..... اللہ تعالیٰ کی مغفرت آپ کو پاک کر دے گی..... اللہ تعالیٰ کی محبت آپ کو تھام لے گی..... اللہ تعالیٰ بہت عظیم ہیں..... جبکہ ہمارے گناہ اور ہماری پریشانیاں اللہ تعالیٰ کی عظمت کے سامنے کچھ بھی نہیں ہیں..... بس واپس آ جاؤ..... وہ دیکھو! اللہ تعالیٰ کے گھر مسجد کا دروازہ ہمارا انتظار کر رہا ہے..... واپس آ جاؤ..... قرآن مجید پکار رہا ہے کہ..... اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف فرما دے گا..... مایوس ہونا کافروں کا کام ہے، مسلمانوں کا نہیں..... عبادات اور معمولات چھوٹ گئے تھے تو کوئی بات نہیں..... دوبارہ شروع کر دو..... ایک مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ موت سے پہلے نیکی اور توبہ سے تھک کر بیٹھ جائے..... اللہ تعالیٰ روزانہ تین سو ساٹھ بار اپنی مخلوق پر نظر فرماتے ہیں..... ارے پیارے مسلمانو! واپس آ جاؤ، کیا معلوم آج ہی رحمت کی نظر نصیب ہو جائے..... ایک اچھا سا غسل کرو..... پاک لباس پہنو..... اور دوڑتے ہوئے پیش ہو جاؤ کہ..... میرے اللہ! میرے مالک! میں واپس آ گیا ہوں..... معافی مانگنے..... رحمت پانے..... آپ کی محبت حاصل کرنے..... یا اللہ، یا اللہ، یا اللہ!

12/10/2019 ۱۲ صفر الخیر ۱۴۴۱ھ

مکتوب ۱۶

مرنے سے قبل مرنے کی تیاری

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ''دنیا'' میں بھیجا..... ساتھ بتادیا کہ واپس جانا ہے..... دنیا میں کسی نے سدا نہیں رہنا..... ہم بھول جاتے ہیں..... دنیا کے لئے لمبے لمبے منصوبے بنانے میں لگ جاتے ہیں..... ہر روز جنازے اٹھ رہے ہیں اور ہمیں یاد دلا رہے ہیں کہ ہم نے بھی جانا ہے..... خوش نصیب ہیں وہ جو دین کے عظیم کام کی تشکیل کے دوران ہی چلے جاتے ہیں..... ان کا اجر بہت بڑا ہے..... ہم سب بھی اپنے دل کو قبر کی سکونت کے لئے تیار کریں..... دیکھیں کہ عقیدہ ٹھیک اور مضبوط ہے یا اس میں نعوذ باللہ شرک، خوف، حبّ دنیا یا نفاق آ گیا ہے..... کلمہ طیبہ سے پکی یاری لگائیں..... اپنے فرائض دیکھیں کہ پورے ہیں یا نہیں؟..... نہیں ہیں تو دیر نہ لگائیں پورے کریں..... مکان، دکان سب یہاں رہ جائیں گے..... فرائض نے ساتھ جانا ہے..... دیکھیں کہ مالی معاملات درست، صاف اور واضح ہیں یا نہیں؟..... ایسا نہ ہو کہ موت آ جائے اور مال وبال بن جائے..... ایک ایک روپیہ اور ایک ایک لقمہ دیکھ کر لیں..... کسی کا قرض ہو تو لکھ کر رکھیں..... اور روزیہ دعاء کہ ''یا اللہ! میرے مالی معاملات اپنی رضاء اور شریعت کے مطابق بنا دیجئے''..... نہ کوئی خواب آتا ہے نہ سگنل..... موت اچانک آ جاتی ہے..... آس پاس کے جنازے یہی بتا رہے ہیں..... اس لئے ہم غافل نہ ہوں۔

۹ ربیع الثانی/۱۴۴۱ھ 12/12/2019

مکتوب ۱۷

"نفس" کی اصلاح ہمیشہ اور بار بار

اللہ تعالیٰ ہمیں، نفس، شیطان، دشمنوں، حاسدوں اور زبردستوں کے شر سے بچائیں..... آپ نے کبھی غور فرمایا کہ انسانی جسم بار بار "اصلاح" کا محتاج رہتا ہے..... آج "ناخن" کاٹ لئے تو کیا معاملہ ختم؟..... نہیں، یہ دوبارہ آجائیں گے..... ہفتے پندرہ دن کے بعد پھر کاٹنے ہوں گے..... یہی حال انسان کے "نفس" کا ہے..... اسے بار بار اور مسلسل اصلاح کی حاجت پڑتی ہے..... یہ نہیں کہ کسی نے "خلافت" دے دی تو کامل اور محفوظ ہو گئے..... کوئی اچھا خواب دیکھا تو سمجھے کہ بس اب محفوظ ہو گئے..... نہیں..... نفس بار بار بگڑتا ہے..... اس کے اندر جو اچھی اور بری صفات رکھی ہیں وہ بار بار سر اٹھاتی ہیں..... آج شہوت کا حملہ تو کل غصے کا..... آج لالچ اور حرص کا حملہ تو کل تکبر اور خود غرضی کا..... آج مایوسی کا حملہ تو کل غفلت کا..... آج بزدلی کا حملہ تو کل بخل کا..... آج حسد کا حملہ تو کل خوف کا..... کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میں اب نفس کی فلاں بیماری سے بالکل محفوظ ہو چکا ہوں..... بے شک کامیاب وہ ہے جو اپنے نفس کو پاک کرتا رہے..... ہم سب اپنی نگرانی کریں..... اپنا محاسبہ کرتے رہیں..... نفس کی کوئی بیماری ایسی نہیں جس کا علاج نہ ہو..... بس نفس کو پاک کرنے کی فکر ضروری ہے..... اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے پاس "قرآن مجید" موجود ہے..... "مدینہ مدینہ" موجود ہے۔

۱۴ ربیع الثانی / ۱۴۴۱ھ 19/12/2019

مکتوب ۱۸

حمد اور شکر سے خاص تعلق

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ..... اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ساری "حمد" ہے..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ..... اللہ تعالیٰ "حَمِیْد" ہیں..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ حضرت آقا مدنی ﷺ "مُحَمَّدٌ" ہیں..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ..... "اَحْمَد" ہیں..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ..... آپ ﷺ کی اُمت کا لقب ہے "اَلْحَمَّادُوْنَ" بہت زیادہ حمد و شکر بجالانے والے..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ..... اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب "قرآن مجید" کا آغاز بھی "حَمد" سے..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ..... سب سے افضل سورۃ "سورۃ الفاتحہ" کا آغاز بھی "حَمد" سے..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ..... قیامت کے دن آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں جو جھنڈا ہوگا اس کا نام ہوگا..... "لِوَاءُ الْحَمْد" یعنی "حمد کا جھنڈا"..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ..... قیامت کے دن آپ ﷺ کو جو مقام دیا جائے گا..... اس کا نام ہوگا "مقامِ محمود"..... تمام اوّلین و آخرین اس مقام کو دیکھ کر آپ ﷺ پر رشک کریں گے..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ..... معلوم ہوا کہ اس امت کا "حمد" اور "شکر" سے خاص تعلق ہے..... اس لئے دل سے کہیں..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ..... دن رات کہیں..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ..... نعمتِ ایمان پر روز کہا کریں..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ..... ہر ہر نعمت کو یاد کر کے کہیں..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ..... ناشکری، ناقدری اور غفلت چھوڑیں..... شکر اور حمد میں ڈوب جائیں اور ہر قدم پر ترقی پائیں..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

۲۱ ربیع الثانی / ۱۴۴۱ھ 24/12/2019

مکتوب ۱۹

کعبۃ اللہ کی عظمت

اللہ تعالیٰ کے گھر "کعبہ شریف" کی عظمت دیکھیں..... جو ایمان والا اس کے قریب پہنچ جائے اس کی عمر بڑھ جاتی ہے..... جبکہ دنیا کے بادشاہوں کے محلات کے قریب ہونے والوں کی عمر بہت کم ہو جاتی ہے..... تاریخ پڑھ لیں..... موجودہ زمانے کے حالات دیکھ لیں..... صدر، وزیر اعظم اور بادشاہوں کے محلات کے جو جتنا قریب ہوتا ہے اسی قدر اس کی پریشانیاں بڑھ جاتی ہیں..... کوئی جلد مارا جاتا ہے، تو کوئی ذلت میں جا گرتا ہے..... چند دن کا عیش اور پھر رسوائی..... مگر زمین پر اللہ تعالیٰ کا گھر بھی ہے..... اس کی زیارت اور حاضری کا ارادہ کرنے سے ہی برکات کا نزول شروع ہو جاتا ہے..... اور جو اس کے قریب پہنچ جاتا ہے اس کی عمر بڑھ جاتی ہے..... دراصل اللہ تعالیٰ نے ہمیں عمر اس لئے دی ہے کہ ہم اس میں ایمان کے ساتھ ایسے اعمال کریں..... جن کی بدولت ہمیں آخرت کی ہمیشہ والی زندگی میں کامیابی مل جائے..... مختصر سی عمر اور اتنی بڑی تیاری؟..... مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی امت کو عمر بڑھانے کے کئی طریقے اور مواقع عطاء فرما دیئے ہیں..... ان میں سے ایک کعبہ شریف کی حاضری بھی ہے..... ہم وہاں پہنچ گئے تو اب ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہو گئی..... اب حساب لگائیں کہ عمر کتنی بڑھ گئی..... کعبہ شریف بہت اونچا ہے..... اس کے ساتھ جڑی ہوئی ہر محنت اور عبادت بھی بہت اونچا مقام پا جاتی ہے..... اس "کعبہ شریف" کی طرف بہت زیادہ لپکا کریں..... اور اللہ تعالیٰ سے وہاں بار، بار حاضری کی بار، بار التجاء کیا کریں۔

۲۶ جمادی الثانیہ/۱۴۴۱ھ 21/02/2020

مکتوب ۲۰

''حجِ بیت اللہ'' اور ''محبتِ حرمین شریفین'' کی دعوت چلانے کی ترغیب

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا فضل اور اپنی رضاء نصیب فرمائیں..... مسلمانوں کو ''اسلامی فرائض'' سے روکنے کی کوششیں زوروں پر ہیں..... آپ کہیں گے کہ حج سے تو کوئی کسی کو نہیں روکتا؟..... ہر مسلمان کے دل میں حج کا شوق ہوتا ہے..... اللہ کرے ایسا ہو..... مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہے..... معاشی ترقی کے لئے ہر سال کتنے مسلمان کفریہ ممالک کا رخ کرتے ہیں؟..... کتنے مسلمان یورپ کے ویزے کے لیے اپنے گھر، پلاٹ اور جانور بیچتے ہیں؟..... مالدار مسلمان اپنے علاج کے لیے غیر ملکی دوروں پر کتنا سرمایہ برباد کرتے ہیں؟..... صحافی، شاعر اور دانشور ہر سال کتنے ملکوں میں جاتے ہیں؟..... غیر شرعی رسومات پر کتنا مال مسلمان خرچ کرتے ہیں؟..... کیا اللہ تعالیٰ کے فریضے..... ''حج'' کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے؟..... لاکھوں مسلمانوں پر حج فرض ہے، مگر انہیں رسومات پر خرچ کرنے سے فرصت نہیں..... چند سال سے الحمدللہ ہم نے آواز لگانا شروع کی تو..... ایسے ایسے افراد بھی حج پر گئے جنہوں نے اس سے پہلے اس بارے میں سوچا تک نہیں تھا..... اور قربانی کے ایسے مناظر سامنے آئے کہ بیوی نے زیورات خاوند کے قدموں میں ڈال دیئے کہ یہ آپ کو ہدیہ ہیں آپ حج ادا کر آئیں..... آج جو مسلمانوں کے دلوں اور گھروں میں یہودیت اور نصرانیت گھس گئی ہے..... اس کا علاج یہ ہے کہ مسلمانوں کو ''کعبہ شریف'' کا حسن اور ''مدینہ مدینہ'' کی کشش میں لایا جائے..... اور ان کے دل کا قبلہ بھی درست کیا جائے۔

۲۷ جمادی الثانیہ/۱۴۴۱ھ 22/02/2020

مکتوب ۲۱

فرائض کی اہمیت

اللہ تعالیٰ کے فرائض ایک مسلمان کو اپنی جان سے زیادہ عزیز ہونے چاہئیں..... نماز ہو یا زکوٰۃ..... روزہ ہو یا حج اور جہاد..... ہم خود بھی ان فرائض سے والہانہ محبت رکھیں..... اور ہمیشہ دوسرے مسلمانوں کو بھی ان کی دعوت دیتے رہیں..... نماز کا حال آپ دیکھ لیں..... اللہ، اللہ، استغفر اللہ..... بہت کم مسلمان نماز ادا کرتے ہیں..... اور اب ان میں سے بھی کئی مسجد آ کر بھی سجدے سے محروم رہتے ہیں..... ڈاکٹروں نے کرسیاں اور بینچ رکھوا دیئے ہیں..... اسلاف میں سے کسی کا فرمان ہے کہ..... جو شخص اپنے دوسرے کام کھڑے ہو کر کرتا ہے وہ بیٹھ کر فرض نماز ادا نہیں کر سکتا..... یہاں تو اچھے خاصے چلتے ہوئے آتے ہیں..... اور پھر کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں..... ان میں سے کتنوں کی کمر ٹھیک ہوگئی؟..... بعض اوقات تو ان کی حالت دیکھ کر غم سے رونا آجاتا ہے کہ..... ایک معمولی سے ڈاکٹر کے کہنے پر انہوں نے خود کو سجدے سے محروم کر لیا..... اور مساجد کی شکل بھی نعوذ باللہ مشنری چرچوں جیسی کرنے لگ گئے..... فریضۂ جہاد کے ساتھ تو مسلمانوں کا ظلم حد سے زیادہ ہے..... جبکہ حج کے ساتھ بھی طرح طرح کی بے وفائیاں ہیں..... اے مسلمانو! اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتیو!..... سچے مسلمان بنو..... کلمہ طیبہ سے دل جوڑو..... اور اللہ تعالیٰ کے فرائض کو پورا کرو..... زندگی تیزی سے گزرتی جا رہی ہے۔

۲۸ جمادی الثانیہ/۱۴۴۱ھ 23/02/2020

مکتوب ۲۲

”قربِ الٰہی“ پانے کا ذریعہ

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو اپنا ”قرب“ نصیب فرمائیں..... اللہ تعالیٰ کا قرب..... چھوٹے منہ سے اتنی بڑی چیز مانگ لی..... ہاں ان کی ”رحمت“ کو دیکھ کر..... ان کی ”محبت“ کو دیکھ کر..... ان کے ”کرم“ کو دیکھ کر..... ان کے ”حلم“ کو دیکھ کر..... ان کی ”عطاء“ کو دیکھ کر..... ان کی ”پردہ پوشی“ کو دیکھ کر..... ان کی ”عظمت“ کو دیکھ کر..... ان کی ”معافی“ کو دیکھ کر..... ان کے ”خزانوں“ کی وسعت کو مان کر..... اتنی بڑی دعاء کی ہمت ہوگئی..... اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ عِنْدَكَ قُرْبَةً..... اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ عِنْدَكَ وَلِیْجَةً وَّ اجْعَلْ لِّیْ عِنْدَكَ زُلْفٰی وَ حُسْنَ مَاٰب..... کبھی موقع ملا تو اس دعاء کی تفصیل عرض کی جائے گی، ان شاء اللہ..... آج تو قریب ہونے کی بات چل رہی ہے..... بس چند دن تک ہم نے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے..... اگر اس سے پہلے ”قرب“ کی نعمت مل جائے تو پھر یہ ملاقات بڑے ٹھاٹھ والی ہوتی ہے..... اللہ تعالیٰ کے قرب کو پانے کا اہم ترین ذریعہ اللہ تعالیٰ کے ”فرائض“ ہیں..... جو پانچ فرائض میں جتنا پکا وہ اللہ تعالیٰ کے اتنا قریب..... اور ”قرآن مجید“ بھی قرب کا ذریعہ ہے..... اور ”قربانی“ تو ہے ہی قرب کے لئے..... خصوصاً اپنی جان کی قربانی..... مال کی قربانی..... اور حج اور عید کی قربانی..... اللہ تعالیٰ کے قرب کا ایک بڑا موسم ”حجِ بیت اللہ“ کا ہے..... حج کے دنوں میں زمین بھی آسمان سے اوپر ہو جاتی ہے..... مسلمانو! حج کر لو..... اپنے محبوب کے گھر کے چکر کاٹ لو..... عظیم رب کے گھر کی پناہ میں آجاؤ۔

۲۹ جمادی الثانیہ/۱۴۴۱ھ 24/02/2020

مکتوب ۲۳

رحمدلی اور نرمی اختیار کرنے کی ترغیب

اللہ تعالیٰ ''اَلرَّحْمٰن'' ہیں ''وسیع رحمت'' والے..... ''اَلرَّحِیْم'' ہیں ''بڑی رحمت'' والے..... ''اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن'' ہیں سب مہربانوں سے زیادہ مہربان..... اللہ تعالیٰ کو رحم، رحمت، رحمدلی اور صلہ رحمی سے محبت ہے..... اللہ تعالیٰ ''بے رحمی'' اور ''سنگدلی'' کو پسند نہیں فرماتے..... اے غصیلے مزاج والو! رحمدلی اور نرمی اختیار کرو..... غصہ میں بے قابو نہ ہوا کرو..... اگر تمہارے غصہ پر اللہ تعالیٰ کو غصہ آگیا تو تمہارے ٹکڑے اُڑا دے گا..... اپنے غصہ کا علاج کرو اور اس کا رخ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی طرف موڑ دو..... اے دل میں بغض اور کینہ بسانے والو! رحمدلی اور نرمی اختیار کرو..... بغض اور کینہ تمہارے دل اور تمہاری قسمت میں سوراخ کر دے گا..... اے سخت زبان بولنے والو! طعنہ اور گالیاں دینے والو! رحمدلی اور نرمی اختیار کرو..... روزانہ اپنی زبان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو..... اے اللہ کے بندو! رحم اور رحمت چاہتے ہو تو ''رحمدلی'' اختیار کرو..... سب سے پہلے خود پر رحم کرو..... گناہ چھوڑ کر اور استغفار پکڑ کر..... اور پھر اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم کرو..... اپنے والدین کے لئے رحمت کی دعاء کرو..... اپنے رشتہ داروں کے لئے رحمت کا نشان بن جاؤ اور مسلمانوں کے لئے ''رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ'' کا عکس بن جاؤ..... یہ باتیں اپنے لئے بھی لکھی ہیں اور آپ کے لئے بھی..... ہم سب آج ہی اپنا جائزہ لیں اور اصلاح کی فکر کریں۔

۸ شوال المکرم ۱۴۳۷ھ / 25/07/2016

مکتوب ۲۴

موت کی تیاری کا بہترین طریقہ

بھائیو اور بہنو! موت کی تیاری، موت کی تیاری..... موت کی تیاری کا بہترین طریقہ کیا ہے؟..... اخلاص، اخلاص، صرف اخلاص..... ہر عمل خالص اللہ تعالیٰ کے لئے..... نہ ریاکاری، نہ دکھلاوا..... نہ مال کے لئے، نہ نام کے لئے..... آپ دنیا میں دیکھ لیں جو عمل جتنے بڑے شخص کے لئے کیا جائے وہ دنیا میں اسی قدر قیمتی بن جاتا ہے..... یہ جو آج کل کے بڑے بڑے جاگیردار ہیں..... یہ انگریز حکمرانوں کے نوکر تھے..... "حاکم" کی معمولی نوکری نے ان کو کروڑوں پتی بنا دیا..... اندازہ لگائیں کہ جو عمل خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگا، اس کی کیا قیمت ہوگی؟..... اللہ تعالیٰ سے بڑا کوئی نہیں..... اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا..... اخلاص والا کلمہ، اخلاص والی نماز، اخلاص والا جہاد، اخلاص والا ذکر، اخلاص والی خدمت، اخلاص والی محنت، اخلاص والا مرنا، اخلاص والا جینا..... ہاں! سب کچھ اللہ تعالیٰ نے دیا اور سب نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا ہے تو پھر "عمل" بھی خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہو تو اسی میں کامیابی ہے..... اسی میں مزہ ہے..... یا اللہ! اخلاص کا سوال ہے..... موت کا وقت قریب ہے، دل سے دنیا کے منصوبے نکال کر..... اخلاص کی فکر ہم سب کریں، تاکہ تھوڑے وقت میں آخرت کا زیادہ سرمایہ بنالیں۔

۱۷ صفر الخیر/۱۴۳۸ھ 08/12/2016

مکتوب ۲۵

مگر ہم نے اُسے نہ سمجھا

اللہ تعالیٰ ہمیں ''قرآن مجید'' کی قدر نصیب فرمائے، سمجھ نصیب فرمائے..... دل چاہتا ہے کہ قرآن پاک کے ہر لفظ کا مطلب معلوم ہو..... ہر آیت کا مقصد معلوم ہو..... قرآن پاک کا ہر حکم معلوم ہو..... قرآن پاک کی ہر حکمت معلوم ہو..... آہ! قرآن مجید سے دور ہو کر ہم کتنے جاہل ہو گئے..... کتنے محروم ہو گئے..... وہ باتیں جن کو قرآن مجید ضروری قرار دیتا ہے، ہم ان کو نَعُوْذُ بِاللہِ برا جانتے ہیں..... ان سے نفرت تک کرتے ہیں..... کل میں ایسی بعض باتوں کی ایک فہرست سوچ رہا تھا تب روح خوف سے کانپ اٹھی..... ہمارے معاشرے میں ان چیزوں کو عیب سمجھا جاتا ہے جو قرآن مجید کی پسندیدہ ہیں..... اور ان چیزوں کو پسند کیا جاتا ہے جن سے قرآن روکتا ہے..... جو مسلمان بھی قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے اس پر یا تو خاص رحمت نازل ہوتی ہے، یا سخت لعنت..... جو قرآن مجید کو مانتا ہے اس پر رحمت برستی ہے..... اور جو قرآن مجید کی باتوں کو نہیں مانتا اس پر لعنت برستی ہے..... آج مسلمان قرآن مجید کو کتنا وقت دیتے ہیں؟..... کس کے دل میں تڑپ ہے کہ مجھے اپنے رب کی باتیں سمجھ آئیں؟..... آج کسی کو ملک کا وزیر اعظم خط بھیج دے تو وہ اس کے ایک ایک حرف کو سمجھنے کی فکر کرے گا..... کسی ارب پتی کا خط آجائے تو ایک ایک سے اس کا ترجمہ پوچھے گا..... آہ! رَبُّ الْعٰلَمِیْن کا حکمت، نور اور کامیابی سے بھرا کلام ہمارے پاس آگیا، مگر ہم نے اسے نہ سمجھا۔

۱۸ ذوالحجہ / ۱۴۳۸ھ 10/09/2017

مکتوب ۲۶

رزق اور قوت کا راز

اللہ تعالیٰ کا شکر کہ "نماز" عطاء فرمائی..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ..... حضرت آقا مدنی ﷺ کا احسان کہ معراج پر سے امت کے لئے "نماز" لائے..... نماز ایک محکم اور قطعی فریضہ ہے..... یا اللہ، یا اللہ! پکی نماز نصیب فرما..... سچی نماز نصیب فرما..... بے نمازی بدنصیب ہے..... یا اللہ! بدنصیبی سے ہماری، ہمارے والدین اور اہل و اولاد کی حفاظت فرما..... ایک آدمی پر مصیبت آئے اور اس مصیبت میں اس کا سارا مال تباہ ہو جائے..... گھر جل کر راکھ ہو جائے..... بچے سب مر جائیں..... کتنی سخت مصیبت ہے؟..... مگر وہ مسلمان جس کی ایک نماز قضاء ہو جائے اس کی مصیبت اس سے زیادہ بڑی ہے..... ایک نماز دنیا کے سارے مال، سارے مکان اور ساری اولاد سے زیادہ قیمتی ہے..... مؤمن کے مزے ہیں کہ جب اس کا دل چاہے کہ "اللہ تعالیٰ" اس سے باتیں فرمائے تو وہ قرآن مجید کی تلاوت شروع کر دے اور جب اس کا دل چاہے کہ "وہ" اللہ تعالیٰ سے باتیں کرے تو وہ نماز شروع کر دے..... نماز میں رزق کا راز پوشیدہ ہے..... جو پکا نمازی ہو، سچا نمازی ہو اس کے رزق میں کبھی تنگی نہیں آتی..... نماز میں قوت کا راز پوشیدہ ہے..... مجاہدین کو حکم ہے کہ صبر اور نماز سے خود کو طاقتور بنائیں..... اور اللہ تعالیٰ کی طاقت کو ساتھ لیں..... بے نمازی نحوست کا پہاڑ ہے..... جس گھر میں ہو وہاں نحوست، جس محلے میں ہو وہاں نحوست..... یا اللہ! منحوس بننے سے ہماری حفاظت فرما..... مسلمانو! نماز..... مسلمانو! نماز..... مسلمانو! نماز..... آج سے ہی پکی نماز، درست نماز، سچی نماز..... اور نماز کی دردمندانہ دعوت۔

۱۵ محرم الحرام/۱۴۳۹ھ 06/10/2017

مکتوب ۲۷

مسجد جیسا دل

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو مسجد کے ساتھ جوڑ دے..... مساجد "بیوت اللہ" ہیں..... اللہ تعالیٰ کے گھر..... سچا محب ہمیشہ محبوب کے گھر کا دیوانہ ہوتا ہے..... مسجد زمین پر اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین مقام ہے..... مسجد سے دل لگا لو تو دل بھی مسجد جیسا ہو جاتا ہے، پاک، صاف، محبوب، مقرب..... دل کو بازار سے لگا لو تو دل بھی بازار جیسا ہو جاتا ہے..... گندا، بکاؤ، بے سکون..... حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو راستہ میں "قبا" میں قیام فرمایا..... وہاں اترتے ہی مسجد بنائی..... پھر مدینہ پہنچے تو اپنا گھر مبارک نہیں، سب سے پہلے مسجد بنائی..... پس جن کو حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی نسبت ہوتی ہے وہ مسجد سے گہرا تعلق رکھتے ہیں..... جہاد فی سبیل اللہ "مسجد" سے اٹھا، مسجد میں جڑا، مسجد سے چلا اور مسجد میں واپس آیا..... حضرت کی جب واپسی ہوتی گھر سے پہلے مسجد تشریف لے جاتے..... اس لیے جو جہاد مسجد سے جڑا رہے وہ مقبول جہاد رہتا ہے..... اور جو مسجد سے کٹ جائے وہ فساد بن جاتا ہے..... اسی طرح جو مجاہد مسجد سے جڑا رہے وہ مجاہد رہتا ہے اور جو مسجد سے کٹ جائے وہ جہاد فروش دنیادار بن جاتا ہے..... جڑنے کا مطلب یہ کہ مسجد سے پیار ہو، مسجد کا یار ہو، جب بھی مسجد مل سکتی ہو اس کی طرف بھاگتا ہو..... مسجد میں سکون پاتا ہو..... اور جنگ، خوف وغیرہ کی محنت میں جب مسجد سے دور ہو تو دل تب بھی مسجد کے قریب ہو۔

۵ محرم الحرام/۱۴۳۶ھ 08/03/2015

مکتوب ۲۸

بیٹے اور مال سے بھی افضل

اللہ تعالیٰ کا ہر وعدہ سچا ہے..... اللہ تعالیٰ کے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں..... ان دو جملوں کو بار بار پڑھیں اور ان پر غور کریں..... ان شاء اللہ شکر کا دروازہ کھلے گا..... وعدہ ہے کہ زیادہ استغفار کرو گے تو بیٹے دوں گا..... حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کس کا استغفار؟ مگر ملی بیٹیاں..... ہمارے قریب زمانہ کے مجدد حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ..... صاحب استغفار شخصیت..... مگر نہ بیٹا ملا نہ بیٹی..... وعدہ اللہ تعالیٰ کا سچا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے ہاں "فضل" کے خزانے ہیں..... "فضل" کا معنیٰ ہے "مانگے ہوئے سے بہتر ملنا، حق سے زیادہ ملنا"..... حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر بیٹا پیدا نہ ہوا مگر ان کو لاکھوں بیٹے مل گئے..... جو پلتے اور کھاتے دوسروں کے ہاں تھے جب کہ کام حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا کرتے تھے..... بیٹا تو اسی لئے ہوتا ہے ناں کہ آپ کے دینی کام کو آگے چلائے، آپ کا صدقہ جاریہ بنے..... آپ کے مرنے کے بعد بھی آپ کی نیکیاں چلتی رہیں..... اسی طرح کسی کو استغفار پر بیٹا نہ دیا مگر ایسی بیٹی دے دی جو بیٹے سے زیادہ افضل، زیادہ صدقہ جاریہ اور زیادہ بیٹوں والی ہے..... وعدہ ہے کہ زیادہ استغفار پر مال ملے گا..... مگر کسی پر ایسا فضل ہوا کہ اسے مال کی جگہ غناء عطاء فرما دیا..... دل غنی ہو جائے تو انسان بادشاہوں سے بڑا بادشاہ بن جاتا ہے..... بے شک! اللہ تعالیٰ کے پاس وسعت کے خزانے ہیں اور ان کا دینے کا انداز بہت پیارا ہے، بہت میٹھا..... پیارے رب، بہت شکریہ، بہت شکر، بہت شکر، الحمدللہ۔

۱۵ شوال المکرم/۱۴۳۷ھ 28/07/2016

مکتوب ۲۹

رزق میں وسعت اور آسانی کے بارے میں اہم وظائف وہدایات

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے ساتھ اس دنیا میں بہت سی ''حاجتیں'' لگادی ہیں..... اور اپنے ان بندوں کے لیے بشارت دی ہے جو اپنی ''حاجتیں'' صرف اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں..... اور جب ''حاجت'' پوری ہوجائے تو شکر اداء کرتے ہیں..... اور پوری نہ ہو تو ''صبر'' کرتے ہیں..... ایسے افراد کے لیے رحمت، مغفرت اور بے شمار نعمتیں ہیں..... اللہ تعالیٰ نے رزق کی چابیاں نماز، تسبیح اور استغفار میں رکھی ہیں..... نماز کا بہت اہتمام کریں..... تسبیح اور استغفار کی کثرت کریں تو رزق کے دروازے پوری طرح کھل جاتے ہیں..... اور اگر نفل نمازوں کے رکوع، سجدے میں ہی تسبیح اور استغفار کی کثرت کریں تو بہت جلد روزی آتی ہے..... اور ضرورت پوری ہوجاتی ہے:

① سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

② سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

③ سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ

اور بہت سے الفاظ..... اور ایک وظیفہ ہے، دس جمعہ تک پابندی سے کریں تو رزق کا مستقل نظام درست ہوجاتا ہے، ان شاء اللہ..... جمعہ کے دن گیارہ سو بار ''یَامُغْنِیُ'' اور ستر بار ''اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ''..... اور ایک آیت ہے، سورۃ آل عمران، آیت: ۱۵۴..... یہ اگر روز دس بار باوضو پڑھیں تو روزی کا مستقل بہترین انتظام ہوجاتا ہے..... اور بھی بہت سے نافع اور مجرب وظائف ہیں..... مگر شرط یہ کہ

دل میں پختہ عزم ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں مانگنا..... حرام مال کے بالکل قریب نہیں جانا..... اور مال آئے تو اس کے شرعی حقوق ادا کرنا..... اے مسلمانو! صرف ایک اللہ تعالیٰ سے مانگو..... کسی اور سے نہیں..... کسی انسان سے مانگنا چہرے کا نور اور دل کا سکون اجاڑ دیتا ہے..... جماعت سے تو ہرگز نہ مانگیں..... جماعت اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور آخرت بنانے کا ذریعہ ہے..... جماعت سے مانگیں گے تو دل پر روحانی فیض کم ہوگا..... دین اور جماعت کی نفرت پیدا ہوگی اور محرومی کے گڑھے میں گرنے کا خطرہ ہوگا..... خود سوچیں ایسی ضرورت پوری ہونے کا کیا فائدہ؟ جس سے دین کا نقصان ہو، دل کا نقصان ہو..... اللہ تعالیٰ ہی زمین اور آسمان کے خزانوں کا مالک ہے..... وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

۱۶ جمادی الاولیٰ/۱۴۳۶ھ 30/04/2015

مکتوب ۳۰

"غزوۂ بدر" کا ایک "اہم سبق"

اللہ تعالیٰ نے "غزوۂ بدر" میں روشنی رکھی ہے..... دنیا میں کوئی بڑی طاقت نہیں..... بڑی طاقت اس وقت تک بڑی رہتی ہے جب تک اسے بڑا مان کر اس سے ڈرا جائے..... اگر کوئی ہمت کرے..... اور کمزور ہونے کے باوجود بڑی طاقت سے ٹکرا جائے تو بڑی طاقت کی بڑائی ٹوٹ جاتی ہے..... قرآن دیکھئے!..... جالوت کی بڑی طاقت سے چند طالوتی مجاہدین ٹکرا گئے..... جالوت ختم ہوگیا..... مشرکین کی خونخوار طاقت سے تین سو تیرہ بدری مجاہدین ٹکرا گئے..... مشرکین ٹوٹ گئے..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے "بدر" سے روشنی لی..... روم، فارس، بربر، ترک سب کی کفریہ طاقت توڑ دی..... دراصل مسلمانوں کو رات دن یہی سبق پڑھایا جاتا ہے کہ..... اَللّٰہُ اَکْبَر کہو..... اَللّٰہُ اَکْبَر سمجھو..... اَللّٰہُ اَکْبَر..... دل میں بٹھاؤ..... اللہ سب سے بڑا ہے..... اور کسی کی بڑائی دل میں نہ آنے دو..... کسی کو ناقابل تسخیر نہ سمجھو..... جو خود کو بڑا طاغوت قرار دے اس سے ٹکرا جاؤ..... تب پتہ چلے گا کہ وہ تو "بڑا" نہیں تھا..... جب تک نہیں ٹکراؤ گے اس وقت تک ہر کوئی خود کو بڑا کہتا رہے گا..... خود کو بڑا بناتا رہے گا..... اور تمہیں ذلیل کرتا رہے گا..... غزوۂ بدر تیرا شکریہ..... تو "اَللّٰہُ اَکْبَر" کو دل میں اتارتا ہے..... تو ہمیں ناپاک اور حقیر کافروں کی غلامی میں گرنے سے بچاتا ہے..... کروڑوں درود وسلام غزوۂ بدر کے "سپہ سالار" پر..... اور لاکھوں سلام غزوۂ بدر کے شہداء اور مجاہدین پر!

۱۹ ربیع الاول/۱۴۳۵ھ 15/07/2014

مکتوب ۳۱

"جمعۃ المبارک" کی فضیلت اور اس کی قدر دانی

اللہ تعالیٰ کا احسان دیکھئے کہ وہ ہر ہفتے "جمعہ" کا دن ہمیں عطاء فرماتے ہیں..... تاکہ پچھلے چھ دنوں کے سارے گناہ دھل جائیں..... جمعہ کے دن ہمیں فتنوں سے امان ملتی ہے..... یوں سمجھیں ہمیں وہ "کہف" یعنی غار مل جاتی ہے جس میں بیٹھ کر ہم اللہ تعالیٰ کی امان میں آجاتے ہیں..... جمعہ کے دن جو مسلمان غسل کر کے جلدی مسجد جائے اسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور قیام کا اجر ملتا ہے..... اس دن کی فضیلت تو بہت پہلے سے ہے، جب اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ یعنی "انسان" کو اسی دن پیدا فرمایا..... معلوم ہوا ہمارا آغاز بھی "جمعہ" اور ہمارا اختتام بھی "جمعہ" کہ قیامت اسی دن برپا ہوگی..... لیکن اللہ تعالیٰ نے پہلی امتوں کو یہ دن نہیں دیا..... بلکہ یہ دن اپنے محبوب نبی حضرت محمد ﷺ کی امت کو عطاء فرمایا..... اندازہ لگائیے کتنا بڑا احسان ہے..... اب ہمارا کام ہے کہ ہم اپنا "جمعہ" روشن بنائیں، خوشبودار بنائیں، بھاری اور قیمتی بنائیں، تاکہ ہمارا آغاز اور ہمارا انجام بہترین ہو جائے..... جمعہ کے نور کو وہی لوگ محسوس کرتے ہیں جن کے دل کی آنکھیں روشن ہوں..... وہ دیکھیں! صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کو..... وہ سالہا سال کے جان توڑ جہاد کے بعد اب "بیت المقدس" کی آزادی کی خاطر حتمی حملہ کے لئے تیار ہیں..... مگر یہ حملہ کب ہو؟..... دل کی آنکھوں نے کام کیا..... فرمایا: جمعہ کے دن..... اس وقت جب خطبہ منبر پر اور عرش کی خاص رحمتیں زمین پر ہوتی ہیں..... سبحان اللہ! پہلی یلغار میں ہی قبلہ اول میں شرک کی گھنٹیاں بند اور اذان کی گونج شروع ..... اللہ اکبر ..... اللہ اکبر ..... جمعہ کا ملنا

ہمارے آقا ﷺ کا احسان ہے.....اور ساتھ یہ احسان کہ جمعہ کو پانے کا طریقہ ان میٹھے الفاظ میں ارشاد فرمادیا کہ:

''اس دن مجھ پر درود کی کثرت کرو۔''[1]

یااللہ! ہم میں بھی صلاح الدین اٹھا.....وہ کونسا جمعہ ہوگا جب بیت المقدس پھر آزاد ہوگا؟.....ہاں! اس جمعہ کی بہت تمنا ہے جب اسلامی لشکر دن کے سوا بارہ بجے بابری مسجد میں داخل ہوگا اور اذان گونجے گی.....اَللّٰہُ اَکبَر، اَللّٰہُ اَکبَر

۱۶ جمادی الثانیہ/۱۴۴۱ھ | 20/03/2014

[1] [السنن الکبری للبیهقی۔حدیث رقم:۵۹۹۳، ناشر:دار الکتب العلمیة، بیروت]

خواتینِ اسلام کو مسواک کی ترغیب

ہماری مسلمان خواتین میں ''مسواک'' کی سنت ختم ہو رہی ہے..... ان کے ''پرس'' میں ہر الابلا ہوتی ہے مگر مسواک نہیں..... حالانکہ مسواک کی اکثر احادیث ایک خاتون حضرت اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں..... مسواک تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے..... اور یہ انسانی فطرت کے لئے ضروری دس چیزوں میں سے ایک ہے..... مسواک اتنی اہم سنت ہے کہ حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا..... اگر امت پر مشقت کا خطرہ نہ ہوتا تو میں اسے ہر وضو کے ساتھ لازم فرما دیتا..... یعنی واجب قرار دیتا..... مسواک چھوڑنے کی وجہ سے خواتین کی نمازیں بے جان، تلاوت بے کیف، وضو بے رنگ، دانت بیمار، گلے کمزور اور معدے خراب ہو گئے..... بِسْمِ اللہ کیجئے! آج ہی مسواک خرید کر اپنے گھر کی سب خواتین تک پہنچائیے اور انہیں اس نیک عمل پر لگائیے۔

۱۰ رجب المرجب ۱۴۳۶ھ | 26/11/2015

مکتوب ۳۳

ایک ''مسنون دعاء'' اور ''فیس بک''

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی..... ''یا اللہ! آپ سے ہدایت، تقویٰ، پاکیزگی اور غناء کا سوال ہے''..... ہمارے حضرت[1] اس دعاء کی بہت تلقین فرماتے تھے..... یہ حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سکھائی ہوئی دعاء ہے..... جو بھی اس دعاء کا اہتمام کرتا ہے اپنی زندگی میں عجیب تبدیلی پاتا ہے..... اصل چیز ''ہدایت'' ہے..... ہدایت ''تقویٰ'' سے نکھرتی ہے..... اور تقویٰ ''پاکدامنی'' سے مضبوط ہوتا ہے..... اور پاکدامنی آتی ہے ''دل کے غنیٰ'' ہونے سے..... یعنی حرص اور فقر سے پاک ہونے سے..... کئی لوگ شکریہ اداء کرتے ہیں کہ ''اَلْحَمْدُلِلّٰہ'' فیس بک سے جان چھوٹی[2]..... اور ہماری زندگی سے کئی موذی افراد خود بخود نکل گئے..... کچھ ان میں فسادی تھے، کچھ شرارتی، کچھ متکبر اور بعض چبائی ہوئی چیونگم کی طرح چپکنے والے..... فیس بک چھوڑی تو ان سب سے محفوظ ہو گئے..... اب نہ وہ ہمیں ستا سکتے ہیں..... نہ بہکا سکتے ہیں..... نہ ایذاء پہنچا سکتے ہیں..... نہ ہمارا وقت ضائع کر سکتے ہیں..... نہ ہماری بے عزتی کر سکتے ہیں، نہ ہمیں اپنے انتظار میں تھکا سکتے ہیں..... اور نہ ہمیں گمراہی، دھوکے اور غلطی میں ڈال سکتے ہیں..... یہ سب ایک دم مر گئے..... یہ نہ ہمارے خاندان کے تھے..... نہ محلے کے..... نہ مسجد کے..... نہ قریبی معاشرے کے..... یہ سارے موذی فیس بک کی وجہ سے ہم سے

---

[1] حضرت اقدس مفتی ولی حسن ٹونکی نور اللہ مرقدہٗ (مرتب)

[2] کیونکہ یہ حضرت امیر المجاہدین دامت برکاتہم العالیہ کی ترغیب اور محنت کی برکت سے ہوا۔ (مرتب)

چپک گئے تھے اور خواہ مخواہ ہماری زندگی کی لازمی مصیبت بن گئے تھے..... اللہ تعالیٰ کی ہدایت کا نور جب آتا ہے تو تقویٰ بھی ساتھ لاتا ہے، تقویٰ آتا ہے تو پاکیزگی ملتی ہے..... پاکیزگی ملتی ہے تو انسان غنی بن جاتا ہے..... سیر چشم، قانع، بادشاہ..... اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ الْھُدٰی وَ التُّقٰی وَ الْعَفَافَ وَ الْغِنٰی [1]

۱۷ ذوالحجہ/۱۴۳۸ھ 09/09/2017

[1] [صحیح مسلم ۔حدیث رقم: ۲۷۲۱، طبع:دار الکتب العلمیہ ۔ بیروت]

مکتوب ۳۴

ایک ''ضروری حکم'' کی یاد دہانی

جمعہ کے دن جمعہ نماز کی پہلی اذان کے بعد خرید وفروخت ناجائز ہے..... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ترجمہ: ''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید وفروخت کو چھوڑ دو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔'' [سورۃ الجمعۃ:۹]

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی ایک قوم کو ہفتے کے دن مچھلی کے شکار سے منع کیا..... یہی اس قوم کی تجارت تھی..... قوم والوں نے اللہ تعالیٰ کا حکم حیلے بہانے کر کے توڑ ڈالا..... اللہ تعالیٰ نے انہیں بندر اور خنزیر بنا کر مار ڈالا..... ہم مسلمانوں کو تو صرف جمعہ کی اذان سے جمعہ نماز ختم ہونے تک تجارت وغیرہ سے روکا گیا ہے..... مگر ہم باز نہیں آتے..... اب چہرے تو نہیں مگر دل مسخ کر دیئے جاتے ہیں..... ہم سب اللہ تعالیٰ کے اس پورے حکم پر پورا عمل کرنے کا پکا عزم کریں..... ماضی کی غلطیوں پر توبہ کریں..... اور دوسرے مسلمانوں تک یہ دعوت پہنچائیں۔

۱۲ صفر الخیر/۱۴۳۹ھ 02/11/2017

مکتوب ۳۵

خاوند، بیوی کی لڑائی

اللہ تعالیٰ کو "دین اسلام" سے "محبت" ہے..... مسلمانوں کو چاہیے کہ اسلام کی نعمت ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کریں..... چند مفید باتیں ملاحظہ فرمائیں:

① "حسن خاتمہ" کے لئے اس دعاء کا ہمیشہ التزام کریں:

اَللّٰھُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ۔[1]

② "حسن خاتمہ" کے لئے ضروری ہے کہ دل اور زبان کو ایک جیسا رکھیں..... زبان سے کسی کے لئے محبت کا اظہار اور دل میں اس سے نفرت..... زبان سے اطاعت کا اظہار اور دل میں نافرمانی..... ایسا ہرگز نہ کریں۔

③ جب بیوی کے دل میں خاوند کے لئے نفرت اور خاوند کے دل میں بیوی کے لئے نفرت آئے تو غور کریں کہ بیت الخلاء جاتے وقت دعاء پڑھتے ہیں یا نہیں؟..... کپڑے بدلتے وقت بے پردہ ہونے سے پہلے "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھتے ہیں یا نہیں؟ دراصل ایسے مواقع پر دعاء نہ پڑھی جائے تو بے پردہ حالت میں شیطانی جنات نظر لگا دیتے ہیں اور میاں بیوی کو ایک دوسرے سے نفرت میں ڈال دیتے ہیں۔

④ بیت الخلاء جانے کی مسنون دعاء یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔[2]

۲۳ شعبان المعظم/۱۴۳۹ھ 05/05/2018

---

[1] [مسند احمد۔حدیث رقم:۱۷۶۲۸ ، ط:مؤسسة الرسالة]

[2] [سنن ابی داؤد۔حدیث رقم:۴ ، ط:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

مکتوب ٣٦

⑤ عظیم اور بھاری نیکیاں

پانچ بھاری اعمال اور نیکیاں عرض ہیں:

① دل سے ہر مسلمان کو معاف کر دیں اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں۔

② ہر مسلمان کے لئے دل سے بدگمانی ختم کر دیں، جن جن کے گناہ معلوم ہیں ان کے بارے میں یہ گمان کریں کہ انہوں نے توبہ کر لی ہوگی۔

③ کسی کا کوئی مالی حق، قرضہ، امانت کسی کے پاس ہو تو آج ہی وہ اُسے واپس کرنے کا عزم کر لے اور اگر فوری طاقت نہ ہو تو لکھ کر کسی کے حوالے کر دے۔

④ جن میاں بیوی کے درمیان لڑائی جھگڑا، اختلاف ہو وہ پکی صلح کر کے عظیم خزانہ لوٹ لیں۔

⑤ اگر آپ نے کسی کو کوئی مال ہدیہ بتا کر دیا ہے..... یا شادی وغیرہ پر تحفہ دیا ہے..... اور اب دل میں یہ ہے کہ وہ اتنا ہی یا زیادہ واپس کرے تو یہ بری نیت دل سے نکال دیں..... یہ نیت جب تک دل میں رہے گی آپ کے رزق کی برکت خراب کرتی رہے گی..... جب ہدیہ، تحفہ کہا تو اب واپسی کیسی؟ کیا سود پر قرضہ دیا تھا؟ نعوذ باللہ..... ''ہدیہ'' اونچے مقام والی نیکی اور برکت کا خزانہ ہے۔

٨ رمضان المبارک/١٤٣٩ھ 24/05/2018

مکتوب ۳۷

شرح صدر

شرح صدر سے انسان بہت طاقتور ہو جاتا ہے اور بے اطمینانی انسان کو ضائع، بے کار اور بے ہمت کر دیتی ہے..... بے اطمینانی کیوں پیدا ہوتی ہے؟..... اس کی بڑی وجوہات دو ہیں:

① کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرنا اور اس پر سچی توبہ نہ کرنا

② حب دنیا اور خیانت

پھر حب دنیا کے تین اجزاء ہیں:

① مال کی محبت

② عزت اور جاہ کا شوق

③ شہوت پورا کرنے کا شوق

خود سوچیں کہ جو ان تین گناہوں میں اٹک گیا وہ اللہ تعالیٰ تک کیسے پہنچے گا؟

شرح صدر حاصل کرنے کے لیے کلمہ طیبہ اور آنسوؤں والی دعاء کی کثرت کریں۔

۲۹ شوال المکرم/۱۴۳۲ھ 28/09/2011

مکتوب ۳۸

انٹرنیٹ

بھائیو اور بہنو! کمپیوٹر اور انٹرنیٹ بہت خطرناک چیز ہے..... امریکہ مسلمانوں کو اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتا جتنا انٹرنیٹ پہنچا رہا ہے..... اس ظالم نے تقویٰ کا جنازہ نکال دیا ہے..... یہ ایمان، ہمت، اور وقت کا دشمن ہے..... تاکیدی گزارش ہے کہ بلا ضرورت کمپیوٹر اور انٹرنیٹ استعمال نہ کریں..... جن لوگوں کو ضرورت اور دینی کاموں کی وجہ سے استعمال کرنا پڑتا ہے وہ صرف ضرورت کے بقدر استعمال کریں اس سے زیادہ سے زیادہ نیکیوں کا کام لیں اور اس کے اثرات کو دور کرنے کے لیے روزانہ جلوت اور تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کریں۔

۲۰ ذوالحجہ/۱۴۲۸ھ 30/12/2007

مکتوب ۳۹

موت کڑوی یا میٹھی

اللہ تعالیٰ کے بندو! کیا کبھی ہم نے موت اور اس کی سختی کے بارے میں سوچا؟..... اللہ، اللہ، اللہ..... روح کا جسم سے نکلنا اور اجنبی منزلوں کی طرف جانا..... نہ کوئی دوست ساتھ، نہ رشتہ دار..... نہ مال، نہ سامان..... اکیلے بالکل اکیلے..... اور موت کی شدت اور سکرات..... یااللہ! آپ کی پناہ..... اگر دنیا میں کسی کو موت کی شدت دکھادی جائے تو وہ خوف اور دہشت کی وجہ سے کبھی کھانا نہ کھا سکے اور نہ سو سکے..... اسے دنیا کی بادشاہت دی جائے تو قبول نہ کرے..... بلکہ خوف سے پاگل ہو کر جنگل کو دوڑ جائے..... میرے بھائیو! یہ سب کچھ سچ ہے..... قرآن وسنت میں اس کا بیان ہے..... ہم آج دنیا کی مصیبتوں پر روتے ہیں..... حالانکہ یہ تو کچھ بھی نہیں..... اصل بے بسی، بے کسی اور سختی کا وقت تو موت کا ہے..... جب کچھ بھی کام نہ آئے گا..... تب کلمے کی قدر معلوم ہوگی..... تب نماز کی حقیقت پتہ چلے گی..... تب جہاد کا مقام معلوم ہوگا..... تب دین کی خاطر تکلیفیں اور قربانی کا فائدہ سمجھ آئے گا..... بھائیو! جو موت کو یاد رکھ کر محنت کرتا ہے اس کی موت شہد کی طرح میٹھی ہو جاتی ہے..... جیسے دلہن اپنے خاوند سے ملتی ہے..... بھائیو! وہ دیکھو! شیطان نکل پڑا تاکہ لوگوں کو جہنم میں لے جائے..... لاکھوں کے لشکر فتنے اور گمراہی کے داعی بن کر نکل پڑے تاکہ آقا مدنی ﷺ کی امت کو تباہ کریں، گمراہ کریں..... وہ دیکھو! عیسائی مشنریز..... وہ دیکھو! فحاشی اور بے حیائی کی علمبردار این جی اوز..... سب مسلمانوں کی موت خراب کرنے اور ان کی دنیا و آخرت برباد کرنے نکل پڑے..... اے حق کے علمبردارو! آپ لوگ بھی نکل پڑو..... میدانوں،

دریاؤں، ہواؤں اور فضاؤں میں شیطان اور شیطانی قوتوں کا مقابلہ کرو..... اور تم یہ کر سکتے ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے ساتھ ہے..... ایک ایک مسلمان کو "کلمہ" سکھا دو..... معبود صرف "اللہ"..... حاکم صرف "اللہ"..... خالق، رازق صرف "اللہ"..... اور کامیابی کا واحد راستہ "محمد رسول اللہ" کا طریقہ..... ہر مسلمان کو مسجد میں لے آؤ..... اور پھر اسے عزت کے محاذوں کا پتہ بتاؤ..... یہ کامیابی کا سودا ہے..... آج کی محنت کل موت کے وقت کام آئے گی..... قبر، حشر میں ساتھ جائے گی، ان شاء اللہ

۱۰ ربیع الاوّل/۱۴۳۳ھ 03/02/2012

مکتوب ۴۰

جہاد کشمیر کی اہمیت اور اس عظیم جہاد میں جماعت کی خدمات کا مختصر سا تذکرہ

قدرت نے اس زمانے میں جن خطوں کو جہاد کی سعادت کے طور پر منتخب فرمایا ان میں ایک اہم نام "کشمیر" کا ہے..... جی ہاں! وادیٔ کشمیر اور جموں..... جہاں جہاد کی کئی تحریکیں اٹھیں..... تقسیم برصغیر سے بہت پہلے بھی اور بعد میں بھی..... اور حالیہ تحریک جو 22 سال سے جاری ہے، سب سے انوکھی اور زوردار ہے..... موسم کی طرح اس تحریک پر کبھی برف پڑ جاتی ہے اور کبھی شہداء کا خون ٹھاٹھیں مارنے لگتا ہے..... اس تحریک میں اب تک جو مقدس لہو بہہ چکا ہے اس کو دیکھ کر اللہ ارحم الراحمین سے امید ہی نہیں یقین ہے کہ وہ اس کے تمام نتائج اپنے فضل سے بڑھا چڑھا کر امت مسلمہ کو عطاء فرمائے گا، ان شاء اللہ..... یہ تحریک "غزوۃ الہند" کا ایک "روشن باب" ہے..... ہماری سعادت ہے کہ روزِ اوّل سے اس مبارک تحریک میں ٹوٹا پھوٹا حصہ ڈالنے کی توفیق عطاء فرمائی..... جبکہ ہماری جماعت کے شہداء کا خون کپواڑہ سے ایودھیا تک چمک رہا ہے..... بندہ چھ سال سے زائد عرصہ اس تحریک کے اعتکافِ عشق میں رہا..... اور اس اعتکاف کی عید انڈیا کی پانچ ہزار سالہ عبرتناک ترین شکست کی صورت میں امت مسلمہ نے دیکھی..... بارہ سال پہلے ایک جہادی محاذ سے وابستہ کچھ لوگوں نے "تحریکِ جہادِ کشمیر" کی مخالفت ثواب سمجھ کر شروع کی..... الحمدللہ ہماری جماعت کو جھوٹ اور جہالت کی یہ فیکٹریاں بند کرنے کی سعادت بھی ملی..... ہمارے شیخ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کشمیر جا رہے تھے کہ بالاکوٹ پہنچ کر شہید ہو گئے..... ہم نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بالاکوٹ سے آگے کا سفر طے کیا اور سری نگر کو دہلا اور لرزا دیا..... کس کس

شہید کا تذکرہ کروں؟..... کس کس کاروائی کو یاد کروں؟..... یہ مکتوب کا نہیں کتاب کا موضوع ہے..... اور کتاب بھی کئی جلدوں کی..... ستم ظریفی دیکھئے کہ آج ہمارے بارے میں کہا جارہا ہے کہ کشمیر کی طرف ذاتی دلچسپی نہیں ہے یا کم توجہ ہے..... اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ..... جہاد کشمیر عبادت ہے اور اس سے وہی تعلق ہے جو کل تھا..... تمام شہداءِ کشمیر و جموں کو سلام اور ان کے کام کو جاری رکھنے والے دیوانو! آپ سب کو بھی سلام۔

۱۲ ربیع الاول/۱۴۳۳ھ 05/02/2012

مکتوب ۴۱

فتنۂ انکارِ جہاد کی سرکوبی کی ترغیب

اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں ہوں حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ پر..... آپ نے نام سنا ہوگا..... ان کا لقب کیا ہے؟..... غَسِیْلُ الْمَلٰٓئِکَۃ..... سبحان اللہ!..... یعنی وہ جن کو شہادت کے بعد فرشتوں نے غسل دیا..... کیوں؟..... وہ اپنی اہلیہ سے ملے تھے، غسل کرنے بیٹھے تھے کہ جہاد کی آواز سنی..... غسل چھوڑ کر جنابت کی حالت میں نکل پڑے..... جانبازی سے لڑے اور شہید ہوئے..... حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دیکھا کہ فرشتے غسل دے رہے ہیں..... حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جا کر دیکھا تو سر سے پانی ٹپک رہا تھا..... واہ جہاد! تیری شان..... واہ مجاہد! تیرا مقام..... بھائیو! آپ جانتے ہیں غسلِ جنابت ''فرض'' ہے..... اس واقعہ نے ان لوگوں کا پردہ چاک کر دیا جو جہاد کے لیے بڑی بڑی شرطیں گھڑتے ہیں..... ارے! قرآن نے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایسا جہاد سمجھایا کہ جنابت کے غسل کی دیر بھی رکنا گوارہ نہیں..... حالانکہ دشمن ان کے گھر میں داخل نہیں ہوئے تھے..... بھائیو! جہاد ایمان کا اہم تقاضہ ہے..... اور اس میں پاکی ہی پاکی ہے..... طہارت ہی طہارت ہے..... اصلاح ہی اصلاح ہے..... تزکیہ ہی تزکیہ ہے..... دراصل جب ایمان دل میں اترتا ہے تب جہاد سمجھ میں آتا ہے..... اور انسان پر ایک نورانی حال طاری ہو جاتا ہے..... آپ سب بھی جہاد کو اسی طرح سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کریں..... آج بھی وہی قرآن ہے جو کل تھا..... آج بھی اسی دین میں کامیابی ہے جس میں کل تھی..... انکارِ جہاد کا فتنہ طاقتور ہو چکا..... یہ فتنہ مسلمانوں کو دین سے محروم کر رہا ہے..... اور انہیں غلامی پر راضی کر رہا ہے..... اٹھو آقا

مدنی ﷺ کے دیوانو! اس فتنے کی کمر توڑ دو..... اس کی جڑ کاٹ دو..... نہ سردی دیکھیں، نہ بارش..... نہ تھکیں اور نہ رکیں..... آپ مدینہ طیبہ کے سپاہی ہیں، آپ کو سستی زیب نہیں دیتی..... لوگوں کو کلمہ سکھائیں..... نماز سکھائیں..... جہاد سمجھائیں اور انہیں اساسیہ[1]، تربیہ[2] پر بھیجیں۔

۱۸ ربیع الاوّل/۱۴۳۳ھ 11/02/2012

---

[1] ''دورہ اساسیہ''..... پندرہ دن کے دورانیے پر محیط یہ دورہ ان حضرات کے لیے کسی نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں جنہیں باقاعدہ دینی علوم حاصل کرنے کا موقع نہ مل سکا ہو اور وہ دین کے بنیادی اور ضروری احکامات و ہدایات سے روشناس ہونے کی تمنا رکھتے ہوں..... اس دورے میں ''تعلیم الاسلام''، ''تاریخ اسلام'' اور ''تعلیم الجہاد'' کتابیں سبقاً پڑھائی جاتی ہیں..... چہل حدیث اور مسنون دعائیں بھی یاد کرائی جاتی ہیں اور نماز کا مکمل طریقہ بھی سکھایا جاتا ہے..... یہ دورہ جید علماء کرام کی نگرانی میں ہر ماہ دو مرتبہ مرکز عثمان و علی رضی اللہ عنہما بہاولپور میں کرایا جاتا ہے..... اہل ذوق اس نعمت سے خوب مستفید ہوں۔

[2] ''دورہ تربیہ''..... چالیس اعمال پر مشتمل یہ سات روزہ مبارک دورہ اس پرفتن دور میں روشنی کا جزیرہ اور ہر ایک مسلمان کی لازمی ضرورت ہے..... اس دورہ کا بنیادی مقصد ایک بندۂ مؤمن کا اپنے رب سے تعلق جوڑنا اور اسے مضبوط کرنا ہے..... صبح صادق سے قبل اس دورے کے معمولات تہجد جیسی عظیم عبادت سے شروع ہوتے ہیں اور رات عشاء کے بعد مراقبات پر ختم ہوتے ہیں..... اس مبارک دورے کا سب سے بڑا عمل روزانہ بعد الظہر ''پندرہ ہزار'' مرتبہ اسم اعظم ''اللہ'' کا ورد ہے..... سالہا سال سے جاری اس عظیم دورے کی برکت سے بلا مبالغہ ہزاروں لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب آچکا ہے..... حقیقت یہ ہے کہ اس دورے کی خصوصیات و برکات اور فوائد و ثمرات کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن ہی نہیں..... بڑے بڑے اکابر اور اہل اللہ اس مبارک دورے کے مداح ہیں اور اسے جماعت کی کھلی کرامت قرار دیتے ہیں..... تو پھر ایسی عظیم نعمت سے محروم رہنا مناسب ہے؟؟؟

یہ دورہ ہر ماہ میں دو مرتبہ مرکز عثمان و علی رضی اللہ عنہما بہاولپور میں، ایک بار جامع مسجد سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ پشاور میں اور ایک بار جامع مسجد رشیدیہ میلر ٹینکی کراچی میں اور ملک میں دیگر کئی مقامات پر منعقد ہوتا ہے..... اہل دل اس نعمتِ عظمیٰ سے اپنی جھولیاں بھر لیں۔

مکتوب ۴۲

”دعوت الی اللہ“

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، فضل اور احسان ہے کہ ہمیں ”خیر امت“ یعنی سب سے افضل امت بنایا..... یہ امت ”امر بالمعروف“ اور ”نہی عن المنکر“ کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتی ہے..... ”دعوت الی اللہ“ بہت افضل عمل ہے..... قرآن پاک نے حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کے واقعات بار بار سنائے..... اور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو بار بار بیان فرمایا..... یہ بات بالکل غلط ہے اور قرآن پاک کا انکار ہے کہ دعوت کا کام سابقہ امتوں میں نہیں تھا..... مکتوب میں جگہ کم ہوتی ہے ورنہ وہ آیات لکھی جاتیں جن میں بتایا گیا ہے کہ دعوت کا کام سابقہ امتوں میں بھی ضروری تھا..... اس اُمت کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ اس کی دعوت پورے عالم کے لیے ہے اور قیامت تک کے لیے ہے اور اس کی دعوت میں جہاد یعنی قتال کا عمل شامل ہے، جو دعوت کو رکنے نہیں دیتا..... بلکہ ہر رکاوٹ کو توڑتا ہے اور دعوت کو جاندار بناتا ہے اور دین کو غالب کرنے کا ذریعہ بنتا ہے..... اسی لئے فقہ کی بڑی کتابوں میں جہاد کی تعریف میں لکھا ہے کہ..... ”اَلْجِهَادُ“ کا مطلب ہے ”دین برحق یعنی اسلام کی دعوت دینا اور جو اس دعوت کو قبول نہ کرے اس سے قتال کرنا“..... فتاویٰ شامی وغیرہ دیکھ لیجئے..... بہرحال یہ ایک الگ بات ہے..... فی الحال جو مسلمانوں کو دین پر آنے کی دعوت دی جاتی ہے یہ ایک اصلاحی عمل ہے اور یہ بھی لازمی ہے..... ہر مسلمان کا عقیدہ اسلامی ہو، عمل اسلامی ہو، اخلاق اسلامی ہوں، یہاں تک کہ مزاج بھی اسلامی ہو..... اسی لئے بخل اور بزدلی کو قابل نفرت قرار دیا گیا..... ہر مسلمان پورے قرآن کو مانے تب وہ حقیقی

مسلمان ہوگا..... دعوت کے فرائض اور آداب یہ ہیں:

① نیت کا اخلاص

② اللہ تعالیٰ پر توکل

③ دعوت کا آغاز ایمان کی دعوت سے، اس کے بعد فرائض کی دعوت نماز، زکوٰۃ، جہاد وغیرہ۔

④ اس بات کا یقین کہ محنت ہم نے کرنی ہے مگر ہدایت اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے۔

⑤ اتنے عظیم کام میں اپنی کوتاہی کا اعتراف کہ ہم حق ادا نہیں کر سکتے، اس لئے شروع میں اللہ تعالیٰ کی مدد مانگنا اور آخر میں استغفار کرنا۔

⑥ جن کو دعوت دے رہے ہیں ان کی محبت اور ہمدردی دل میں ہو، ان کی تکریم کی جائے۔

⑦ جس بات کی دعوت دی جارہی ہے اس پر خود بھی عمل کی پختہ نیت رکھنا۔

⑧ گفتگو مختصر اور دل نشین کرنا، زیادہ لمبی بات نہ کرنا کہ سننے والے اکتا جائیں۔

⑨ دعوت میں قرآن پاک کی آیات، احادیثِ صحیحہ اور آقا مدنی ﷺ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے واقعات سے زیادہ مدد لینا۔

⑩ اپنی دعوت کو اذان کے مطابق بنانا۔ اذان کے الفاظ پر غور فرمائیں۔

⑪ اختلافی امور اور تنقید سے حتی الوسع بچنا..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں..... مُحْيِ الْحَقِّ بِذِكْرِهٖ وَمُمِيْتُ الْبَاطِلِ بِهَجْرِهٖ..... یعنی ہم حق کا تذکرہ کرکے اس کو زندہ کرتے ہیں اور باطل کو نظر انداز کرکے مارتے ہیں..... کیونکہ جس چیز کا تذکرہ نہ ہو وہ گویا مرجاتی ہے۔

⑫ درد، فکر، کڑھن کے ساتھ اور عبادت سمجھ کر دعوت دینا۔

یہ چند فرائض و آداب ہیں..... مگر دعوت میں کامیابی کا اصل راز قرآن مجید کی اس آیت میں ہے جو حضور پاک ﷺ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی دعوت میں بار بار آئی ہے..... اور وہ ہے..... ﴿اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ﴾..... یہ جس کو نصیب ہوگئی اس کی کامیابی بالکل پکی

ہے.....اس آیت مبارکہ کا مطلب یہ ہے.....اپنی دعوت اور اپنے دینی کام کا اجر، اجرت اور بدلہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے لینے کی امید رکھنا.....اور مخلوق سے کسی طرح کے بدلے یا فائدے کی توقع، نیت یا امید نہ باندھنا.....یہ دنیا و آخرت میں کامیابی کا اہم راز ہے.....مگر یہ نعمت کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔

۹ ربیع الاوّل/۱۴۳۳ھ 19-02-2012

مکتوب ۴۳

شہدائے کرام

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دینِ محمد ﷺ کی نصرت کے لیے قبول فرمائیں..... اللہ اکبر..... جب میرے آقا ﷺ میدانِ بدر میں اپنے پیارے ''تیرہ'' رفقاء کو دفن فرما رہے ہوں گے..... دل مبارک پر کیا گزری ہوگی؟..... پھر احد میں ''ستر'' کو خاک کے سپرد فرمایا..... ایک ایک قبر میں کئی کئی حضرات..... معمولی لوگ نہیں ستاروں سے اونچے..... ان ستر کو لانے بنانے میں میرے آقا ﷺ کی کتنی محنت لگی ہوگی..... مگر ایک ہی دن میں سب بچھڑ گئے..... کوئی ٹکڑے ٹکڑے اور کوئی بے کفن..... آہ! اس دین کے پیچھے کتنی قربانیاں ہیں..... اور پھر خبر آئی کہ بئرِ معونہ میں ستر حفاظ قراء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جسموں کو پرندے کھا رہے ہیں..... بھائیو! میرے آقا ﷺ کے دل پر کیا گزری ہوگی؟..... آپ ﷺ کو اپنے صحابہ کے ساتھ بے حد پیار تھا..... سب بیٹوں، بھائیوں سے بڑھ کر آپ کو محبوب تھے..... یہی حضرات آپ ﷺ کی محنت کا پھل اور آپ کی تیار فصل تھے..... مگر کس طرح دین پر کٹتے گئے..... اور ان کا درد میرے آقا ﷺ نے اپنے دل مبارک پر لیا..... آج جب دور دراز علاقوں میں اپنی جماعت کے شہزادے، کڑیل جوان..... اللہ تعالیٰ کے دین کے شیر..... میرے بیٹے..... بے کفن، بے دفن پڑے ہوتے ہیں..... تو ماضی کے واقعات کا اندازہ ہوتا ہے..... معمولی سا اندازہ..... ورنہ ہم میں اور ان میں کیا مشابہت..... زمین کو عرش سے کیا نسبت؟..... بھائیو! اونچی منزل قربانی مانگتی ہے..... آج ساری دنیا کے سائنسدان ساری دنیا کا سرمایہ خرچ کر کے آسمان تک نہیں پہنچ سکتے..... جبکہ جنت آسمانوں

سے بہت دور اور بہت اونچی ہے..... اس کے لئے قربانی دینی پڑتی ہے..... اور اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے خوشی خوشی دے رہے ہیں..... اب ایک اور بات سمجھیں..... احد میں جو حضرات شہید ہوئے..... ان کی اللہ تعالیٰ سے بہت میٹھی ملاقات ہوئی..... ان کو عجیب رزق ملا..... ان کو ایسی نعمتیں ملیں جن کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا..... خلاصہ یہ کہ وہ عظیم، لذیذ اور دل کش مزوں میں تھے اور ہیں..... جو شک کرے وہ کافر ہے..... مگر پیچھے والوں پر کیا بیت رہی تھی..... ہر آنکھ نم تھی، ہر دل روتا تھا..... شہداء کے کٹے لاشے دیکھ کر سب بے چین اور غم زدہ تھے..... یہ قدرت کا عجیب نظام ہے اور یہ اسلامی جذبۂ اخوت کی شان ہے..... یقین ہے کہ وہ مزے میں ہیں، مگر جدائی کا غم ہے کہ چین نہیں لینے دیتا..... اس نکتے کی گہرائی کو سوچیں..... اور خود کو قربانی کے لیے..... اور اس طرح کے زخم سہنے کے لیے تیار رکھیں..... کیونکہ دین کے غلبے کی راہ میں زخم بھی آتے ہیں..... جدائیاں بھی آتی ہیں..... شہادتیں بھی ہوتی ہیں..... اور قربانیاں بھی لگتی ہیں۔

۱۶ رمضان المبارک/۱۴۳۳ھ 05/08/2012

مکتوب ۴۴

''تہجد'' کے اہتمام کی تاکید اور اس کے فوائد کا بیان

''تہجد'' کی نماز ایک عظیم الشان نعمت ہے، جو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو عطاء فرماتا ہے..... رات کا آخری حصہ ایک مؤمن کے لئے بے انتہاء قیمتی ہوتا ہے..... اس لئے کہ اس حصے میں اس کا محبوب مالک اسے بلاتا ہے، اس سے پوچھتا ہے اور اسے اپنے سے مانگنے کی دعوت دیتا ہے..... پس جو خوش قسمت انسان اللہ تعالیٰ کے اس بلاوے پر لبیک کہتے ہوئے جاگ کھڑا ہوتا ہے اور اپنے پیارے مالک کے عشق میں اپنے نرم بستر، بیوی اور نیند کو چھوڑ دیتا ہے، وہ اپنی جھولی رحمت اور بخشش سے بھر لیتا ہے..... اور پھر اسے کسی اور سے مانگنے کی دردناک تکلیف نہیں اٹھانی پڑتی..... بلکہ وہ ساری مخلوق سے بے نیاز ہو جاتا ہے..... کیونکہ جسے رات کی تنہائیوں میں اپنے حقیقی مالک کے ساتھ سرگوشی کا لطف نصیب ہو جائے وہ کسی اور کے سامنے جھکنے اور کسی سے کچھ مانگنے کو عار سمجھتا ہے..... اسی لئے حضرات مجاہدین کو چاہئے کہ تہجد کا خوب اہتمام کریں اور اس نعمت سے وافر حصہ حاصل کریں..... آپ حضرات اللہ تعالیٰ کے لئے جان کی قربانی پیش کرتے ہیں تو آپ کے لیے دو چار منٹ کی نیند قربان کرنا کون سا مشکل کام ہے..... آپ اللہ تعالیٰ کے بلاوے پر گھمسان کی لڑائیوں میں کودنے کے عادی ہیں تو رات کے آخری حصے میں اللہ تعالیٰ اپنے مخلص بندوں کو مصلّے پر بلاتا ہے..... آپ کو چاہئے کہ اس بلاوے پر بھی والہانہ لبیک کہیں..... رات کا قیام آپ کے جہاد کو مضبوط اور آپ کی یلغار کو طاقتور بنائے گا..... رات کے آخری حصے کے سجدے آپ کے اندر جرأت، ہمت اور فصاحت پیدا کریں گے..... اور آپ جہاد کے میدان میں اپنے

اندر ایک نئی توانائی محسوس کریں گے..... رات کی تاریکی میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ سرگوشیاں آپ کو فتح اور شہادت کے قریب تر کر دیں گی..... اور آپ کے دل میں شوقِ شہادت کو بڑھا دیں گی..... رات کی تنہائیوں میں اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے خوف سے بہنے والے آنسو آپ کی تحریک کو عالمگیر بنا دیں گے..... اور آپ کے کام پر اللہ تعالیٰ اپنی نصرت کا سایہ عطاء فرمائیں گے۔

اپنے مراکز، دفاتر اور گھروں میں اس نعمت کو زندہ کر کے اس بات کا پختہ ثبوت دیں کہ آپ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صرف نام لیوا ہی نہیں بلکہ متبع ہیں..... یاد رہے! حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دن کو میدانِ جہاد میں اور رات کو مصلے پر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کیا کرتے تھے..... یا اللہ! ہم سب کو اس عظیم اور پیاری نعمت سے وافر حصہ عطاء فرما، آمین۔

مکتوب ۴۵

پورے دین کو مانیں

دین کا کام کرنے والوں کو ہر وقت اس بات کی فکر رکھنی چاہئے کہ..... ان کا کام اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہو اور اس کام میں کوئی ذاتی غرض پیدا نہ ہو جائے..... اللہ تعالیٰ کے ہاں دینی کام کی قبولیت کی کئی نشانیاں ہیں..... آج کی مجلس میں ایک اہم نشانی کا تذکرہ کیا جا رہا ہے..... دین کے کام کے قبول ہونے کی ایک نشانی یہ ہے کہ..... کام کرنے والے کے دل میں اللہ تعالیٰ کے پورے دین کی محبت پیدا ہو جائے اور اسے دین کے تمام شعبوں میں کام کرنے والے لوگوں سے الفت ہو جائے..... جہاد کا کام کرنے والے خوش نصیب مجاہدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنا محاسبہ کر کے دیکھیں کہ ان میں قبولیت کی یہ نشانی پائی جاتی ہے یا نہیں؟..... اسی طرح مجاہدین کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ..... دین کے کسی ایک شعبے سے منسلک ہونے کے بعد باقی شعبوں کی اہمیت کا انکار کرنا یا ان شعبوں میں اخلاص کے ساتھ دین کی خدمت کرنے والوں کو حقیر جاننا ایک خطرناک قسم کی گمراہی ہے..... اس گمراہی سے خود کو اور اپنے حلقۂ اثر کو بچانا از حد ضروری ہے..... اس میں شک نہیں کہ..... جہاد اسلام کا ایک اہم فریضہ ہے اور یہ مسلمانوں پر نماز، روزے کی طرح فرض ہے اور اس کا منکر کافر اور اسے فرض عین ہونے کے بعد بلا عذر چھوڑنے والا فاسق ہے، اور اس کے بارے میں کج بحثی کرنے والا گمراہ ہے..... لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ جہاد کے علاوہ دین کے اور بھی بہت سے شعبے اور کام ہیں..... اسلام میں تلوار بھی اہم ہے اور دعوت بھی..... اسلام میں قتال کی بھی ضرورت ہے اور تبلیغ کی بھی..... اسلام نے لڑنے کا حکم بھی دیا ہے اور علم سیکھنے، سکھانے کا

بھی..... غرض یہ کہ اسلام کسی ایک شعبے کا نہیں پورے دین کا نام ہے..... ایسا دین جو ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اور اس میں انسان کی ہر ضرورت کے مطابق احکام موجود ہیں..... اچھا مسلمان وہی ہے جو پورے دین کو مانتا ہے، پورے دین سے محبت رکھتا ہے اور پورے دین پر عمل کی کوشش کرتا ہے..... لیکن وہ لوگ جو دین کے کسی ایک شعبے کو مقصود بنا کر دوسرے شعبوں کی اہمیت گھٹانے کی کوشش کرتے ہیں، وہ لوگ گمراہی کے گڑھوں میں جا گرتے ہیں..... اور دین کو فائدہ پہنچانے کی بجائے نقصان پہنچاتے ہیں..... یہ لوگ دین کے نہیں، کسی ایک مخصوص شعبے کے وفادار ہوتے ہیں اور ایسے وفاداروں کی امت مسلمہ کو قطعاً ضرورت نہیں ہے۔

مجاہدین کرام سے گزارش ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پورے دین سے محبت رکھیں..... اور جس چیز کے بارے میں معلوم ہو جائے کہ یہ دین کا حصہ ہے، اس پر عمل کی پوری کوشش کریں..... اور دین کے مختلف شعبوں میں کام کرنے والے افراد کو محبت اور احترام کی نگاہ سے دیکھیں..... اور کبھی غلطی سے بھی دین کے کسی کام کی مخالفت نہ کریں..... مدارس میں دینی علوم پڑھانے والے علماء کرام..... مساجد میں نماز پڑھانے والے اور خطبہ و وعظ دینے والے ائمہ اور خطباء کرام..... گلی، گلی کوچہ، کوچہ اللہ تعالیٰ کے دین کے احکامات پہنچانے والے تبلیغی حضرات..... ذکر کی محفلیں زندہ کر کے اصلاحِ نفس کے لیے محنت کرنے والے صوفیاءِ عظام..... اپنی راتوں کو دن بنا کر کاغذ و قلم کے ذریعے امت تک دین کے احکامات پہنچانے والے مصنفین و محققین حضرات..... اسلامی احکامات کے مطابق مخلوقِ خدا کی خدمت کرنے والے خدام کرام..... قرآن مجید کا نور پھیلا کر جہالت کے اندھیرے مٹانے والے حفاظ، قراء اور خدام القرآن..... مساجد میں اذان کی توحیدی صدا بلند کرنے والے مؤذن حضرات..... مساجد و مدارس کی صفائی کرنے والے خدام..... دینی رسالے،

جرائد اور کتابیں لکھنے، چھاپنے، تقسیم کرنے اور پھیلانے والے محنتی مسلمان..... یہ سب ہماری نظر میں محترم و مکرم ہونے چاہئیں..... اور تو اور حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے بقول ''اگر کوئی شخص مسجد کے نمازیوں کو استنجے کے ڈھیلے فراہم کرتا ہے تو وہ بھی قابل رشک و احترام ہے''..... کیونکہ ہمارا دین سارے کا سارا بہت پیارا ہے اور بہت محبوب ہے..... اللہ تعالیٰ جب کسی سے خوش ہوتا ہے تو اس سے اپنے پیارے دین کا کوئی کام لے لیتا ہے..... پس جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لیے دین کا کوئی بھی کام سرانجام دیتا ہے تو وہ اس قابل ہے کہ اس سے محبت کی جائے اور اس کا احترام کیا جائے..... پھر مجاہدین کرام تو پورے دین کے محافظ ہیں..... اور محافظ و چوکیدار کا کام حفاظت ہے، مخالفت نہیں..... اس لیے آپ دین کا کام کرنے والوں کے محافظ، معاون و مددگار بنیں، مخالف ہرگز نہیں..... آپ سب مسلمانوں کو جہاد کی دعوت ضرور دیں، مگر کسی دینی کام کی اہمیت اور حیثیت کم نہ کریں..... بلکہ تمام دینی کاموں کو آپ کے ذریعے قوت ملنی چاہئے..... یہ آپ کی شرعی ذمہ داری ہے اور آپ کے لیے تنظیمی ہدایت بھی۔

مکتوب ۴۶

خوش اخلاقی، نرم مزاجی اور محبت و احترام

مجاہد ساتھیو! آج کی مجلس میں آپ حضرات کی توجہ ایک اہم معاملے کی طرف مبذول کرانا مقصود ہے..... آپ جانتے ہیں کہ آج کفر و نفاق پھیلانے والے ادارے اپنے مکار اور عیّار چہروں پر خوش اخلاقی کا غازہ مَل کر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں..... اور عزت، حوصلہ افزائی اور محبت کی بھوکی انسانیت تیزی کے ساتھ گمراہی کی ''خوشنما جہنم'' میں گرتی جا رہی ہے..... اس کے برعکس ایمان و اسلام اور جہاد کی دعوت دینے والوں نے اپنی حسین اور خوشبودار دعوت پر تلخی، تند مزاجی اور سخت کلامی کا حجاب ڈال رکھا ہے..... جس کی وجہ سے لوگ اس عظیم دعوت کی حقیقی خوبصورتی کو نہیں پہچان سکتے اور بعض اوقات اس سے محروم ہو جاتے ہیں..... پس جماعت کے ناظمین، منتظمین اور کارکنوں کو چاہئے کہ اس صورتحال کو سدھارنے کی کوشش کریں..... اور آغاز اپنی ذات سے کریں..... وہ اس طرح کہ آج سے اس بات کا عزم کر لیں کہ ہم مسلمانوں کے ساتھ نرمی، محبت، خوشی خلقی اور احترام کا معاملہ کریں گے..... ہمارے پاس آنے والا ہر شخص محبت اور احترام پائے گا..... ہم کسی کے ساتھ تلخ نوائی (کڑوے لہجے میں گفتگو) نہیں کریں گے..... ہم کسی مسلمان کو اپنے ہاتھ اور زبان سے ایذاء نہیں پہنچائیں گے..... ہم کسی باعزت مؤمن کو رسوا نہیں کریں گے..... اور نہ ہی ہم اپنی ذاتی بالادستی کے لئے کسی کو تکلیف پہنچائیں گے۔

یاد رکھیے! یہ شریعت کا حکم بھی ہے اور تنظیمی ہدایت بھی..... آپ تنظیمی قوانین کو اپنے دفاتر اور مراکز میں مکمل مضبوطی سے جاری کریں..... مگر لہجہ، انداز اور طریقۂ کار نرم رکھیں.....

تب آپ کی ایمانی دعوت دلوں کو چھوئے گی اور بدنوں پر نافذ ہوگی..... آپ دفاتر میں آنے والوں کو پیپسی کولا بے شک نہ پلائیں..... لیکن محبت کے ساتھ سادہ پانی ضرور پلائیں اور اکرام کا معاملہ فرمائیں..... تب یہ آنے والا عظمتِ اسلام کی محنت میں آپ کا مخلص، جفاکش اور جانثار ساتھی بن جائے گا، ان شاء اللہ

۱۶ شعبان/۱۴۲۱ھ 13/11/2000

مکتوب ۴۷

اجتماعی اموال میں امانت واحتیاط کی تاکید

میری تمام ذمہ داروں اور کارکنوں سے یہ لازمی گذارش ہے کہ اجتماعی اموال میں بھرپور احتیاط سے کام لیں..... ذیل میں چند احادیث نقل کی جاری ہیں..... بطور نصیحت و یاد دہانی آپس میں ان کا مذاکرہ کرتے رہا کریں:

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے..... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیانت کا تذکرہ فرمایا اور اسے بہت عظیم اور بدتر گناہ قرار دیا، اور فرمایا کہ میں قیامت کے دن تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر بکری سوار ہو جو آوازیں نکال رہی ہو، یا اس کی گردن پر گھوڑا سوار ہو جس کے ہنہنانے کی آواز ہو، پھر وہ مجھے پکار کر کہے یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے۔ میں کہوں گا کہ میں تو کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ میں تو اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا چکا ہوں۔''[۱]

(حدیث شریف میں اونٹ، سونے، چاندی اور کپڑوں کے گردن پر سوار ہونے کا بھی ذکر ہے۔ یعنی جس نے دنیا میں جس مال میں خیانت کی ہوگی قیامت کے ہولناک دن وہ مال اس کی گردن پر سوار ہوگا۔ دیکھئے! کس قدر رسوائی کی بات ہوگی کہ لوگ ہمیں مجاہد سمجھتے ہیں اور ہم قیامت کے دن اپنی گردن پر خیانت لادے کھڑے ہوں، العیاذ باللہ)

---

[۱] [بخاری شریف۔حدیث رقم:۳۰۷۳ ، ط:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

(۲) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے خیانت کرنے والے کو چھپایا (یعنی اس کی پردہ پوشی یا وکالت کی) تو وہ بھی اس جیسا ہے۔'' [۱]

(۳) غزوۂ خیبر سے واپسی پر ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ انہوں نے مال غنیمت میں سے بغیر اجازت کے ایک تسمہ لے لیا تھا، جس کی قیمت دو درہم بھی نہیں تھی۔ [۲]

اللہ تعالیٰ ہم سب کی حرام اور مشکوک مال سے حفاظت فرمائے۔

ربیع الاوّل/۱۴۲۱ھ ° 00/06/2000

[۱] [سنن ابی داؤد۔حدیث رقم:۲۷۱۶ ، ط:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

[۲] [سنن ابی داؤد۔حدیث رقم:۲۷۱۰ ، ط:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

مکتوب ۴۸

دین کے خادموں کے لیے دعاء کیا کریں

اللہ تعالیٰ اُمتِ مسلمہ کے ''کارآمد'' افراد پر رحمت فرمائے..... مقبول اہلِ جہاد..... مقبول اہلِ علم..... مقبول اہلِ دعوت..... مقبول اہلِ خدمت..... مقبول اہلِ قلم..... مقبول اہلِ خیر..... مقبول اہلِ احسان..... اور مقبول اہلِ دعاء وغیرہم..... اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت فرمائے..... ان سب کی نصرت وحفاظت فرمائے..... ان سب کو صحت وعافیت عطاء فرمائے..... ان سب کو رزقِ حلال وافر عطاء فرمائے..... ان سب کو فتنوں سے اور نفس وشیطان کے شر سے بچائے..... ان کی خدمات قبول فرمائے..... اور ہماری اس دعاء کو ان کے لئے قوت اور ہمارے لئے ان کے اجر میں شرکت کا ذریعہ بنائے..... یہ مکتوب ایک ''مفید دعوت'' پر مشتمل ہے..... دعوت یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پیاروں..... دین کے سچے خدمت گاروں..... اور اُمتِ مسلمہ کے کارآمد افراد کے لئے دعاؤں کو اپنا معمول بنائیں..... یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے فوائد لکھنے کے لئے کئی صفحے درکار ہیں۔

۱۱ جمادی الاولیٰ/۱۴۴۰ھ 17/01/2019

مکتوب ۴۹

یہاں بھی مزے وہاں بھی مزے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمانِ کامل، ایمانِ دائم اور ایمانِ معتبر نصیب فرمائیں..... ساری دنیا بدحال پریشان..... صرف ایمان والے مطمئن، خوش اور فرحان..... ان کو دنیا میں راحت ملے تو وہ بھی نعمت..... آزمائش ملے تو وہ بھی سعادت..... دنیا کی زندگی بہت مختصر ہے..... ایک صبح یا ایک شام سے بھی کم..... یہ ہمیں بہت بڑی نظر آتی ہے..... حالانکہ یہ بہت چھوٹی ہے..... جبکہ آخرت ہمیشہ ہمیشہ کی ہے..... ایمان والوں کے یہاں بھی مزے اور وہاں تو مزے ہی مزے..... ہائے! کافر بیچارے..... مودی، ٹرمپ، نیتن یاہو وغیرہ..... اور ان کے یار اور غلام منافقین..... کتنے محروم، کتنے بدنصیب..... قرآن سے محروم..... حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محروم..... کعبہ کے انوارات سے محروم..... نماز کی لذت سے محروم..... زکوٰۃ کی بادشاہت سے محروم..... حج کی عاشقانہ سیاحت سے محروم..... اور جہاد کی عزت و شان سے محروم..... کیا ہے ان کے پاس جس پر وہ فخر کرسکیں؟..... جو کچھ ہے بس قبر کے دہانے تک ہے..... اور قبر قریب ہے..... اور پھر خالی ہاتھ..... مسلمانو! ایمان پر شکر ادا کرو..... ایمان کی قدر کرو..... الحمدللہ، الحمدللہ، الحمدللہ۔

۲۳ شوال المکرم/۱۴۴۰ھ 27/06/2019

مکتوب ۵۰

ایک غلط نظریہ

اللہ تعالیٰ ''صبا'' کے ذریعے ایمان والوں کی نصرت فرماتے ہیں..... ''صبا'' ایک ہوا ہے جو ''مشرق'' کی طرف سے چلتی ہے..... ایک اور ''ہوا'' ہوتی ہے اس کا نام ہے ''دبور''..... وہ قوموں کو ہلاک کرنے کے لئے چلائی گئی تھی..... وہ مغرب کی طرف سے آتی ہے..... اہلِ ایمان ''صبا'' کی دعاء مانگا کریں۔

یہ کہنا کہ ''ہمارے حالات'' ابھی ''جہاد'' کے قابل نہیں ہیں، اس لئے ہم نہیں نکلتے..... یہ بہت بڑا شیطانی دھوکہ ہے..... قدم بڑھائیں تو راستہ کٹتا ہے..... بٹن دبائیں تو بلب جلتا ہے..... پھاوڑا چلائیں تو زمین کھدتی ہے..... اسی قانونِ فطرت کے تحت فرمایا کہ..... ''تم اللہ تعالیٰ کی نصرت کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری نصرت فرمائیں گے''[1]..... یعنی ''پہل'' تمہیں کرنی ہوگی..... پھر سب کچھ اللہ تعالیٰ کر دیں گے..... ہم کہتے ہیں کہ پہلے نصرت آئے، پہلے طاقت ملے، پھر نکلیں گے..... ایسا تو قیامت تک نہیں ہوگا..... پھر جہاد سے محروم پڑے رہو..... غلامی کے جبر سہتے رہو۔

۱۳ ذوالحجہ/۱۴۴۰ھ 15/08/2019

[1] سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ۷

مکتوب ۵۱

دو مسنون دعائیں اور ایک وظیفہ

① بعض لوگ ''صفر المظفر'' کے مہینے کو نحوست والا سمجھتے ہیں..... اسی طرح بعض لوگ کسی بھی چیز میں نحوست کے وہم میں مبتلاء ہو جاتے ہیں..... ان کے لئے یہ مسنون دعاء مفید ہے..... جب بھی کسی چیز کی نحوست کا وہم ہو یہ دعاء پڑھ لیں:

اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔[1]

② قرضے سے خلاصی، فقر سے حفاظت اور جہاد فی سبیل اللہ کی قوت اور توفیق پانے کے لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس مبارک دعاء سے فیض اٹھائیں:

اَللّٰھُمَّ فَالِقَ الْاِصْبَاحِ وَجَاعِلَ اللَّیْلِ سَکَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ وَقَوِّنِیْ عَلَی الْجِھَادِ فِیْ سَبِیْلِكَ۔[2]

③ جو دعاء بھی پڑھا کریں اس کا ترجمہ، معنیٰ اور مفہوم ضرور سیکھا کریں اور الفاظ بھی درست کرلیا کریں۔

④ جن مسلمانوں کو پھوڑے یا ناسور وغیرہ کا مرض ہو وہ اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لیے شربت کا صدقہ کیا کریں..... یعنی غریبوں کو اور قرآن مجید پڑھنے والے بچوں کو شربت پلایا کریں..... فوراً ٹھیک ہو جائیں گے، ان شاء اللہ

۱۰ صفر الخیر/۱۴۴۱ھ — 10/10/2019

---

[1] [مصنف ابن ابی شیبہ۔حدیث رقم:۲۹۵۴۱ ، ط:مکتبۃ الرشد - الریاض]

[2] [مسند فردوس الدیلمی۔حدیث رقم:۶۲۲ ، ط:دار الکتب المصریۃ]

مکتوب ۵۲

تین اہم وظائف وادعیہ

اللہ تعالیٰ ہم سب پر اپنی نظر رحمت فرمائیں۔

① اگر نماز، ذکر اور معمولات میں سستی، کوتاہی ہو رہی ہو تو ہر نماز کے بعد یہ دعاء خوب توجہ سے مانگیں:

اَللّٰھُمَّ أَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔

''یا اللہ! میری مدد فرمائیں کہ میں آپ کا ذکر، آپ کا شکر اور آپ کی بہترین عبادت کرسکوں۔''[1]

جو اس دعاء کا اہتمام کرے گا اعمال اور وقت میں عجیب برکت دیکھے گا، ان شاء اللہ..... کم از کم سات بار مانگیں۔

② جو بیماریوں، پریشانیوں، مایوسیوں میں پھنس چکے ہوں وہ ''تہجد'' کا اہتمام کریں..... اور ''تہجد'' کی نماز میں کثرت سے استغفار کریں..... اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ..... ستر بار..... اس وقت رحمت جوش میں ہوتی ہے..... اور خود پکار پکار کر بلا رہی ہوتی ہے..... تعجب ہے کہ..... جنہوں نے قبر میں صدیوں سونا ہے وہ چند منٹ کی نیند کی خاطر اپنے رب کو جواب نہیں دیتے..... جبکہ اللہ تعالیٰ پوچھ رہے ہوتے ہیں کہ..... میرے بندے معافی چاہیے؟..... میرے بندے رزق چاہیے؟..... میرے بندے پریشانیوں، مصیبتوں سے چھٹکارا چاہیے؟.....

[1] [سنن ابی داؤد۔حدیث رقم:۱۵۲۲، ناشر: دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

اس وقت تو بلک بلک کر کہنا چاہیے..... جی میرے رب!..... مجھے یہ سب کچھ چاہیے..... اور آپ کی محبت چاہیے۔

(۳) جن کے والدین گزر گئے..... اور انہوں نے والدین کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا..... وہ اس دعاء کو لازم پکڑیں:

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

۱۳ جمادی الاولیٰ/۱۴۴۱ھ 25/10/2019

مکتوب ۵۳

خوابوں کی تعبیر کے بارے میں اہم ہدایات

خوابوں کی تعبیر کے لئے قرآن مجید اور لغت وغیرہ کے گہرے علم کی ضرورت ہوتی ہے..... اگر آپ کو یہ روشنی حاصل ہے تو مبارک ہو..... حاصل نہیں ہے تو یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ اکثر ڈراؤنے خواب حقیقت میں اچھے ہوتے ہیں..... مثلاً خواب میں بیٹے یا بھائی کا انتقال بظاہر کتنا خوفناک ہے، مگر حقیقت میں بشارت ہے کہ کوئی بڑی خیر اور نعمت ملنے والی ہے..... دوسری اہم بات یہ ہے کہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی اور مدد کا ذریعہ ہے..... یہ وحی کا چھیالیسواں حصہ ہے..... آپ اس مدد اور رہنمائی سے صرف ایک صورت میں فائدہ اُٹھا سکتے ہیں..... وہ صورت یہ ہے کہ خواب بظاہر اچھا ہو تو اپنے اہلِ محبت میں سے کسی عقل والے کو بتادیں..... لیکن اگر بظاہر اچھا نہ ہو تو آپ جاگنے کے بعد ہرگز کسی کو نہ بتائیں، بلکہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ کر الٹی طرف تین بار تھوک دیں یا تھتکار دیں..... یہ عمل دو رکعت نماز ادا کر کے کریں تو زیادہ بہتر ہے..... اور کچھ صدقہ دے دیں، بس کام ختم..... اگر کوئی "شر" آنے والا تھا تو اب نہیں آئے گا..... آپ کو خواب میں بتادیا گیا کہ "شر" آنے والا ہے..... آپ نے اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑ لی، شر کو تھوک دیا اور صدقہ سے اسے دفنا دیا، اب پریشانی کی کیا بات ہے؟..... اگر آپ خوفناک خواب لوگوں کو بتائیں گے تو آپ کا نقصان ہوگا..... ایک ضروری بات یہ بھی ہے کہ کسی اور کے بارے میں کوئی خواب دیکھ کر آپ اس سے بدگمان نہ ہوں..... آپ نے جو دیکھا وہ شیطان کا وسوسہ بھی ہوسکتا ہے اور اس کی تعبیر اچھی بھی ہوسکتی ہے۔

مکتوب ۵۴

استغفار کی ترغیب

اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے..... آپ سب کے لئے..... تمام مؤمنین ومؤمنات کے لئے..... تمام مسلمین ومسلمات کے لئے..... مغفرت کا سوال ہے:

اَللّٰھُمَّ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِاَھْلِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

اُمت کے خواص اولیاء اس استغفار کا یا اس کے ہم معنیٰ استغفار کا روزانہ کم از کم ستر بار اہتمام فرماتے تھے..... اس میں اپنے والدین کی بھی خدمت ہے، اہل وعیال کی بھی، اور تمام مسلمانوں کی بھی..... جو لوگ مسلمانوں کے لئے اور کچھ نہیں کر سکتے وہ ان کے لیے ''استغفار'' تو کر سکتے ہیں..... اور یہ کوئی معمولی خدمت نہیں ہے..... بہت بڑی خدمت اور سعادت ہے..... اگر وقت نہیں ملتا تو دن رات میں کم سے کم ستائیس بار تو یہ استغفار کر لیا کریں..... چالیس دن اس کی پابندی کریں تو اپنے اندر اور اپنے دل اور حالات میں واضح فرق دیکھیں گے..... بس پڑھتے وقت مطلب معلوم ہو اور توجہ حاضر ہو اور آپ کو معلوم ہو کہ..... آپ اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت مانگ رہے ہیں..... اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے، اور سب ایمان والوں، اسلام والوں کے لئے۔

نکتہ: چار استغفار بہت زیادہ اہم ہیں:

(۱) صبح وشام سید الاستغفار..... اَللّٰھُمَّ أَنْتَ رَبِّیْ لَآ إِلٰہَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ

بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَإِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ۔

(۲) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

(۳) رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

(۴) اَللّٰهُمَّ رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِاَهْلِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.....یعنی کسی بھی الفاظ کے ذریعہ تمام مسلمانوں کیلئے استغفار کرنا۔

۳۰ ربیع الاوّل/۱۴۴۱ھ 07/12/2019

مکتوب ۵۵

شکر کا مقام

اللہ تعالیٰ کے ”شکر گزار“ بندے ہر وقت اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں محسوس کرتے ہیں.....اور ”تشکر“ میں ڈوبے رہتے ہیں.....ایک صاحب کو دیکھا.....ان کے سامنے روٹی رکھی گئی تو سر اوپر اُٹھا کر شکر اداء کیا اور روٹی کو چوم لیا.....زیادہ ”چوماچاٹی“ اچھی عادت نہیں ہے.....مگر کسی موقع پر یہ بھی درجات پانے والا عمل ہے.....یہ واقعہ سن کر اب روٹی چومنے کا عمل شروع نہ ہو جائے.....مقصد یہ ہے کہ نعمت کا احساس ہو.....اور اللہ تعالیٰ کا شکر اداء ہو.....حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جیسے ہی کھانا آتا فوراً رغبت کے ساتھ تناول فرمانا شروع کر دیتے.....وہاں تو نعوذ باللہ بے صبری، حرص یا خواہشِ نفس کا شائبہ تک نہیں تھا.....بس اللہ تعالیٰ کی نعمت پر شکر گزاری اور احسان مندی کا جذبہ تھا کہ.....اللہ تعالیٰ اتنے عظیم، اتنے عظیم پھر بھی اپنے ہر بندے کا خیال، اور اس کے رزق کا انتظام.....اگر لوگ ہر نعمت پر یہ سوچیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدیہ آیا ہے تو کبھی رزق ضائع نہ کریں.....کبھی ناقدری نہ کریں.....بلکہ بھوکے غلاموں کی طرح شوق اور حاجت مندی سے کھائیں.....اور لقمے لقمے پر ان کا دل شکر اداء کرتا رہے.....کھانے کے بعد حمد و شکر کی دعاء کبھی نہ بھولا کریں.....یہ دعاء مغفرت کے بڑے اسباب میں سے ایک ہے.....اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَ لَا قُوَّةٍ۔[1].....یا اللہ! مکتوب کے ذریعے ”اہل محبت“ سے رابطے کی نعمت پر آپ کا شکر.....یا اللہ! شکر.....الحمد للہ.....یا اللہ! شکر.....الحمد للہ.....یا اللہ! شکر.....الحمد للہ۔

۲۶ ربیع الثانی ۱۴۴۱ھ / 14/02/2020

---

[1] [سنن ابی داؤد۔ حدیث رقم: ۴۰۲۳، ط: دارالکتب العلمیہ، بیروت]

مکتوب ۵۶

کھانے پینے کے بعد کا اہم عمل

اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اس بات پر راضی ہوتے ہیں کہ جب وہ کچھ کھائے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور جب کچھ پیئے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے۔''[1]

یعنی کھانے پینے پر شکر ادا کرنا وہ عمل ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضاء کا ذریعہ بنتا ہے..... سبحان اللہ!..... کھلاتے بھی وہ خود ہیں، پلاتے بھی وہ خود ہیں..... اور اس پر اگر ہم ان کی حمد بجالائیں..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھیں اور ''شکر'' کریں تو سب سے قیمتی چیز انعام میں عطاء فرماتے ہیں یعنی اپنی ''رضاء''..... حضرت آقا محمد مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کھانا کھائے اور پھر یہ دعاء پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جنہوں نے ہمیں یہ کھلایا اور ہماری طاقت و قوت کے بغیر ہمیں یہ عطاء فرمایا۔''[2]

یہ بڑی ہی قیمتی دعاء ہے..... کھانا بھی اور مغفرت بھی..... اور کیا چاہیے؟..... ابوداؤد اور ترمذی کی ایک اور روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے کی یہ دعاء تلقین فرمائی:

---

[1] [صحیح مسلم۔حدیث رقم:۲۷۳۴، ط:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

[2] [سنن ابی داؤد۔حدیث رقم:۴۰۲۳، ط:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ۔

"یااللہ! اس میں ہمارے لئے برکت عطاء فرمائیے اور ہمیں اس سے بھی بہتر کھلائیے۔"[1]

یہ دعاء جس کو نصیب ہو جائے، اس کے رزق کی برکت کا کیا پوچھنا۔

۱۹ جمادی الثانیہ/۱۴۴۱ھ 15/02/2020

[1] [سنن ابی داؤد۔حدیث رقم: ۳۷۳۰، ناشر: دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

مکتوب ۵۷

کھانا کھانے کے بعد کی دو مسنون دُعائیں

اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان کہ بھوک کے وقت کھانا مل جائے.....لیکن ہم میں سے کئی افراد کو اس نعمت کی اہمیت کا احساس تک نہیں ہوتا.....حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کے مبارک خاندان ''قریش'' پر.....اپنی اس نعمت کا خاص طور سے تذکرہ فرمایا ہے.....﴿اَلَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ﴾.....قریش پر لازم ہے کہ وہ بیت اللہ شریف کے رب کی عبادت کریں جس نے انہیں بھوک میں کھانا کھلایا اور خوف سے امن عطاء فرمایا.....صحیح بخاری شریف میں کھانے کے بعد کی جو دعاء آپ ﷺ سے مروی ہے، وہ یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

''تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، بہت زیادہ تعریف، پاکیزہ تعریف، بابرکت تعریف، اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں، اور نہ ان کو چھوڑا جاسکتا ہے اور نہ ان سے کوئی مستغنی (بے حاجت، بے پرواہ) ہوسکتا ہے اے ہمارے رب۔''

جبکہ ابو داؤد اور ترمذی میں کھانے کے بعد یہ دعاء مروی ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ۔

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔''[1]

تقریباً تمام روایات میں ''وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ'' کے الفاظ ہیں.....وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کے نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔

۲۰ جمادی الثانیہ/۱۴۴۱ھ — 17/02/2020

[1] [ابو داؤد۔ حدیث رقم: ۳۸۵۰، ناشر: دار الکتب العلمیہ بیروت]

مکتوب ۵۸

''مجلسِ انابت'' کی اہمیت وافادیت

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کے تالے کھولیں..... قرآن مجید نے بتایا ہے کہ دلوں پر تالے لگ جاتے ہیں..... اللہ تعالیٰ کی پناہ..... دلوں کے تالے کھولنے کا بہترین طریقہ ''ذکر اللہ'' ہے..... اللہ، اللہ، اللہ..... اور دین کے لئے جان، مال، خواہش، وقت اور نفس کی قربانی..... اللہ، اللہ، اللہ..... ہمیں ہمیشہ دعاء کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کے تالے کھول دیں..... دل کے تالے طرح طرح کے ہیں..... اور ہر تالے کی بربادی، نقصان اور ویرانی الگ طرح کی ہے..... تفصیلی اور دردناک موضوع ہے، مکتوب میں جگہ نہیں..... اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے فضل سے..... ہمارے زندہ جاوید شہداء کی برکت سے ''مجلس انابت''[1] نصیب فرمائی..... بہت کم افراد نے اس نعمت کی ''قدر'' کی..... مگر جنہوں نے کی ان کی زندگی میں بڑی مثبت تبدیلیاں آئیں..... ہماری تو نعوذ باللہ ایسی حالت ہو چکی ہے کہ کسی وظیفے کے اول آخر سات بار درود شریف بھی ہمیں بوجھ لگتا ہے..... حالانکہ درود شریف میں ہمارے لئے نفع ہی نفع ہے اور مٹھاس ہی مٹھاس ہے..... اسی طرح شیطان ''مجلس انابت''

---

[1] ''انابت'' کا مطلب ہے ''رجوع الی اللہ''..... یہ مجلس ''رجوع الی اللہ'' اصلاحِ باطن اور اصلاح احوال کے لیے اکسیر ہے..... اس مجلس میں اول آخر سات بار درود شریف کے ساتھ اولاً ایک بار سورۃ الفاتحہ کی تلاوت ہوتی ہے پھر بیس منٹ قرآن کریم کے دل سورۃ یٰس شریف کی تلاوت ہوتی ہے..... پھر پانچ منٹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ورد ہوتا ہے..... پھر پانچ منٹ درود شریف کی بہار ہوتی ہے اور پھر دس منٹ اسم اعظم ''اللہ'' کے ذکر کے جام چھلکتے ہیں اور پھر بارگاہ باری تعالیٰ میں دعاء کے لیے ہاتھ پھیلا دیے جاتے ہیں..... یہ مجلس ہر بدھ کے دن پورے ملک میں منعقد کی جاتی ہے اور اس میں جماعت کے تمام احباب اور اہل دل شرکت کرتے ہیں۔

جیسی جامع، روح افزاء اور پرکشش مجلس کو بھی بوجھ بنا دیتا ہے..... حالانکہ یہ دل کی غذا ہے..... یہ روح کی تازگی ہے..... یہ روحانیت کا شربت ہے..... یہ قوت کا خزانہ ہے..... ہمیں تو اس مجلس کا شدت سے انتظار اور محبت سے اہتمام کرنا چاہیے۔

۲۸ جمادی الثانیہ/۱۴۴۱ھ 25/02/2020

مکتوب ۵۹

''مقدس کلمات'' کے استعمال اور ''قسم'' کے بارے میں اہم ہدایات

① ہر مسلمان اپنی گفتگو میں ''مقدس کلمات'' استعمال کرتے وقت احتیاط اور ادب کی مستقل عادت بنائے..... مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہ..... مَاشَاءَ اللّٰہ..... اِنْ شَاءَ اللّٰہ..... سُبْحَانَ اللّٰہ..... ان کلمات کو جھوٹ، مذاق، مزاح اور تمسخر والی باتوں میں ہرگز استعمال نہ کیا جائے۔

② ہر مسلمان قسم کھانے میں بہت احتیاط کرے..... اوّل تو سخت ضرورت کے بغیر قسم نہ کھائے..... بیانات وغیرہ میں بھی قسم کا استعمال بہت کم کریں..... اگر کبھی کھائیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے نام کی پوری لاج اور تعظیم ملحوظ رکھیں..... قسم ضرور پوری کریں..... غلط چیز کی کھالی ہے تو توڑ کر کفارہ دیں اور دل سے استغفار کریں۔

۲۹ جمادی الثانیہ/۱۴۴۱ھ 26/02/2020

مکتوب ۶۰

''کلونجی'' سے علاج کرنے اور اسے مستقل استعمال میں رکھنے کی ترغیب

اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت محمد ﷺ جو کچھ فرماتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے..... ''کلونجی'' کے ''شفاء'' ہونے کی احادیث..... اعلیٰ درجے کی سند صحیح سے ثابت ہیں..... اور ان پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ[1] کا اتفاق ہے..... یہ احادیث حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دیگر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں..... اب سمجھنے کی بات یہ ہے کہ..... بیماریوں کا ایک نافع علاج ہمارے آقا ﷺ نے امت کو تلقین فرمایا..... اور امت تک یہ علاج اتنی مضبوط سند والی صحیح حدیث شریف سے پہنچا..... تو پھر ہم اس سے محروم کیوں رہیں؟..... آج ہی ''بسم اللہ'' اور ''درود شریف'' پڑھ کر خالص کلونجی خریدیں..... پچاس روپے کی کافی ساری مل جاتی ہے..... اسے صاف کر کے ایک ڈبی میں ڈالیں..... اور اسے ایسی جگہ رکھیں کہ آپ کو نظر آتی رہے..... صبح منہ نہار ایک چٹکی کلونجی لیں..... پوری ''بسم اللہ'' اور ''درود شریف'' پڑھیں اور نیم گرم یا تازہ پانی سے اسے بغیر چبائے نگل لیں..... جن کا مزاج طبعی طور پر گرم ہو..... وہ سات دانے سے زیادہ نہ لیں..... بعض افراد پچیس سال سے یہ مسنون علاج اپنائے ہوئے ہیں اور بتاتے ہیں کہ انہیں کسی اور ''دواء'' کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔

۳۰ جمادی الثانیہ/۱۴۴۱ھ — 01/02/2020

---

[1] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ''إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ۔''
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک کلونجی میں موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔'' [صحیح مسلم۔ حدیث رقم: ۲۲۱۵، ط: دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

مکتوب ۶۱

''کلونجی'' میں ہر بیماری کا علاج

اللہ تعالیٰ سے ''عافیت'' کا سوال ہے..... ''بیماری'' ایمان والوں کے لئے ''اللہ کی یاری'' ہے..... جو صبر کرتے ہیں بڑا مقام پاتے ہیں..... لیکن ''علاج'' بھی ''سنت'' ہے..... کیونکہ ''آزمائش'' ہر کسی کے بس میں نہیں ہوتی..... ہمارے محسنِ اعظم آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں..... دواء اور شفاء کے بارے میں وہ راز ارشاد فرما دیئے ہیں جو آج تک کوئی طبیب، حکیم، سائنسدان جوگی یا فلسفی نہیں بتا سکا..... کم کھانا..... پاکیزہ کردار..... طہارت کا اہتمام..... حجامہ، شہد، کلونجی، تلبینہ..... مسواک، تیراندازی، گھڑسواری، نیزہ بازی، تلوار میں مہارت..... تیراکی، پیدل چلنا..... اور بہت کچھ..... اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر سنت سے ''پیار'' ہے..... سنت ہمیں ایمان کی طرف لے جاتی ہے..... جبکہ فیشن ''نفاق'' کی طرف کھینچتا ہے..... شیطان زور لگاتا ہے کہ ہم سنت سے دور رہیں..... کلونجی کے اس قدر واضح فوائد کے باوجود ہم اسے استعمال نہیں کرتے..... اہمیت نہیں دیتے..... حالانکہ اس میں کینسر سے لیکر ہارٹ اٹیک تک..... اور معدے سے لیکر دماغی امراض تک..... ہر بیماری کا علاج موجود ہے..... کلونجی کو ثابت بھی کھایا جاسکتا ہے..... کئی بیماریوں میں اسے پیس کر تیل میں ملا کر لگایا جاسکتا ہے..... کلونجی کا تیل بھی اعتدال کے ساتھ کئی امراض میں مفید ہے..... کلونجی پیس کر اسے تیل میں ملا کر اس کے قطرے ناک میں ڈال کر سر کی بیماریوں کا علاج حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے..... کلونجی کو شہد کے ساتھ استعمال کرنا بھی بہت مفید ہے..... الغرض یہ ایک انمول نعمت ہے بس شرط یہ

ہے کہ یقین ہو، اعتبار ہو..... سنت سے عشق ہو..... مال حلال ہو..... اور تھوڑے سے انتظار کی ہمت ہو..... ''بسم اللہ'' کیجئے جو بیمار ہیں وہ روز استعمال کریں..... جو صحتمند ہیں وہ کبھی کبھار ضرور استعمال کرلیا کریں۔

یکم رجب المرجب/۱۴۴۱ھ 02/02/2020

مکتوب ۶۲

''کلونجی'' استعمال کرنے کے ایک مبارک اور پر کیف طریقے کا بیان

اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کے خالق ہیں..... اللہ تعالیٰ نے ہی ہر چیز میں جو تاثیر چاہی رکھ دی..... ''حَبَّةُ السَّوْدَآء'' یعنی ''کلونجی'' سے تعارف تو بہت پرانا ہے..... زمانہ طالبعلمی میں ایک عرب مسافر، زاہد، عابد کچھ عرصہ ساتھ رہے..... وہ ''سنت'' کے دیوانے تھے..... ''کلونجی'' اور ''شہد'' کا ڈبہ ہمیشہ ان کے ساتھ رہتا تھا..... پھر بارہا مختلف طریقوں سے کبھی کبھار استعمال میں رہی..... پھر اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا..... زوردار توجہ عملی طور پر نصیب ہوئی..... ہاتھ میں کلونجی لیکر..... بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ..... پھر محبت سے ''درود شریف''..... اور اکثر حدیث مبارکہ کے انمول الفاظ..... اِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ..... ''بے شک کلونجی میں موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے''..... پھر عقیدت سے..... صَدَقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ..... ''سچ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے''..... اس طرح کچھ عرصہ پابندی سے استعمال کی تو..... سبحان اللہ اس مبارک علاج کی عجیب کرامات ظاہر ہوئیں..... تب دل میں اس کی عام دعوت کا جذبہ مضبوط ہوا کہ ؎

ارے دیکھ مجذوب یاروں کا حق بھی	◄	یہ چھپ چھپ کے پینا اکیلے اکیلے؟

آپ میں سے کئی افراد تو ماشاء اللہ پہلے سے استعمال کر رہے ہوں گے..... جو نہیں کر رہے وہ ڈاکٹروں، حکیموں اور سائنسدانوں کی اس بارے تحقیقات میں اُلجھے بغیر شروع کر دیں..... سنت بہت اونچی چیز ہے..... دنیاوی علوم اس کی اصل حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے..... آئیے! سنّت کے حسین فیض میں گم ہو جائیے۔

مکتوب ۶۳

”کلونجی“ میں ”موت“ کے سوا جملہ بیماریوں سے شفاء کا بیان اور ”موت“ کے ”علاج“ کی نشاندہی

اللہ تعالیٰ کی بے شمار ”صلوات“ حضرت آقا مدنی ﷺ پر..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔

(۱) حضرت کا عظیم احسان کہ اُمت کو ”حجامہ“ کی ترغیب ارشاد فرمائی..... کمال کا علاج ہے..... بے شک کمال کا۔

(۲) حضرت کا عظیم احسان..... کلونجی کی طرف رہنمائی فرمائی..... ہم غلاموں کے لئے تو بس ان کا فرمان ہی کافی ہے..... اب دنیا بھر کے معالجین کلونجی کے عجیب فوائد گنوا رہے ہیں..... وہ کہتے ہیں کہ..... یہ سردی کے امراض کا حتمی علاج ہے..... بلغمی امراض کی جڑ اس سے کٹ جاتی ہے..... گردوں کے امراض کا کافی شافی علاج ہے..... جوڑوں کے درد اور شوگر کا اس سے خاتمہ ہوجاتا ہے..... کلونجی کا استعمال کینسر کو روکتا ہے..... مردانہ اور زنانہ مخصوص کمزوریوں کے لئے ٹانک ہے..... خون بڑھانے اور موٹاپا کم کرنے کا ذریعہ ہے..... سر درد ٹھیک کرتا ہے..... معدے کی اصلاح کرتا ہے..... وغیرہ وغیرہ..... پھر عرض کرتا ہوں کہ..... ہمارے لئے تو ان کا فرمانا ہی کافی ہے..... اور انہوں نے فرمادیا ہے کہ..... کلونجی میں موت کے سوا ہر بیماری سے شفاء ہے..... اب سوال یہ ہے کہ موت کا علاج کیا ہے..... جواب یہ ہے کہ..... موت کا علاج ”شہادت“ ہے..... بَل اَحیآء..... بَل اَحیآء..... بَل اَحیآء۔

مکتوب ۶۴

”عبادت“ کے بارے میں ایک اہم اور گہرا نکتہ اور ایک غلط طرزِ عمل کی تردید

اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے ہو..... نہ صحت کے لئے، نہ شفاء کے لئے..... نہ سکون کے لئے، نہ مزے کے لئے..... بس یہ نکتہ مضبوطی سے دل میں بٹھالیں..... دوبارہ سن لیں کہ..... اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے ہو..... ان کا حکم پورا کرنے کے لئے ہو..... خود کو ان کا بندہ اور غلام سمجھ کر ہو..... یہ سچ ہے کہ ہر عبادت میں..... سکون بھی ہے، مزا بھی ہے..... صحت بھی ہے، شفاء بھی ہے..... راحت بھی ہے اور غناء بھی ہے..... مگر ہماری نیت ان چیزوں کی نہیں ہونی چاہیے..... اگر ان چیزوں کی نیت ہوئی تو پھر عبادت عبادت نہیں رہتی..... ہم عبادت سے اپنے مالک کو خوش کریں..... وہ راضی اور خوش ہوں گے تو سارے معاملات درست ہو جائیں گے..... آگے آخرت کی زندگی ہمیشہ کی ہے..... ہم نے اپنی ہر عبادت کو صرف دنیا کے سر درد ٹھیک کرانے میں بھگتا دیا تو..... آخرت میں اپنے ساتھ کیا لے جائیں گے؟..... اگر کسی جگہ پانچ سو سال رہنا ہو تو کتنے سامان کی ضرورت پڑتی ہے؟ آخرت تو پانچ ارب سال سے بھی بڑی ہے..... ہمیشہ ہمیشہ کی ہے..... ”اللہ تعالیٰ“ ہمیں بے وقوف ڈاکٹروں، طبیبوں کے شر سے بچائیں..... وہ روزے، نماز اور لمبے سجدوں کے طبی فوائد بتا بتا کر مسلمانوں کے ”اخلاص“ کا جنازہ نکال رہے ہیں..... ہماری زندگی کا تھوڑا سا ٹائم رہ گیا ہے..... ہم اصل کام کر لیں..... یعنی اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیں..... آخرت بنالیں..... علاج، شفاء چاہیے تو حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمجھا دیا ہے..... حجامہ

لگاؤ.....کلونجی کھاؤ.....شہد استعمال کرو.....باقی رہا لمبا سجدہ تو وہ صرف محبوب حقیقی کی رضاء کے لئے ہو.....کمر کے مہروں کے لئے نہیں.....سجدے سے کمر کے مہروں کو فائدہ.....خود ہی پہنچ جاتا ہے۔

۸ جمادی الثانیہ/۱۴۴۱ھ 06/02/2020

مکتوب ۶۵

جہاد پر ثابت قدمی کی ترغیب اور بھائی افضل گورو شہید رحمۃ اللہ علیہ کا معطر تذکرہ

اللہ تعالیٰ ہمیں مرتے دم تک ''ایمان'' اور ''جہاد فی سبیل اللہ'' کے ساتھ وفاداری نصیب فرمائیں..... بھائیو! جہاد کوئی معمولی عمل نہیں..... یہ اللہ رب العلمین کا تاکیدی حکم اور اللہ تعالیٰ کا محبوب عمل ہے..... جہاد اتنا اونچا عمل ہے کہ جو بھی اس کو چھوٹا کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ خود ذلیل اور چھوٹا ہو جاتا ہے..... جہاد کا جھنڈا جب کسی حقیقی مسلمان کے ہاتھ میں آتا ہے تو وہ مرتے دم تک اس جھنڈے کو نہیں گرنے دیتا..... وہ حقیقی مسلمان پہلی صدی کا حضرت سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ ہو یا پندرھویں صدی کا پیارا افضل گورو..... ایک بازو کٹ جائے تو جھنڈا دوسرے ہاتھ میں..... وہ کٹ جائے تو جھنڈا سینے پر..... اور جب سینے پر تیر لگے تو جان نکلنے سے پہلے جھنڈا اپنے ساتھیوں کے حوالے..... ہاں بھائیو! جو جہاد کو سمجھتے ہیں ان کا معاملہ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے..... ہم جیسے نہیں کہ جب دل، دماغ کا ذرا سا موسم بدلا تو جہاد چھوڑنے کی فکر شروع..... ارے بھائیو! جان چھوڑی جاسکتی ہے، اولاد چھوڑی جاسکتی ہے، مگر جہاد کو چھوڑنا ایک حقیقی مسلمان کے لئے ناممکن ہے..... مایوس اور ٹھنڈے ہو جانے والے مجاہدین بھائی افضل گورو شہید رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھیں تیرہ سال جیل کی تاریکی میں اس پر مایوس کرنے والے کیسے کیسے تیر برسے..... اس کا غازی بابا شہید ہو گیا..... اس کا صحرائی بابا شہید ہو گیا..... ایسا وقت بھی آیا کہ سرینگر میں ایک مجاہد نہ بچا..... وہ وقت بھی آیا کہ بارڈر پر خاردار تار لگ گئی..... وہ وقت بھی افضل نے جیل میں دیکھا جب دجال پرویز مشرف نے افضل کی جان سے عزیز ''جماعت'' کو کالعدم قرار

دے دیا..... وہ دن بھی افضل نے دیکھے جب اس کا اپنی قیادت سے کوئی رابطہ نہ رہا..... ایک تنہا سی کمزور جان بھیڑیوں کے نرغے میں تھی..... مگر مجال ہے جہاد کا جھنڈا ہاتھ سے گرتا..... سلاخوں کے پیچھے دس سالہ بیٹا پوچھتا..... ابو! دوسرے بچوں کے والد ان کو سیر کرانے لے جاتے ہیں..... آپ مجھے کب لے جائیں گے؟..... یہ سن کر بھی افضل کا رخ جہاد سے نہ بدلا..... وہ مسکراتا رہا، بیٹے کو ایمان کی باتیں سناتا رہا..... بھائیو! افضل نے جاتے وقت اپنا جہادی جھنڈا..... ''آئینہ'' نامی کتاب کی صورت میں اپنے ساتھیوں کے حوالے کیا اور خود چلا گیا..... افضل کا یہ ''جہادی جھنڈا'' اب ہم نے اور آپ نے تھامنا ہے..... اور ہر قسم کی قربانی دے کر اس کے مشن کو آگے بڑھانا ہے، ان شاء اللہ۔

۱۱ جمادی الثانیہ/۱۴۴۱ھ | 21/01/2014

مکتوب ۶۶

ماہِ ''محرم الحرام'' اور یومِ ''عاشوراء'' کی فضیلت کا بیان

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مہینوں کی تعداد ''بارہ'' ہے..... ان بارہ مہینوں میں سے چار مہینے حرمت، عظمت، فضیلت والے ہیں..... ان چار مہینوں میں ''محرم'' بھی شامل ہے..... اسلامی سال کا پہلا مہینہ ''محرم''..... محرم کے معنیٰ ہیں ''محترم''..... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مہینوں میں سب سے افضل مہینہ، اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے، جسے تم محرم کہتے ہو۔''[1]

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:..... ''یعنی رمضان المبارک کے بعد سب سے افضل مہینہ ''محرم'' ہے''..... اس مہینے کی شان دیکھیں کہ..... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ''شَهْرُ اللهِ'' کا لقب عطاء فرمایا ہے..... یعنی ''اللہ تعالیٰ کا مہینہ''..... ارشاد فرمایا:

''اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ۔''

''رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے ''محرم'' کے ہیں۔''[2]

زمانۂ جاہلیت میں اس مہینے کا نام ''صفر الاوّل'' تھا..... اسلام نے اس مہینے کو ''شَهْرُ اللهِ'' اور ''اَلْمُحَرَّم'' جیسے بابرکت نام عطاء فرمائے..... کیونکہ یہ مہینہ ہے ہی برکت، رحمت اور احترام والا..... کسی مہینہ کے افضل ہونے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس میں نیک اعمال کا اَجر وثواب بڑھا دیا جاتا ہے..... اس مہینے کی دس تاریخ یعنی ''عاشوراء'' کا روزہ بہت افضل ہے۔

۱۸ جمادی الاولیٰ / ۱۴۳۵ھ 30/10/2014

---

[1] [السنن الکبریٰ للنسائی۔ حدیث رقم:۴۲۰۲، ط:مؤسسۃ الرسالہ۔ بیروت]

[2] [صحیح مسلم۔ حدیث رقم: ۱۱۶۳، ناشر:دارالکتب العلمیہ بیروت]

مکتوب ۶۷

حلال اور حرام میں باریکی سے فرق کریں

اللہ تعالیٰ "حلال" نصیب فرمائے اور "حرام" سے بچائے..... حرام مال دنیا میں جہنم کا ٹکٹ ہے..... حرام مال ذلت ہے، محرومی ہے، بیماری ہے، آفت ہے، عذاب ہے..... حرام مال خنزیر کا گوشت ہے..... اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حرام مال اللہ تعالیٰ کے ناراض ہونے کی علامت ہے..... وہ سود ہو یا رشوت..... چوری ہو یا خیانت..... ڈاکہ ہو یا ملاوٹ..... وہ اجتماعی مال میں دست درازی ہو..... یا کسی شیطانی تاویل سے حرام کو حلال بنانے کی کوشش..... ہر حرام مال انسان کو اللہ تعالیٰ سے دور اور آگ کے قریب کر دیتا ہے..... امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شعر لکھا ہے:..... "متقی وہ نہیں جو اللہ سے ڈرے، مگر اس کا کھانا پینا پاک نہ ہو"..... جی ہاں! حرام مال کا استعمال ہو تو نہ عبادت قبول، نہ دعاء مقبول..... اس لیے مؤمن کی علامت یہ ہے کہ وہ حلال، حرام میں باریکی سے فرق کرتا ہے..... اور اس بارے مشقت، تکلیف اور محنت اٹھاتا ہے..... جبکہ منافق کہتا ہے کہ "یار! کھاؤ پیو، کچھ نہیں ہوتا، سب کھا رہے ہیں"..... اے ایمان والو! رو، رو کر اللہ تعالیٰ سے حلال مانگو اور حرام سے بچنے کی التجاء کرو..... حلال کا التزام کریں، اجتماعی اموال میں سخت احتیاط کریں..... یاد رکھیں!..... جو حلال کا پکا عزم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو زمین و آسمان کی برکتیں عطاء فرماتا ہے..... اس کے اعمال اور دعاؤں کو قبولیت بخشتا ہے..... اور اس سے اپنے دین اور جہاد کا نہ مٹنے والا مقبول کام لیتا ہے۔

۱۷ رمضان المبارک/۱۴۳۵ھ 26/02/2015

مکتوب ۶۸

گھروں میں "مسجد البیت" بنانے اور اسے آباد کرنے کی ترغیب

اللہ تعالیٰ ہمارے گھروں پر رحمت فرمائے..... آج ایک بات بتائیں..... کیا آپ کے گھر میں "مسجد" ہے؟..... اگر ہے تو مبارک ہو..... اگر نہیں تو یہ سنت مستحبہ زندہ کریں..... گھر سے ان شاء اللہ تمام برے اثرات ختم ہو جائیں گے..... عربی میں اس کو "مسجد البیت" کہتے ہیں..... "گھر کی مسجد"..... سب سے پہلے یہ مسجد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بنائی..... روایت بخاری میں موجود ہے..... مدینہ منورہ میں بھی حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنہن نے اپنے گھروں میں مساجد بنائیں..... بعض عاشق تو حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے گھر لے گئے..... اور درخواست کی کہ گھر میں کسی جگہ دو رکعت نماز ادا فرما دیں..... تو ہم اس جگہ کو مسجد بنا لیں گے..... بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل یہ تھا کہ گھر میں مسجد بنا رکھی تھی..... جب بھی باہر جانے لگتے دو رکعت ادا کر کے نکلتے اور جب گھر آتے پہلے وہاں دو رکعت ادا فرماتے..... اس عمل کی حدیث میں بھی فضیلت ہے..... گھر میں کوئی کمرہ پورا یا اس کا کچھ حصہ نماز، تلاوت، ذکر کے لیے خاص کرنا، اسے پاک صاف رکھنا یہ ہے "گھر کی مسجد"..... خواتین اس میں فرض سمیت پوری نماز ادا کریں اور عبادت سے اسے آباد رکھیں..... جبکہ مرد وہاں نفل عبادت کریں..... فرائض نہ..... فرائض باہر مسجد میں..... حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سمجھاتے ہیں کہ اگر مرد گھر کی مسجد میں فرض ادا کریں گے تو گمراہ ہو جائیں گے..... خواتین آج ہی گھر کی مسجد کا آغاز کریں..... ان کی نماز گھر میں افضل ہے..... گھر میں مسجد ہو گی تو گھر رحمت اور برکت سے بھر جائے گا۔

مکتوب ۶۹

عزت اور ذلّت

اللہ تعالیٰ کے دین میں ''عزت'' ہے..... دین کی خاطر ماریں کھانا اور گالیاں برداشت کرنا ''عزت'' ہے..... قرآن پڑھنا، پڑھانا، سمجھنا اور سمجھانا ''عزت'' ہے..... وہ دیکھو! حضرت نوح علیہ السلام پر لاٹھیاں اور حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پتھر برس رہے ہیں..... یہ ''عزت'' کے مناظر ہیں..... حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر کوئی ''معزز'' نہیں..... جہاد میں ''عزت'' ہے..... اذان میں ''عزت'' ہے..... امامت میں ''عزت'' ہے..... فیس بک میں ''ذلت'' ہے..... یہودی گماشتہ مارک زکر برگ ''ذلیل'' ہے..... قرآن کا فیصلہ ہے یہودی ذلیل ہیں..... اے ایمان والو! فیس بک پر وقت برباد نہ کرو..... وہاں منافق ''الحاد'' کا زہر پھیلا رہے ہیں۔

۲۹ ذوالحجہ/۱۴۳۶ھ 17/12/2015

ایک اللہ سے ڈریں

اللہ تعالیٰ "الحافظ" ہے..... "الحفیظ" ہے..... حفاظت فرمانے والا..... فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ..... اللہ تعالیٰ "الناصر" ہے..... "النّصیر" ہے..... نصرت ومدد فرمانے والا..... نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ..... موت کا وقت لکھا جا چکا..... رزق کے لقمے مقرر ہیں..... سانسوں کی تعداد میں نہ کمی ممکن، نہ زیادتی..... پھر اللہ تعالیٰ کے سوا کس کا ڈر اور کیسا ڈر؟..... حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ..... گھر آباد رکھنا ضروری نہیں..... ایک دن چھوڑنا ہی پڑتا ہے..... اور کبھی رہتے ہوئے بھی ویران ہو جاتا ہے..... ہمیں حکم ہے مساجد کو آباد رکھیں..... محاذوں کو آباد رکھیں..... شہادت گاہوں کو آباد رکھیں..... تب سب کچھ آباد ہے..... بتوں کے پجاری، گائے کے پیشاب کے پجاری مطالبہ کر رہے ہیں کہ ڈر جاؤ، دب جاؤ..... ایک اللہ کو ماننے والے کیوں ڈریں؟..... یہ دنیا بھی "اللہ" کی اور آخرت بھی "اللہ" کی..... یہاں بھی "اللہ"..... وہاں بھی "اللہ"..... جیتے رہیں تب بھی "اللہ" کے محتاج اور مر جائیں تب بھی "اللہ" کے پاس..... پھر کسی اور سے کیوں ڈریں؟..... دین کے دیوانے اپنی فرض محنت جاری رکھیں..... بلکہ اور بڑھا دیں..... کسی کے خوف میں اپنا وقت ضائع نہ کریں..... ان حکمرانوں نے بھی مر جانا ہے..... بالکل خالی ہاتھ، بے بس اور بے کار..... نہ یہاں کچھ کر سکے نہ آگے کے لئے کچھ بنا سکے..... یہاں کا مال و دولت اور اختیارات سب یہاں رہ جائیں گے..... اور ان کی داستانِ حیات عزت، غیرت، بہادری، ایثار اور اچھے اخلاق کے تذکرے کو ترستی رہے گی..... اور آگے کا یہ کبھی سوچتے نہیں۔

۱۳ صفر الخیر / ۱۴۳۷ھ 07-01-2016

مکتوب ۷۱

سچی محبت

اللہ تعالیٰ ہمیں ''سچا'' بنائے..... ایمان میں سچا..... اللہ تعالیٰ کی محبت میں سچا..... عشق رسول ﷺ میں سچا..... دین میں سچا..... جہاد میں سچا..... قول میں سچا..... عمل میں سچا..... بھائیو! محبوب وہ نہیں ہوتا جس سے محبت کا دعویٰ کیا جائے، محبوب وہ ہوتا ہے جس کو دل دیا جائے، محبوب وہ ہوتا ہے جس کی ہر ادا اچھی لگتی ہے..... اور دل کبھی اس سے بدگمان نہیں ہوتا..... افضل گورو شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی، جہاد سے محبت کی..... جیل جا کر بھی اس کی یہ محبت کمزور نہ پڑی..... پھانسی گھاٹ میں اس نے نہ معافی نامہ لکھا، نہ ندامت نامہ..... اگر لکھا تو ایمان اور جہاد کا آئینہ لکھا..... محبوب کی مرضی ہمیں آزاد رکھے یا قید رکھے..... ہمیں زندگی دے یا موت دے..... ہمیں خوشی دے یا خوف دے..... ہمیں تو بس اس سے غرض ہونی چاہیے کہ..... محبوب راضی رہے..... اور جب اس سے ملاقات ہو تو وہ ہم سے راضی ہو اور ہم اس سے راضی ہوں۔

۵ ربیع الاول/۱۴۳۷ھ 24/02/2016

مکتوب ۷۲

تھکاوٹ، خون، شہادت

اَللّٰہُ اَحَد..... اللہ تعالیٰ ایک ہے۔

نکتہ: جہاد کے کام میں جب بدن ٹوٹتا ہے تو یہ وہ ''تھکاوٹ'' ہے جس کی تعریف قرآن فرماتا ہے..... جہاد کی آزمائش میں جب دل ٹوٹتا ہے اور زخمی ہوتا ہے تو یہ وہ دل ہے جس میں ''اللہ تعالیٰ'' بستا ہے..... جہاد میں جب چوٹ لگتی ہے تو یہ وہ زخم ہے جو قیامت کے دن کا ''گواہ'' ہے۔

فطرت: جتنا قیمتی ''بیج'' زمین میں ڈالا جائے اسی قدر قیمتی فصل اگتی ہے..... پس یہی حال ''خون'' کا ہے، جتنا قیمتی خون دین کی خاطر بہتا ہے..... دین اور جہاد کو اسی قدر زیادہ قوت ملتی ہے۔

تجربہ: دشمن جب زیادہ طاقتور ہو..... اور لڑائی گھمسان کی ہو اور مسلمانوں کے امیر ''شہید'' ہو رہے ہوں تو مسلمانوں کو فتح ''چوتھے'' امیر پر ملتی ہے..... یعنی جنگ کے دوران کفار مسلمانوں کے امیر کو شہید کر کے اپنی شکست کو مزید قریب کرتے ہیں۔

۲۶ ربیع الاوّل/ ۱۴۳۷ھ 24/05/2016

مکتوب ۷۳

شکرگزاری

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا ''شکرگزار'' بندہ بنائے۔

حکایت: عرصہ پہلے کی بات ہے، ایک بزرگ مکہ مکرمہ میں مریضوں کی عیادت کو جاتے تھے..... جب وہ مریضوں کا حال پوچھتے تو اکثر مریض آہ بھر کر کہتے..... اور تو سب ٹھیک ہے بس حرم کی نمازوں کا افسوس ہے..... بیماری میں حرم شریف نہیں جاسکتے..... ایک دن وہ بزرگ ایک مریض کی عیادت کو گئے..... مریض سخت بیمار تھے مگر خوش..... حال پوچھا تو شکر کر کے کہنے لگے: اللہ تعالیٰ نے حرم بلایا، اس کا شکر..... اب بیمار کر کے بستر پر نماز کی تشکیل فرمادی، میں اس پر بھی خوش اور راضی..... مالک کی مرضی جہاں نماز پڑھائے..... بزرگ نے سن کر فرمایا..... آپ کو تو حرم شریف کی پہلی صف میں نماز ادا کرنے والوں سے بھی زیادہ اجر مل رہا ہے..... بے شک شکرگزاری ہر عبادت سے بڑی عبادت ہے۔

۱۴ جمادی الاولیٰ/۱۴۳۷ھ 10/06/2016

مکتوب ۷۴

سامانِ سفر

اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت کا بہترین گھر عطاء فرمائے۔

دس دن: اگر ہمیں بتایا جائے کہ آپ نے اگلے ماہ دس دن فلاں جنگل یا صحراء میں گزارنے ہیں..... وہاں کے لئے رہنے اور کھانے پینے کا سامان آپ کو خود یہاں سے بھیجنا ہوگا..... جو بھیجنا ہو بھیج دیں..... غور کریں..... ہم ان دس دنوں کے لئے کیا کیا بھیجیں گے؟..... اللہ تعالیٰ بار بار سمجھاتے ہیں..... تمہیں اگلے گھر، اگلے جہان جانا ہے..... ﴿وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ﴾[1] اپنے لئے آگے سامان بھیجو..... مگر ہم اسی دنیا کو بنانے میں لگے رہتے ہیں جسے چند دن بعد چھوڑ جانا ہے۔

بے ساختہ: آج کل یہ دعاء بے ساختہ دل سے نکلتی ہے..... یااللہ! آپ نے ﴿وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ﴾ کا حکم فرمایا کہ اپنے لئے آگے سامان بھیجو..... یااللہ! اس حکم پر عمل آسان فرما..... اس پر عمل کی توفیق عطاء فرما۔

۱۶ شعبان المعظم/۱۴۳۷ھ — 11/06/2016

---

[1] [بقرۃ:۲۲۳]

مکتوب ۷۵

نعمتِ جماعت پر شکر

دو رکعت: کبھی دل کی توجہ سے دو رکعت نمازِ شکر ادا کر کے..... اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کریں کہ اس نے ہمیں ایسی مبارک جماعت دی ہے..... پورا دین، سچا عقیدہ، افضل ترین عمل، اہلِ دل اور اہلِ قربانی کی صحبت..... اللہ تعالیٰ کا کتنا عظیم الشان احسان ہے کہ..... ہمیں جہاد کے انکار سے بچایا..... اگر ہم بھی جہاد کے منکر ہوتے تو کیا ایمان سلامت رہتا؟..... عقیدۂ جہاد کی برکت سے گمراہ لوگ آپ کے قریب نہیں آتے..... نہ بالی ووڈ والے، نہ لالی ووڈ والے..... یا اللہ! آپ ہی کا فضل ہے اور آپ ہی کا شکر۔

پیشہ نہیں: جہاد ہمارا پیشہ نہیں ہے..... ہم تو اپنا اور امت کا ایمان بچانے کے لئے جہاد کی دعوت دیتے ہیں، جہاد کی آواز لگاتے ہیں۔

۴ رمضان المبارک/ ۱۴۳۷ھ 13/06/2016

مسلمانوں کے لیے ایک زہریلا خطرہ

زہریلا خطرہ: برصغیر کے مسلمانوں کے لئے ''آر ایس ایس'' ایک بڑا خطرہ ہے..... ہندو نظریاتی تنظیم جو انگریزوں کے تعاون سے قائم ہوئی..... باقی جو نام آپ سنتے ہیں ''شیوسینا'' ہو یا ''بجرنگ دل'' یہ اس ''آر ایس ایس'' کی اولاد ہیں..... آر ایس ایس کے نقشے میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے کوئی جگہ نہیں..... مودی اسی تنظیم کا رکن ہے..... بابری مسجد کی شہادت ایک بڑے منصوبے کا آغاز تھی..... مگر شہداء کی برکت سے وہ منصوبہ ابھی تک رکا ہوا ہے..... برصغیر میں ''جماعت'' ہی ''آر ایس ایس'' کا توڑ ہے..... دشمن یہ سمجھ چکے، کاش! دوست بھی سمجھ جائیں۔

۵ رمضان المبارک/ ۱۴۳۷ھ 02/07/2016

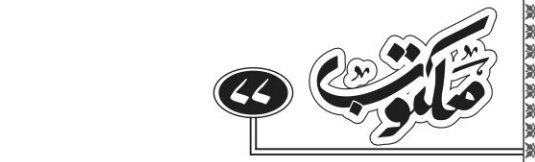

توبہ کا دروازہ کھلا ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی ''فکرِ آخرت'' عطاء فرمائیں۔

فتح پائیں: شیطان نے کتنی بار ہمیں شکست دی..... ظالم نے کیسے کیسے سنہری مواقع ہم سے چھین لئے..... اذان بلاتی رہی ہم نماز کو نہ پہنچے..... رمضان بانہیں پھیلاتا رہا ہم مغفرت کی گود میں نہ اترے..... جہاد آوازیں دیتا رہا ہم جنت کے میدانوں سے دور بھاگتے رہے..... والدین جیسی نعمت میسر رہی ہم ان کی خدمت سے محروم رہے..... شیطان نے ہم میں سے کتنوں کی داڑھی نوچ ڈالی، ہم کافروں جیسی شکل بنا کر خوش ہوتے رہے..... قرآن مجید ہمارے پاس رہا اور ہم موبائل کے گٹر میں غوطے لگاتے رہے..... جو وقت ہم موبائل پر ذبح کر چکے اگر اس میں قرآن کی آیات یاد کرتے تو یہ آیات اربوں کھربوں سال..... ہمیشہ ہمارے ساتھ رہتیں..... بہرحال شیطان نے ہمیں بار بار شکست دی، مگر شکر ہے کہ..... ہم ابھی تک زندہ ہیں..... ابھی سانس بھی ہے، چانس بھی ہے کہ..... ہم شیطان کو عبرتناک شکست سے دوچار کریں..... توبہ کا دروازہ کھلا ہے..... اور توبہ کی آسانی توبہ کرنے والوں کی مجالس ہیں..... اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت پر احسان فرمایا ہے..... ہمیں بہترین عقیدہ، مساجد کا ماحول، قربانی کا راستہ اور توبہ کے باغات عطاء فرمائے ہیں۔

۷ رمضان المبارک/ ۱۴۳۷ھ 14/07/2016

مکتوب ۷۸

خاص ذکر کا طریقہ

اللہ تعالیٰ "حقّ" ہے..... اللہ تعالیٰ "ھَادِیْ" ہے..... حق اور ہدایت پر رہنا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دل کو جوڑو..... یَآاللّٰہُ یَاحَقُّ یَاھَادِیْ لَیْسَ الْھَادِیْ اِلَّا ھُوَ..... کبھی تو اللہ تعالیٰ کو ایسا یاد کریں کہ..... سوائے اللہ کے کچھ مطلوب نہ ہو، کچھ مقصود نہ ہو، کچھ یاد نہ ہو، کوئی خواہش نہ ہو..... یااللہ! یااللہ! یااللہ!..... دل اللہ تعالیٰ سے خوش ہو، اللہ تعالیٰ سے راضی ہو، اللہ تعالیٰ کے لئے خالی ہو، شکر سے بھیگا ہوا ہو، آنسوؤں سے تر ہو اور محبت سے چھلکتا ہو..... یااللہ!، یااللہ! یااللہ!..... جب دل میں کوئی خواہش، کوئی تمنا، کوئی غرض اور کوئی حاجت نہ ہو..... بس محبوب مالک کی یاد اور محبوب رب کو پانے کی خواہش ؎

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہو گئی

ایسا ذکر پوری زندگی میں ایک بار بھی نصیب ہو جائے تو زندگی کامیاب ہو جائے..... خوش نصیب ہیں وہ جن کو یہ ذکر بار بار نصیب ہوتا ہے..... اللہ تعالیٰ ہم سب کو عطاء فرمائے..... یااللہ! یااللہ! یااللہ!

۲۶ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ — 21/07/2016

جشنِ آزادی منانے کا طریقہ

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک آزاد ملک دیا..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ..... مگر ہمارے گناہوں کی شامت کہ غلام طبقہ ملک کا حکمران بن گیا..... اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ..... آزادی کا شکرانہ یہ ہے کہ..... ہم سچے مسلمان بنیں..... دین پر عمل کریں..... دین کو نافذ کریں..... گناہ چھوڑیں..... استغفار کریں..... اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ..... آزادی کا حق یہ ہے کہ..... ہم کشمیر کو آزاد کرائیں..... غیرت مند بنیں، باوقار، بااختیار..... کسی کے سامنے نہ جھکنے والے..... بس ایک اللہ سے ڈرنے والے..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ..... جشنِ آزادی ہم شکر، نماز اور صدقات کے ذریعہ منائیں۔

۱۹ شوال المکرم/۱۴۳۷ھ 13/08/2016

مکتوب ۸۰

عزت کے مینار

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو ہمیشہ کی ''روشنی'' عطاء فرمائے..... جو کبھی نہ بجھے، جو کبھی مدھم نہ ہو، آمین۔

عجیب قول: کسی کا قول ہے..... چراغ کو آندھی اور تیز ہوا سے بچایا جاسکتا ہے..... لیکن جب چراغ کے اندر کا تیل ہی ختم ہوجائے تو پھر اسے بجھانے کیلئے کسی آندھی یا ہوا کی کیا ضرورت؟..... بھائیو اور بہنو! اپنے دل کے اندر جو تیل ہے اسے ختم نہ ہونے دو..... ایمان، نور، روشنی، جذبہ، ایثار اور ہمت..... اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا..... رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ۔

وہاں کا خوف کیسا ہوگا؟ دنیا میں غیبت کرنے والا ڈرتا رہتا ہے کہ..... جس کی غیبت کی ہے اس کو پتا نہ چلے..... اندازہ لگائیں جس ''بدعمل'' کا یہاں اتنا خوف ہے..... آخرت میں اس کا خوف اور وبال کتنا سخت ہوگا..... یا اللہ! غیبت میں مبتلاء ہونے سے آپ کی پناہ۔

شیطان کا چکر: جن چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے ''عزت'' رکھی ہے شیطان انہی چیزوں میں ''ذلت'' کا احساس دلاتا ہے..... تاکہ انسان ان کو چھوڑ کر ہمیشہ کی عزت سے محروم ہوجائے..... مثلاً اطاعت، خدمت، تواضع، عاجزی اور محنت وغیرہ..... اس لیے شیطان کے دھوکے میں پڑ کر عزت کے ان میناروں سے محروم نہ ہوں۔

۲۲ شوال المکرم/۱۴۳۷ھ 07/09/2016

مکتوب ۸۱

مدرسہ سیّدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ ''شرک'' سے اور تمام کبیرہ، صغیرہ گناہوں سے ہماری حفاظت فرمائے۔

خطرناک ترین: سب سے خطرناک چیز ''شرک'' ہے اور شرک کی ابتداء ہوتی ہے ''ریاکاری'' سے..... اور شرک انسان کے اندر آتا ہے خودغرضی اور مفاد پرستی سے کہ..... میری ہر حاجت پوری ہو، ہر خواہش پوری ہو، ہر کوئی میرے قبضے میں ہو..... اَسْتَغْفِرُ اللہَ اَسْتَغْفِرُ اللہَ۔

اہم دعاء: ریاکاری اور شرک سے حفاظت کی دعاء صبح شام تین بار کبھی نہ بھولیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُهٗ وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ[1]

یہ دعاء توجہ اور سمجھ کے ساتھ مانگا کریں۔

ایک محرومی: قرآن مجید بڑی نعمت ہے، ایسی نعمت کہ جس کا کوئی نعم البدل نہیں..... مگر قرآن مجید یاد کر کے بھول جانا محرومی ہے اور گناہ ہے..... کوئی پوری دنیا کا بادشاہ ہو..... پھر اس سے سب کچھ چھن جائے اور وہ بھیک مانگنے پر مجبور ہو تو..... کتنی بڑی محرومی ہوگی؟..... قرآن مجید بھول جانا اس سے بھی زیادہ بڑی اور سخت محرومی ہے۔

---

[1] [مجمع الزوائد۔ حدیث رقم: ۱۷۶۷۰، ناشر: مکتبۃ قدسی۔ قاہرہ]

دعوت: تین ماہ میں اپنے حفظ کو واپس حاصل کرنے کی ترتیب لیکر مدرسہ سیّدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ[1] قائم ہوا..... سینکڑوں افراد مستفید ہوئے..... اب یہ مدرسہ "جامع مسجد عثمان وعلی رضی اللہ عنہما" بہاولپور میں آگیا ہے..... تمام بھولے ہوئے حفاظ کو قلبی دعوت ہے کہ اس سے بھرپور نفع اُٹھائیں۔

۹ ذوالقعدہ/ ۱۴۳۷ھ 06/10/2016

[1] یہ مدرسہ ایک خاص ترتیب کے ساتھ خاص مقصد کے لیے بنایا گیا ہے..... اس مدرسہ میں صرف ان حفاظ کو داخلہ دیا جاتا ہے جو حفظِ قرآن مکمل کرنے کے بعد غفلت، سستی یا دنیوی مصروفیات کی وجہ سے حفظ بھلا بیٹھے ہوں یا ان کا حفظ کمزور ہوگیا ہو..... اس مدرسہ میں الحمدللہ تین ماہ میں دوبارہ قرآن کریم یاد کروا کر حفظ پختہ کرادیا جاتا ہے..... یہ بابرکت مدرسہ سالہا سال سے قرآن عظیم کی اس خدمت میں مصروف ہے اور سینکڑوں مسلمان اس سے استفادہ کر چکے ہیں..... یہ مدرسہ "مرکز عثمان وعلی رضی اللہ عنہما" ریلوے لنک روڈ ماڈل ٹاؤن بی بہاولپور میں قائم ہے۔

مکتوب ۸۲

آیۃ الکرسی کا ایک نقشہ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس لائق اور قابل ہی نہیں کہ..... اس کی عبادت کی جائے..... اس کے آگے جھکا جائے..... عبادت کے لائق صرف اللہ، صرف اللہ، صرف اللہ..... اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ..... اللہ تعالیٰ "حَیٌّ" ہے زندہ، ہمیشہ زندہ، موت سے پاک..... زندگی دینے والا، زندگی لینے والا..... جسے چاہے زندہ کرے، جسے چاہے مار دے..... قرآن مجید نے عجیب منظر کھینچا ہے..... اے محبوب! وہ سازش کر رہے تھے کہ آپ کو پکڑ لیں یا مار ڈالیں یا نکال دیں..... وہ سازش کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ آپ کو بچانے، اٹھانے، بڑھانے، غالب فرمانے کی تدبیر کر رہا تھا..... اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر غالب رہی..... وہ جنہوں نے آپ کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا..... وہ خود کچھ عرصہ بعد مقتول ہو گئے..... وہ جو آپ کو مغلوب کرنا چاہتے تھے خود مغلوب ہو گئے..... وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ..... سبحان اللہ!..... کیسے آپ کو ایک سو مسلح افراد کے درمیان میں سے نکالا..... آپ کے صدیق کو آپ تک پہنچایا..... دونوں کو ایک غار میں جا بٹھایا..... غار تک پہنچنے والے دشمنوں کو اندھا فرمایا..... آپ کو مدینہ جا بسایا پھر مکہ کے کفر کو مدینہ کے پاس پہنچا کر بدر میں دھلوایا..... پھر مدینہ کو مکہ پہنچایا اور مکہ کو پاک فرمایا..... وہی "اللہ" ہے، وہی "حَیٌّ" ہے، وہی "قَیُّوْمُ" ہے..... وہی "اَلْعَلِیُّ" ہے، وہی "اَلْعَظِیْمُ" ہے..... اللہ، اللہ، اللہ..... بھائیو! آیۃ الکرسی کو سمجھو۔

۷ ذوالحجہ/ ۱۴۳۷ھ 16/10/2016

مکتوب ۸۳

غیبت، حبّ دُنیا اور ضیاع وقت سے توبہ کی ترغیب

اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہم سب نے لوٹنا ہے..... بھائیو اور بہنو! موت سر پر آپہنچی..... اخبارات اٹھا کر دیکھو ہر طرف موت، موت اور موت..... ہم کب تک بچتے رہیں گے؟..... جلدی آگے کی تیاری باندھ لو..... کلمہ طیبہ پکا کرلو، دل میں اتارو، اس کا ذخیرہ جمع کرلو..... نماز زندگی کا سب سے اہم اور ضروری کام..... پوری نماز، پکی نماز، مکمل نماز..... ہر کام آگے پیچھے مگر نماز وقت پر..... قضاء نمازیں اداء..... اور جہاد فی سبیل اللہ میں بھرپور محنت..... یہ محنت اصل زندگی میں کام آئے گی..... ہم اپنا وقت ضائع نہ کریں..... شادیوں میں، وفاتوں پر، سوشل میڈیا پر..... اور گھریلو رسومات میں..... جب اس دنیا میں رہنا ہی نہیں تو پھر کیسی رسومات اور کیسے منصوبے؟..... آہ مسلمانو! بازار بھرتے جارہے ہیں اور مساجد خالی خالی..... اور دین کا کام کرنے والے گھریلو مسائل میں دھنستے جارہے ہیں..... کہاں گئی ہجرت والی زندگی؟..... کہاں گئی مکہ اور مدینہ والی زندگی؟..... مسلمان عمر بڑھنے کے ساتھ ایمان اور نیکی میں مضبوط ہوتا تھا..... مگر اب بال سفید ہوتے ہی ایمان کمزور، عزم کمزور، عبادت کمزور، معمولات کمزور..... بس صرف دنیا کی فکر..... علاج اور دوائی کی فکر اور زیادہ جینے کی فکر..... اے جماعت کے دیوانو! غیبت حرام ہے حرام، زنا کی طرح حرام بلکہ اس سے بھی بدتر..... زبان پر غیبت چلتی ہے تو یہ زبان مؤثر دعوت نہیں دے سکتی..... غیبت سے توبہ، حبّ دنیا سے توبہ، وقت ضائع کرنے سے توبہ..... بس کلمہ، نماز اور جہاد..... دین کی خدمت اور آخرت کی تیاری۔

۴ محرم الحرام/ ۱۴۳۸ھ 06/11/2016

مکتوب ۸۴

سجدے سے محرومی

اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ مقبول ''سجدوں'' کی توفیق عطاء فرمائے..... آہ افسوس! آج کتنے مسلمان ''سجدے'' سے محروم ہیں..... کئی تو پانچ وقت مسجد میں بھی جاتے ہیں..... مگر چوبیس گھنٹے گزر جاتے ہیں ان کی پیشانی ایک سجدہ بھی نہیں کرتی..... ڈاکٹروں نے ان سے کہہ دیا ہے کہ تم بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھا کرو..... عجیب شیطانی جال ہے..... یہ لوگ خود چلتے ہوئے، ہنستے کھیلتے مسجد آتے ہیں مگر نماز میں بیٹھ جاتے ہیں..... نہ قیام، نہ رکوع، نہ سجدہ پھر کونسی نماز؟..... کمر کا درد آج ہر تیسرے شخص کو ہے، کمر کے مہرے آج ہر چوتھے شخص کے خراب ہیں..... بیٹھ کر نماز ضائع کرنے سے کونسا درد اور کونسے مہرے ٹھیک ہو جاتے ہیں؟..... زندگی کا سب سے اہم کام اور دین کا سب سے اہم فریضہ ''نماز'' ہے..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے کے ''طبیب'' بھی اہلِ تقویٰ تھے..... صرف سخت ترین مجبوری میں زمین پر سجدہ سے روکتے تھے اور وہ بھی محض چند دن..... مگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کے مشورے کو قبول نہ فرمایا اور سخت ترین تکلیف میں زمین پر سجدہ کرتے کرتے ''نابینا'' ہو گئے..... کیونکہ ان حضرات کے ہاں قبر میں آنکھیں لے جانے سے زیادہ اہم قبر میں نماز لے کر جانا تھا..... یا اللہ! امت پر رحم فرما..... بھائیو! اس بارے میں محنت کرو، اے علماء کرام! اس مسئلہ پر توجہ فرمائیں..... سجدے کا منکر شیطان قہقہے لگا رہا ہے۔

۱۴ محرم الحرام ۱۴۳۸ھ / 18/11/2016

مکتوب ۸۵

پورے دین پر عمل کو آسان بنانے کا سہ نکاتی نصاب

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ''جماعت'' کی ''برکات'' عطاء فرمائے..... ہماری ''جماعت'' کا نصاب ہے:

① کلمہ طیبہ یعنی ایمان

② اقامتِ صلوٰۃ

③ جہاد فی سبیل اللہ

کلمہ طیبہ سب سے ضروری، لازمی، بڑی اور بنیادی نعمت..... نماز سب سے اہم فریضہ..... جہاد فی سبیل اللہ سب سے افضل عمل..... یہ تین نعمتیں نصیب ہوجائیں تو پورے دین پر عمل ممکن اور آسان ہوجاتا ہے..... ایمان سے دل بنتا ہے، نماز سے دین بنتا ہے اور جہاد سے پورا دین ملتا ہے..... مکمل قرآن وہ ہے جس میں جہاد کی آیات ہیں..... اسی طرح مکمل دین اور پورا دین وہ ہوگا جس میں جہاد ہوگا..... جماعت کے تمام ''رفقاء'' اس نصاب کو یاد کریں، پکا کریں، اپنائیں، پھیلائیں اور جاری کریں..... اور اپنے دل کی نگرانی کریں کہ اس میں ان تین چیزوں میں سے ایک بھی کمزور نہ ہونے پائے۔

۵ صفر الخیر/ ۱۴۳۸ھ 24/11/2016

قرض کی ادائیگی

جس مسلمان کے ذمہ کسی کا قرضہ ہو وہ فوراً اداء کردے..... جس کے ذمہ کسی کا مال ہو وہ اسے بلا تاخیر لوٹادے..... اس میں جو جتنی تاخیر کرتا ہے وہ اسی قدر اپنا نقصان کرتا ہے..... اپنی جان پر ظلم کرتا ہے..... اپنے رزق اور مال کو بے برکت کرتا ہے..... اور اپنی موت اور روح کو خطرے میں ڈالتا ہے..... اور جس کے پاس واقعی واپس کرنے کی استطاعت نہ ہو وہ قرضے کی پوری مقدار اور تفصیل لکھ کر کسی کے پاس چھوڑ دے تاکہ اس کے مرنے کے بعد ''مسئلہ'' پیدا نہ ہو..... اسی طرح جس کے گھر اور جیب میں کوئی اجتماعی مال، امانت وغیرہ ہو تو وہ بھی پرچی لکھ کر ساتھ رکھا کرے یا مال کے ساتھ رکھ دیا کرے..... یاد رکھیں! یہ بہت ضروری ہے اس میں کوتاہی اپنی جان پر ظلم ہے۔

۲۳ صفر الخیر/ ۱۴۳۸ھ 15/12/2016

مکتوب ۸۷

"استخارہ" کی ترغیب

اللہ تعالیٰ نے "استخارہ" میں "خیر" رکھی ہے..... خوشی، اطمینان اور راحت..... جبکہ قسمت معلوم کرنے کے طریقے "شیطانی" ہیں..... ان میں غم، پریشانی اور طرح طرح کے "وہم" ہیں..... اے مسلمانو! استخارہ اختیار کرو..... اور شیطانی طریقوں سے دور رہو..... آج کا دن کیسا ہوگا؟ یہ ہفتہ کیسا ہوگا؟ کس کا کون سا ستارہ ہے؟ کس کا کون ساعدد ہے؟ یہ سب فضول چیزیں ہیں اور یہ انسان کو بدعت، شرک، وہم اور تباہی کی طرف لے جاتی ہیں..... اور برے لوگوں کے ہاتھوں پھنساتی ہیں..... مگر افسوس کہ آج مسلمان بھی ان چیزوں میں پڑ گئے ہیں..... کاش! مسلمان اپنے مقام کو سمجھیں اور اپنے کام کو پہچانیں تو..... ہوا، پانی، لوہا، آگ، ستارے، پتھر، نگینے یہ سب مسلمانوں کے غلام اور نوکر بن جائیں..... بھائیو! اور بہنو! اطمینان والی "توحید" کی زندگی اختیار کرو..... ماضی کے وہ بڑے بڑے بت جن کے گرد شیطان ناچتے تھے اور ان بتوں سے آوازیں آتی تھیں..... حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ہمارے بزرگوں نے توڑ کر پھینک دیئے..... مگر آج بزرگ اسی کو سمجھا جاتا ہے جو استخارے نکالے، جادو توڑنے کے نام پر بال اور کیلیں برآمد کرے اور مستقبل کے دعوے کرے..... حالانکہ خود ان کی اپنی زندگیوں کو دیکھیں تو وہ ہر پریشانی، محتاجی، حرص اور گھریلو نااتفاقی کا شکار ہوتے ہیں..... بھائیو! بزرگ اور اللہ والا وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے جوڑے..... نہ کہ وہ جو اللہ تعالیٰ سے توڑے۔

۸ ربیع الاول/۱۴۳۸ھ 25/12/2016

مکتوب ۸۸

قسمت اپنی اپنی

اللہ تعالیٰ کے ''بندوں'' کو ''کافروں سے ڈرانا'' یہ شیطان کا کام ہے..... جبکہ اللہ تعالیٰ کے ''بندوں'' کو ''اسلام دشمن کافروں'' سے لڑنے پر ابھارنا یہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا کام ہے..... یہ دونوں نکتے قرآن مجید نے بیان فرما دیئے ہیں..... اب اپنی اپنی قسمت کہ کون حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے طریقے پر چلتا ہے..... اور کون شیطان کے کام کو اپناتا ہے۔

۱۵ ربیع الاول/ ۱۴۳۸ھ 26/01/2017

مکتوب ۸۹

عزت کی روٹی

اللہ تعالیٰ جس ''بندے'' اور ''بندی'' سے راضی ہو..... اس کے لئے ہر حال میں ''خیر'' ہی ''خیر'' ہے..... وہ صحت مند ہو یا بیمار..... مالدار ہو یا مقروض..... تخت پر ہو یا تختے پر..... آزاد ہو یا قید..... محفوظ ہو یا زخمی..... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت مریم علیہا السلام، حضرت آسیہ علیہا السلام..... قرآنی مناظر میں غور فرمائیں..... ہمارے مسلمان امریکہ جا کر کیا کرتے ہیں؟..... وہاں جا کر کوئی مرتد ہو جاتا ہے اور کوئی فاسق..... کوئی عیاش بن جاتا ہے، کوئی غافل..... کوئی عقیدہ بھول جاتا ہے، کوئی نظریہ..... کوئی ایمان کھو دیتا ہے اور کوئی غیرت..... ہاں کچھ لوگ بچ بھی جاتے ہیں مگر وہ بہت تھوڑے ہیں..... پھر وہاں کا ویزہ بند ہونے پر کیا دکھ اور کیا افسوس؟..... امریکی مال میں ایک تاثیر تو پکی ہے کہ وہ آدمی کو بخیل اور خود غرض بنا دیتا ہے..... الحمدللہ خود وہاں مقامی امریکیوں میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے..... خصوصاً افغان جہاد کے بعد..... اس کی برکت سے لاکھوں امریکی مسلمان ہوئے..... احساسِ کمتری سے آزاد پکے مسلمان..... مسلمانوں کو زیب نہیں دیتا کہ وہ کافروں کی نوکری چاکری کریں..... ایمان اور عزت کی سوکھی روٹی..... بے عزتی کے برگروں اور پیزوں سے بہت افضل ہے، بہت بہتر ہے۔

۲۵ ربیع الاول/ ۱۴۳۸ھ 02/02/2017

مکتوب ۹۰

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اللہ تعالیٰ ہمیں ''کلمہ طیبہ'' ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نصیب فرمائے..... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ..... دل کے یقین کے ساتھ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''..... یقین بڑھانے کا مؤثر ترین نسخہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''..... مکمل اخلاص کے ساتھ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''..... اخلاص پیدا کرنے کا سب سے بہترین نسخہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''..... بہت کثرت کے ساتھ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''..... کثرت کی توفیق پانے کا بہترین وظیفہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''..... دل کی پاکی کے ساتھ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''..... دل کی پاکی حاصل کرنے کا شاندار ذریعہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''..... شرح صدر کے ساتھ دل کھول کر ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''..... دل کے تالے کھولنے والی چابی ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''..... اُونچی پرواز کے ساتھ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''..... اُونچی پرواز کرانے والی چیز ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''..... جنت کی خوشبو سونگھتے ہوئے ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''..... جنت کو کھولنے والا کلمہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''..... باطن کی طہارت کے ساتھ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''..... باطن کا تزکیہ کرنے والا کلام ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''..... مکمل وجد کے ساتھ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''..... غموں اور شکایتوں کو بھلا کر ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''..... غم اور شکایات بھلانے کا بہترین طریقہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''..... مخلوق کے خوف سے بے نیاز ہو کر ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''..... مخلوق کے خوف سے نجات دلانے والا نسخہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''..... دل سے لوگوں کی محتاجی نکال کر ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا

اللہ“..... دل کو لوگوں کی محتاجی سے غنی کرنے والا کلمہ ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ“ ..... صبح شام ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ“..... رات دن ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ“..... جیتے مرتے ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔“

۲۷ ربیع الثانی / ۱۴۳۸ھ 23/02/2017

مکتوب ۹۱

نامۂ اعمال کو بھاری بنانے اور رزق کی تنگی کو دور کرنے والا نسخہ

اللہ تعالیٰ کا عظیم انعام..... فجر کی نماز باجماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ..... اور خواتین کے لئے فجر کی نماز اول وقت..... جن خواتین وحضرات کو یہ نعمت نصیب ہے وہ خوشی سے جھوم کر کہیں..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ..... اور جن مسلمانوں کو نصیب نہیں وہ درد وغم سے تڑپ کر کہیں اور سارا دن کہتے رہیں..... اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ..... فجر کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کا وقت بے حد قیمتی ہے..... جو فجر ادا کر کے اپنی جگہ بیٹھا رہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر، تلاوت اور دعاء میں ڈوبا رہے اور طلوعِ آفتاب کے بیس منٹ بعد اٹھ کر دو یا چار رکعت ادا کر لے..... بلاشبہ وہ ایک حج اور عمرے کا اجر پالیتا ہے..... کتنی عظیم نعمت ہے..... مسلمان اگر اسی کو اختیار کر لیں تو ان کے نامۂ اعمال میں کتنے حج اور عمروں کا اجر لکھا جائے..... اور جو اس عمل کی اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے پابندی کرے تو رزق کی تنگی کبھی اس کے قریب بھی نہ گزرے..... ہاں! رزق کی تنگی سے بچنے کے لئے دو کام اور بھی کرنے ہیں..... ایک قناعت اختیار کرنا..... اور دوسرا اپنے خرچے اعتدال، میانہ روی اور ترتیب سے کرنا..... اس لئے روزانہ اللہ تعالیٰ سے ”قناعت“ مانگا کریں:

اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِیْ بِخَیْرٍ [1]

۴ جمادی الاولیٰ/۱۴۳۸ھ 26/04/2017

[1] [مستدرک حاکم۔حدیث رقم:۱۸۷۸ ، ط:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

مکتوب ۹۲

سورۃ فاتحہ کا مختصر خلاصہ

اللہ تعالیٰ کا ''غضب'' بہت سخت ہے..... سورۃ فاتحہ کی تاثیر یہ ہے کہ..... یہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتی ہے..... صدقہ بھی اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے..... جب کوئی ایسا کام ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کے غضب کو لانے والا ہو تو سورۃ فاتحہ پڑھیں، استغفار کریں، صدقہ دیں..... اگر دل گمراہ ہو رہا ہو تو ستر بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر دعاء کریں..... کچھ سیکھنا ہو تو سات بار یا تین بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر دعاء کریں آسانی سے سیکھ جائیں گے..... وہ احادیث جو سورۃ فاتحہ کی فضیلت میں آئی ہیں ان کا ایک بار ضرور مطالعہ کریں..... سورۃ فاتحہ جب بھی پڑھیں ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں..... سمجھ سمجھ کر پڑھیں..... ایک بزرگ کہیں ہجرت کر کے گئے..... وہاں نہ پیسہ تھا نہ واقفیت کہ علاج کرا سکیں..... وہ سورۃ فاتحہ کے ذریعہ اپنا علاج کرتے رہے اور کبھی ڈاکٹر یا حکیم کے محتاج نہیں رہے..... دنیا کے وہ ارب پتی کتنے محروم ہیں جن کے پاس سورۃ فاتحہ نہیں..... سورۃ فاتحہ کی نعمت پر مسلمان اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں..... اور اس نعمت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں..... میں نے سورۃ فاتحہ کے مضامین پر غور کر کے اس کے کئی عجیب خلاصے نکالے ہیں..... ایک مختصر ترین ملاحظہ فرمائیں:

(۱) میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی

(۲) میری نظر دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت پر

(۳) میرے دل میں قیامت کا یقین ہے

(۴) میں اللہ تعالیٰ ہی کا عابد، میں اللہ تعالیٰ ہی کا فقیر

۵ یااللہ! مجھے اپنا بنالے

۶ اپنے پیاروں میں بٹھادے

۷ اپنے غضب اور اپنے بھلانے سے بچالے، آمین

۲۵ جمادی الاولیٰ/ ۱۴۳۸ھ 02/06/2017

مکتوب ۹۳

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے فوائد وخواص

اللہ تعالیٰ کی محبت میں ڈوب کر کہیں ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ''.....گناہ سے بچانے والا صرف اللہ ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ''.....نیکیوں پر لگانے والا صرف اللہ ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ''.....جب شیطان کا حملہ ہو تو پڑھیں ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ''.....وہ بھاگ جائے گا.....کسی پر شریر جن سوار ہو جائے اس کے سامنے پڑھیں ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ''.....وہ ٹھیک ہو جائے گا.....نفس کا حملہ ہو تو پڑھیں ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ''.....عبادت میں سستی آرہی ہو تو پڑھیں ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ''.....کوئی ستا رہا ہو، ڈرا رہا ہو، دبا رہا ہو تو پڑھیں ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ''.....کوئی فکر خون چوس رہی ہو تو پڑھیں ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔''

۲۸ رجب المرجب/ ۱۴۳۸ھ 09/08/2017

مکتوب ۹۴

”جہنم“ سے حفاظت کا اہم ذریعہ

اللہ تعالیٰ ہمیں ”جہنم“ سے بچائے..... جہنم کا مطلب عذاب، آگ اور ناکامی..... ”اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ“..... جہنم برحق ہے..... وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے جو کہ پیدا ہو چکی ہے..... وہ بھڑک رہی ہے، سانس لے رہی ہے..... اس کے اندر طرح طرح کے ہیبت ناک عذاب ہیں..... اور دلوں کو بھون ڈالنے والی آگ..... ”اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ“ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ذمہ داریوں میں یہ شامل ہے کہ وہ..... انسانوں کو جہنم سے ڈرائیں اور جہنم سے بچنے کی فکر ان میں جگائیں اور جہنم سے بچنے کے طریقے تلقین فرمائیں..... آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اُمت کو جہنم سے بچانے کی دن رات فکر فرمائی اور جہنم کے بارے میں بہت تفصیلات ارشاد فرمائیں..... ان تفصیلات کو پڑھ کر غفلت دور ہوتی ہے اور وہ فکر ابھرتی ہے..... جو فکر ”جہنم“ سے بچنے کے لئے ضروری ہے..... ”اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ“..... حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جہنم سے بچو اگر چہ ایک کھجور کا ٹکڑا دے کر بچ سکو..... اخلاص اور قربانی کے ساتھ کیا جانے والا صدقہ اور نیکی کا خرچہ..... جہنم سے بچانے کا اہم ذریعہ ہے۔

۶ رمضان المبارک/ ۱۴۳۸ھ 16/08/2017

مکتوب ۹۵

کامیاب کون؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں..... ”پس جو آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ یقیناً کامیاب ہے“..... کامیابی مال، عہدے، مکان، گاڑی اور شہرت میں نہیں..... جہنم سے بچنے اور جنت پانے میں ہے..... بس یہی فکر اور سوچ ہمارے اندر پختہ ہو جائے تو ہم..... طرح طرح کے فتنوں اور بڑے خسارے سے بچ جائیں..... کتنے لوگ مال، عہدے اور منصب کے لئے سازشیں، شرارتیں، ناجائز معاہدے، قتل و غارت اور فتنے اٹھاتے ہیں..... مگر تقدیر ان پر ہنس رہی ہوتی ہے..... اور موت ان کے سر پر کھڑی ہوتی ہے..... وہ سالہا سال کی منصوبہ بندی میں لگے ہوتے ہیں..... بہت سا گناہ اپنے سر اٹھاتے ہیں تب اچانک موت آجاتی ہے..... بھائیو اور بہنو! غور کرو کہ آج کل ہم کس فکر میں ہیں؟ کس مشغولیت میں ہیں؟ کن جھگڑوں میں ہیں؟ کن شرارتوں میں ہیں؟ اور کن سوچوں میں ہیں؟ اگر معلوم ہو کہ کسی غلط فکر، سوچ یا مشغولیت میں زندگی ضائع کر رہے ہیں تو فوراً توبہ کریں..... اور آخرت کی اصل فکر کو اپنائیں..... وقت ختم ہو رہا ہے اور حساب قریب آرہا ہے۔

۱۶ ذوالقعدہ/ ۱۴۳۸ھ 17/08/2017

مکتوب ۹۶

مضبوط تعلق

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا..... وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا..... وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا..... یہ مبارک کلمات جو پڑھتا ہے، اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں..... اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کے تالے بھی کھول دے..... ہم مسلمانوں میں کام کے لوگ بہت کم پیدا ہو رہے ہیں..... اکثریت دین سے دور ہے..... جو دین پر ہیں ان میں سے اکثریت دین کے لئے قربانی دینے کو تیار نہیں..... اور جو قربانی والے ہیں، وہ جلدی بگڑ جاتے ہیں..... کوئی دنیادار بن جاتا ہے تو کوئی عیاش..... کوئی فیشن میں جا گرتا ہے تو کوئی تن آسانی میں..... نہ پہلے جیسا جذبہ رہتا ہے نہ جوش..... نہ پہلے جیسی سادگی رہتی ہے نہ غیرت..... نہ پہلے جیسی مضبوطی رہتی ہے نہ ہمت..... وجہ صرف ایک ہے کہ..... اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق کی کمی ہے..... نہ اللہ تعالیٰ کو جانا نہ اللہ تعالیٰ کو پہچانا..... نہ اللہ تعالیٰ سے یاری بنائی اور نہ اللہ تعالیٰ کی یاری پائی..... اللہ تعالیٰ سے تعلق اور یاری ہو تو مؤمن کا ایمان ہر دن بڑھتا ہے..... مؤمن کا جذبہ ہر آئے دن طاقتور ہوتا ہے..... اور اس کی دینی محنت میں عمر کے ساتھ اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے..... بھائیو اور بہنو!..... اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط بنانے کے لئے قرآن مجید کو تھام لو..... پڑھو اور سمجھو..... نمازیں درست کرو..... ذکر اللہ کثرت سے کرو..... دنیاداروں کی صحبت سے بچو..... اللہ تعالیٰ سے مانگنے والے بنو..... اور ہمیشہ اپنا جائزہ لیتے رہو..... یہ ہم سب کے لئے ضروری ہے..... بہت ضروری۔

19/08/2017 ۲۶ ذوالقعدہ/۱۴۳۸ھ

مکتوب ۹۷

”جہادِ برما“

اللہ تعالیٰ سے اس کی قدرت کے وسیلے سے مغفرت، رحمت، عافیت، نصرت اور حسنِ خاتمہ کا سوال ہے..... ”برما“ کے مسلمانوں کی قربانی، ہجرت اور مظلومیت نے اُمتِ مسلمہ میں بیداری کی نئی لہر دوڑا دی ہے..... برمی ”بدھ مت“ حکومت کے بزدلانہ بہیمانہ مظالم نے جہاد کے ایک نئے ”محاذ“ کو کھڑا کر دیا ہے..... دنیا بھر سے مسلمان نوجوانوں کے پیغامات آرہے ہیں کہ وہ برما کے محاذ پر جانے کے لئے بے چین ہیں..... کلمہ طیبہ ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ“ کا رشتہ ہر طرف پنپتا اور مہکتا نظر آرہا ہے..... اُمتِ مسلمہ کے فدائی جانیں ہتھیلی پر رکھے اللہ تعالیٰ سے راستہ اور توفیق مانگ رہے ہیں..... جبکہ اُمت کی مائیں اور بیٹیاں اپنے زیورات ہاتھوں میں اٹھائے اپنی برمی مسلمان بہنوں کے تعاون کے لئے تڑپ رہی ہیں..... اسلامی اخوت، محبت اور غیرت کا دریا ہر طرف جوش مار رہا ہے..... ”بدھا“ کے پجاری بری طرح بے نقاب ہو رہے ہیں..... وہ جو ”بدھا“ کے بے جان مجسمے بچانے کے لئے انسانیت کے واسطے دیتے تھے..... آج ان کے منہ اور دانتوں سے انسانوں کا ٹپکتا خون ساری دنیا دیکھ رہی ہے..... یاد رکھنا! اے ناپاک قاتلو! بدفطرت گنجو! ناپاک نارنگیو! یہ مسلمانوں کا خون ہے..... تم سے اس کے ہر قطرے کا حساب لیا جائے گا، ان شاء اللہ۔

۲۳ ذوالحجہ/ ۱۴۳۸ھ 07/09/2017

مکتوب ۹۸

''سیّد الاستغفار'' بڑے مسئلے کا حل

اللہ تعالیٰ کا ہر وعدہ ''سچا'' ہے..... حضرت محمد ﷺ کا ہر وعدہ ''سچا'' ہے..... حضرت آقا مدنی ﷺ جو کچھ اپنی اُمت سے فرماتے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی ''وحی'' اور ''حکم'' سے ہوتا ہے..... ''سیّد الاستغفار'' ایک دعاء ہے..... اس ''دعاء'' کے بارے میں حضرت آقا مدنی ﷺ نے وعدہ فرمایا ہے کہ جو مسلمان اسے یقین کے ساتھ دن کو پڑھ لے..... وہ اگر اسی دن رات آنے سے پہلے وفات پا گیا تو وہ اہلِ جنت میں سے ہے..... اور جو اسے رات کو یقین کے ساتھ پڑھ لے وہ اگر اسی رات وفات پا گیا تو اہلِ جنت میں سے ہے..... سبحان اللہ! کتنی عظیم دعاء ہے اور کتنا بڑا وعدہ..... اور کتنا عظیم الشان فائدہ..... حدیث بالکل صحیح ہے، بخاری شریف میں آئی ہے..... وعدہ بالکل پکا ہے اور ہمارے سب سے بڑے مسئلے کا حل ہے کہ..... خاتمہ ایمان پر ہو..... اس حدیث شریف کو پڑھنے کے بعد تو ہمیشہ انتظار رہتا ہے کہ کب دن شروع ہو تو یہ دعاء پڑھ لیں..... کب رات شروع ہو تو یہ دعاء پڑھ لیں..... اور جب پڑھ لی جائے تو دل اطمینان سے بھر جاتا ہے کہ موت آ گئی تو ایمان والی ہوگی، ان شاء اللہ اس استغفار کو اپنا پکا معمول بنائیں اور دوسرے مسلمانوں تک بھی پہنچائیں.....

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَ أَنَا عَبْدُكَ وَ أَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ أَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَإِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ [1]

۵ صفر الخیر/۱۴۳۹ھ 26/10/2017

[1] [صحیح بخاری۔ حدیث رقم: ۶۳۰۶ ، ناشر: دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

مکتوب ۹۹

''موت کی یاد'' کے فوائد وثمرات

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ''ملاقات'' کا شوق نصیب فرمائے..... آج ایک اہم نکتہ سمجھیں..... ''موت سے محبت'' اور ''موت کی یاد'' بہت سی بیماریوں کا علاج ہے..... جسمانی، روحانی، نفسیاتی اور باطنی بیماریوں کا علاج..... موت سے انس ہو اور موت کی یاد نصیب ہو تو بڑی بڑی جسمانی بیماریاں ٹھیک ہو جاتی ہیں..... آپ جہاد کے اگلے مورچوں پر جائیں آپ کو کوئی بیمار نہیں ملے گا..... روحانی بیماریاں بخل اور بزدلی سے پیدا ہوتی ہیں..... حُبّ جاہ اور حُبّ مال سے پیدا ہوتی ہیں..... موت کی یاد اس کا بھی علاج ہے..... موت کی یاد ہمارے ''احساسات'' کا علاج ہے..... مالدار کو غفلت اور تکبر کے احساس سے اور غریب کو ناشکری اور محتاجی کے احساس سے بچانے والی چیز موت کی یاد ہے..... خلاصہ یہ کہ..... موت سے محبت ہو اور موت کی یاد ہو تو زندگی بھی آسان اور آخرت بھی آسان..... موت کا خوف اور ہر وقت موت سے بچنے کی فکر انسان کی زندگی کو کمزور بنا دیتی ہے..... بھائیو اور بہنو! ہم نے ضرور مرنا ہے..... ضرور اللہ تعالیٰ سے ملنا ہے..... پھر کیوں نہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق پیدا کریں؟

۱۱ ربیع الاوّل/ ۱۴۳۹ھ 23/11/2017

مکتوب ۱۰۰

"محبت رسول ﷺ"

اللہ تعالیٰ ہمیں "محبت" نصیب فرمائے..... اللہ تعالیٰ سے "محبت"..... رسول کریم ﷺ سے "محبت"..... جہاد فی سبیل اللہ سے "محبت"..... اور ان تمام افراد سے "محبت"، جن سے "محبت" رکھنے کا حکم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے..... حضرت محمد ﷺ سے "محبت"..... پھر اس "محبت" کی تجدید..... اس "محبت" میں اضافہ..... اس "محبت" میں ترقی اور اس "محبت" کی دعوت..... یہ "محبت" فرض ہے، واجب ہے، لازم ہے..... معمولی محبت نہیں..... بلکہ اپنی جان، اپنے والدین، اپنی اولاد، اپنے مال اور ساری مخلوق سے بڑھ کر ہمیں رسول اللہ ﷺ سے "محبت" ہو..... یہ "محبت" اگر ہمیں حاصل ہوگئی تو ہم ہر نعمت کو پالیں گے..... اور اگر ہم اس محبت سے محروم رہے تو خسارہ ہی خسارہ ہے..... آج ہی ان قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کو پڑھیں..... جن میں نبی کریم ﷺ سے "محبت" کا حکم ہے..... اس "محبت" کے فضائل پڑھیں..... اس "محبت" کے تقاضے معلوم کریں اور پھر خود کو اس "محبت" میں سچا ثابت کریں..... کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک رسول کریم ﷺ سے اپنی جان، والدین اور اولاد اور تمام مخلوق سے زیادہ محبت نہ رکھے..... (مفہوم بخاری، مسلم)..... یاد رکھیں! "محبت" ہی ترقی کا راستہ ہے..... محبت کے ذریعہ ہر سفر تیزی سے طے ہو جاتا ہے..... صرف زبانی نہیں..... سچی اور قلبی محبت۔

۳۰ ربیع الثانی / ۱۴۳۹ھ 30/11/2017

مکتوب ۱۰۱

آزمائش کے وقت

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم فرمایا کہ..... صبر کرنے والوں کو خوش خبری سنا دیجئے..... وہ ایمان والے جن کو اللہ تعالیٰ آزماتے ہیں..... مال کے نقصان، جان کے نقصان، پیداوار کے نقصان کے ذریعہ..... کبھی خوف اور بیماری دے کر اور کبھی بھوک کے ذریعہ..... یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا ایک انداز ہوتا ہے..... وہ دیکھتا ہے کہ آزمائش کی گھڑی میں اس کا بندہ اس سے راضی رہتا ہے یا نہیں؟..... اسی سے مانگتا ہے یا کسی اور سے؟..... ثابت قدم رہتا ہے یا ڈگمگا جاتا ہے؟..... پس جو آزمائش کے وقت اللہ تعالیٰ سے راضی رہتے ہیں..... اور اسی کی طرف متوجہ رہتے ہیں..... ان پر وہ اپنی خاص رحمتوں، اور نوازشات کے بڑے بڑے دروازے کھول دیتا ہے..... ایسے خوش نصیب افراد کے لیے بشارت ہی بشارت ہے، رحمت ہی رحمت ہے، ہدایت ہی ہدایت ہے..... اور ان کا اجر اور بدلہ بے شمار ہے..... پس وہ مصیبت کے وقت دل سے کہا کریں..... اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۹ جمادی الثانیہ/ ۱۴۳۹ھ 08/02/2018

مکتوب ۱۰۲

مُلکِ شام

اللہ تعالیٰ نے ملک "شام" کو بہت سے فضائل اور خصوصیات عطاء فرمائی ہیں..... اسلام کے دشمن جانتے ہیں کہ حضورِ اقدس ﷺ کے فرامین مبارکہ بلاشبہ سچے ہیں..... اور ان فرامین کے مطابق..... اسلام کے عظیم عروج کی بنیاد..... ملکِ شام سے پڑے گی..... یہیں وہ لشکر منظم ہوگا جس کا مقابلہ نہ کوئی طاغوت کر سکے گا، نہ دجال..... چنانچہ دشمنانِ اسلام صدیوں سے اسی کوشش میں ہیں کہ شام کو تقسیم کریں..... شام کو مفلوج کریں..... شام میں مسلمانوں کی قوت نہ بننے دیں..... اور شام کو ہمیشہ زخمی رکھیں..... مگر اب وقت قریب آ رہا ہے تو شام بھی کروٹ لے رہا ہے..... خونِ شہداء سے مہک رہا ہے..... اور سیف اللّٰہی نسبت کی طرف بڑھ رہا ہے..... اس صورت حال سے "عالم کفر" پریشان ہے..... اور دنیا کی تمام باطل قومیں اور قوتیں ملک شام پر ٹوٹ پڑی ہیں..... یہود بھی، مجوس بھی..... کیمونسٹ بھی، نصرانی بھی..... مشرک بھی اور منافق بھی..... ابھی "غوطہ" کے معصوم بچوں کو بمباری کا لقمہ بنایا جا رہا ہے..... اور نفاق کے آخری ستون "بشار الاسد" کو مضبوط کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے..... اہلِ اسلام "غوطہ" اور شام کا درد محسوس کریں..... اپنی دعاؤں اور وفاؤں کا رخ ادھر موڑیں..... دوسروں کو طعنے نہ دیں کہ فلاں کیوں نہیں بول رہا..... فلاں کیوں نہیں لکھ رہا..... فلاں کیوں نہیں رو رہا..... خود اپنے دل کو جگائیں، اپنی آنکھوں کو برسائیں..... اپنے جذبوں کو مہمیز دیں..... اپنی بے عملی اور بدعملی سے نجات پائیں..... یا اللہ! اہلِ شام کی نصرت فرما..... ہمیں بھی اپنے فضل سے ان کا انصار بنا۔

۱۲ جمادی الثانیہ/ ۱۴۳۹ھ 26/02/2018

مکتوب ۱۰۳

اللہ تعالیٰ کی رضاء کی خاطر مضبوطی اور برداشت

اللہ تعالیٰ کی ''رضاء'' کے لئے کون اپنا جسم مضبوط بنائے گا؟..... اللہ تعالیٰ کا ''محبوب مؤمن'' بننے کے لئے کون ورزش کا اہتمام کرے گا؟..... بیلٹ، میڈل اور انعامات کے لئے لوگ کتنی محنت کرتے ہیں؟..... دکھاوے، شہرت اور مال کے لئے لوگ کتنا سنورتے ہیں؟..... کلبوں میں کئی کئی گھنٹے، بیوٹی پارلروں میں طویل لمحے..... کیا ملتا ہے؟..... مگر جو مؤمن اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے خود کو مضبوط بنانے کی محنت کرے..... وہ ''محبت'' کی اونچی منزل اور عشق کے مہنگے مقام تک جا پہنچتا ہے..... اُمتِ مسلمہ کے مقبول محدثین اور فقہاء راتوں کو اٹھ کر..... اپنے جسم کو مضبوط بنانے کی محنت کرتے..... اور اس عمل میں وہ لذت، سکون اور چین پاتے..... آگے بہت اُونچی اور بہت سخت منزلیں ہیں..... اپنے بستر کو زیادہ نرم نہ بنائیں..... اپنے ماحول کو زیادہ آرام دہ نہ بنائیں..... اور خود کو زیادہ نازک مزاج نہ بنائیں..... یہ دین فرائض والا دین ہے..... مرتے دم تک فریضے ادا کرنے ہیں..... تو اپنے جسم کو مشقت کا اور درد سہنے کا عادی بنائیں..... خود کو کسی کام سے اُونچا نہ سمجھیں اور نہ اونچا بننے دیں..... مثلاً کسی عوامی بیت الخلاء میں جائیں اور وہاں گندگی نظر آئے تو آپ کا ایمان آپ کو فوراً ''اِمَاطَةُ الْاَذٰی'' پر لگا دے..... اذیت دینے والی چیز کو ہٹا دینا، صاف کر دینا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

۹ شعبان المعظم/ ۱۴۳۹ھ 01/03/2018

مکتوب ۱۰۴

خوش نصیب

اللہ تعالیٰ ''نور'' نصیب فرمائے..... اللہ تعالیٰ ''رنگ'' عطاء فرمائے..... اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ..... صِبْغَةَ اللّٰہِ..... اللہ تعالیٰ ''شرح صدر'' نصیب فرمائے..... اعتبار والا ''ایمان'' اور ہمیشہ کام آنے والے ''اعمال'' نصیب فرمائے..... ہم کمزور، بے نور، بے رنگ، تنگ دل اور متزلزل ایمان والے، کچے اعمال والے اللہ تعالیٰ ہی سے فریاد کرتے ہیں..... اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے..... خوش نصیب ہیں دینِ اسلام کے فدائی مجاہد..... خوش نصیب ہیں محاذوں پر ڈٹے دیوانے..... نہ خوف، نہ غم..... خوش نصیب ہیں علماء ربانیین..... پورے دین کو سمجھنے والے، پورے دین کو ماننے والے..... خوش نصیب ہیں دل کی گہرائی سے ذکر اللہ کرنے والے..... خالص اللہ تعالیٰ کے لئے تلاوت کرنے والے..... مساجد بنانے اور آباد کرنے والے..... خوش نصیب ہیں امت کا درد رکھنے والے..... اُمت کے لئے رونے والے..... خوش نصیب ہیں فتنوں کا مقابلہ کرنے والے..... دن رات آخرت کی فکر کرنے والے..... خوش نصیب ہیں اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے دشمنی رکھنے والے..... اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے یاری نبھانے والے..... خوش نصیب ہیں اپنے مال کو جہاد پر لگانے والے..... دین پر کھپانے والے..... خوش نصیب ہیں قرآن مجید کی ہر طرح سے قدر اور خدمت کرنے والے..... خوش نصیب ہیں مدینہ والے کے عاشق..... مدینہ کے عاشق، مکہ کے عاشق، کعبہ کے عاشق۔

۱۶ شعبان المعظم/ ۱۴۳۹ھ 26/04/2018

مکتوب ۱۰۵

مدارس کی حفاظت

اللہ تعالیٰ کسی کو تھوڑی عمر دیتے ہیں اور کسی کو زیادہ..... مگر انسان کی کامیابی کا مدار چھوٹی یا بڑی عمر پر نہیں ہے..... بس جس کا خاتمہ ''ایمان'' پر ہوگیا وہ کامیاب ہے..... جو جہنم سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہی کامیاب ہے..... دنیا میں کسی کی ظاہری ترقی دیکھ کر احساسِ کمتری میں مبتلاء نہیں ہونا چاہیے..... کیونکہ اصل نعمت ''ایمان'' ہے اور اصل فکر ''اچھے خاتمے'' کی ہے..... ہمیں چاہیے کہ ہم ''حسنِ خاتمہ'' کی دعاء کو اپنا ''ورد'' بنالیں..... کیونکہ فتنوں کے سیلاب کا بند ٹوٹ چکا ہے..... وہ لوگ جو کل تک جہاد کے حامی تھے، آج جہاد کو مٹانے کے لئے بڑی بڑی کانفرنسیں کر رہے ہیں..... اور اپنے انجام سے بے فکر ہو کر دنیا داری میں پھنستے جا رہے ہیں..... یہ سب کچھ کرنے سے نہ ان کی عمر بڑھے گی اور نہ درجہ..... حضرت مفتی رشید احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے ایک رسالہ تحریر فرمایا تھا..... یہ رسالہ ''اَحْسَنُ الْفَتَاوٰی'' کی پہلی جلد میں موجود ہے..... حضرت نے فرمایا کہ اسکولوں، کالجوں میں دینی تعلیم جاری کرنے کی ضرورت ہے..... مگر دینی مدارس میں انگریزی علوم داخل نہیں کرنے چاہئیں..... جو بھی یہ ظلم کرے گا اس کے اپنے نظریات تبدیل ہو جائیں گے..... اور پھر ان مدارس میں انگریزی تعلیم، دینی تعلیم پر غالب آجائے گی..... اور دین کے مراکز دنیا کے اڈے بن جائیں گے..... تب اس کا شدید وبال ان لوگوں پر ہوگا جنہوں نے یہ ظلم کیا ہوگا۔

۱۸ شعبان المعظم/ ۱۴۳۹ھ 03/05/2018

مکتوب ۱۰۶

"مسکراہٹ"

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت "مسکراہٹ" ہے..... مسکرانا حضرت آقا مدنی ﷺ کی "مبارک" سنت ہے..... چلئے مسکرائیے! ناشکری والے شیطان کو بھگائیے..... میں ایک بار ایک شہید کے والد محترم سے چکوال میں ملنے گیا..... وہ کینسر کے مرض میں مبتلاء تھے..... ایک بستر تک محدود تھے..... بیٹھ تک نہیں سکتے تھے..... مگر ملاقات کے وقت وہ ایسا گہرا مسکرائے کہ ان کی مسکراہٹ میرے دل میں ٹھنڈک کی طرح اتر گئی..... پھر میں نے حال پوچھا تو پہلے سے زیادہ دلکش اور حقیقی مسکراہٹ کے ساتھ فرمایا الحمدللہ خیریت ہے..... پھر اسی مسکراہٹ کے ساتھ اپنے بیٹے کی تعزیت اور مبارکباد قبول کی..... ان کی شکرگزاری کا وہ منظر آج تک آنکھوں میں ہے..... جبکہ ہم اکثر مسکراہٹ سے محروم رہتے ہیں..... حالانکہ مسلمانوں سے مسکرا کر ملنا "صدقہ" ہے..... اور میاں بیوی کا ایک دوسرے کے لئے مسکرانا..... اور مسکرا کر استقبال کرنا مستقل نیکی ہے..... دراصل دل اگر پاک ہو، صاف ہو، شکرگزار ہو اور تنہائی میں آنسو بہا چکا ہو تو وہ مسکراتا ہے..... نیکی کے بعد خوشی سے مسکرانا کہ مالک نے کتنا فضل فرمایا..... دعوت دیتے ہوئے مسکرانا کہ سامنے والے کو محبت کا احساس ہو..... اور جب دل پر ناشکری کا حملہ ہو تو شیطان کا منہ چڑانے کے لئے مسکرانا..... یہ سب ہمیں اختیار کرنا چاہیے۔

۲۵ شعبان المعظم/ ۱۴۳۹ھ 10/05/2018

مکتوب ۱۰۷

خناس کا وسوسہ

اللہ تعالیٰ ''خناس'' کے شر سے ہم سب کی حفاظت فرمائے..... قرآن مجید کی آخری سورۃ میں ''خناس'' کا تذکرہ ہے..... اور اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ..... ایک مسلمان کے لئے ''خناس'' کا وسوسہ ساری مخلوق کے شر سے زیادہ خطرناک ہے..... یعنی ساری مخلوق مل کر آپ کو وہ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو ایک ''خناس'' آپ کو پہنچا سکتا ہے..... ساتھ فرمایا کہ ''خناس'' دو طرح کے ہیں..... ایک جناتی..... اور دوسرے انسانی..... یعنی بعض جنات بھی ''خناس'' ہوتے ہیں اور بعض انسان بھی ''خناس''..... ''خناس'' کو وسوسہ ڈالنے میں مہارت ہوتی ہے..... وہ منٹوں میں کسی کے دل میں ''وسوسہ'' بھر دیتا ہے..... اور شکر کو ناشکری سے..... محبت کو نفرت سے..... اور اطمینان کو بے چینی سے بدل دیتا ہے..... آپ کے دل میں جذبہ ہوگا کہ کام کریں، مگر ''خناس'' آیا، اس نے ایسا وسوسہ ڈالا کہ..... دل بدل گیا..... جذبہ ختم ہوگیا..... آپ کے دل میں کسی کے لئے محبت ہے ''خناس'' آیا اور ایسا وسوسہ ڈالا کہ..... دل نفرت سے بھر گیا..... آپ کچھ کرنے کے لئے بے تاب تھے ''خناس'' آیا اور اس نے ایک منٹ میں ''بے ہمت'' کر دیا..... آپ بہت کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے خرچ کرنا چاہتے تھے..... ''خناس'' آیا اور اس نے بخل اور کنجوسی کا ٹیکہ دل میں لگا دیا اب ایک روپیہ دینا بھی مشکل..... اللہ تعالیٰ جو رَبِّ النَّاس ہے، مَلِكِ النَّاس ہے، اِلٰهِ النَّاس ہے وہی ہمیں ''خناس'' کے وسوسے سے بچا سکتا ہے۔

۲۶ شعبان المعظم/ ۱۴۳۹ھ 12/05/2018

مکتوب ۱۰۸

مضبوط حفاظتی حصار

اللہ تعالیٰ نے ''معوذتین'' کی شکل میں..... اس امت کو حفاظت کا ناقابل تسخیر حصار عطاء فرمایا ہے..... افسوس کہ مسلمان ان دو عظیم الشان سورتوں کے فضائل سے غافل اور ناواقف ہیں..... حالانکہ سورۃ الفلق میں ہر جسمانی شر اور آفت سے حفاظت کا نظام موجود ہے..... اور یہ سورۃ رزق کی برکت اور کثرت کے لئے بھی اکسیر ہے..... جبکہ سورۃ الناس میں ہر قلبی، دینی، روحانی شر اور آفت سے حفاظت کا مکمل نظام موجود ہے..... ''سورۃ الفلق'' دنیاوی نقصانات سے بچانے کا ذریعہ ہے..... جبکہ ''سورۃ الناس'' دینی نقصانات سے حفاظت کا سامان کرتی ہے..... دنیا کا کوئی شر، کوئی اندھیرا، کوئی کالی سفلی، کوئی جادو، کوئی حسد، کوئی خناس، کوئی وسوسہ، کوئی شبہ اور کوئی آفت ان دو سورتوں کے سامنے نہیں ٹک سکتی..... آپ صرف بیس منٹ وقت نکال کر ان دو سورتوں کا ترجمہ یاد کرلیں..... ان کے الفاظ درست کرلیں..... اور پھر اپنے حالات اور اپنی سہولت کے مطابق ان کا ورد کریں..... کبھی زیادہ، کبھی کم..... مگر صبح و شام تین تین بار سے کبھی بھی کم نہ..... یہ دو سورتیں اللہ تعالیٰ کی عظیم کتاب کا اختتام ہیں..... کتاب اللہ کا اختتام کتنا اونچا ہوگا آپ اور ہم اندازہ نہیں لگا سکتے..... ہم بھی اگر اپنا اچھا اختتام چاہتے ہیں تو عاملوں کو چھوڑ کر کتاب اللہ کے اختتام سے اپنے امراض اور مسائل کا اختتام کریں۔

۲۷ شعبان المعظم/ ۱۴۳۹ھ 13/05/2018

مکتوب ۱۰۹

اہم اور قیمتی وظائف

اللہ تعالیٰ ہر غمگین مسلمان کو خوشیاں عطاء فرمائے..... خوشی کا وظیفہ ہے: ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ“..... اور سورۃ یٰس..... اللہ تعالیٰ ہر بیمار مسلمان کو شفاء عطاء فرمائے..... شفاء کا وظیفہ ہے: ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ“..... اور سورۃ فاتحہ..... اللہ تعالیٰ ہر غریب نادار مسلمان کو غنی بنائے، وافر رزق حلال عطاء فرمائے..... رزق کا وظیفہ ہے: ”یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا وَاجِدُ یَا جَوَّادُ اِنْفَحْنَا مِنْکَ بِنَفْحَةٍ خَیْرٍ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ“..... اور سورۃ واقعہ..... اللہ تعالیٰ گناہوں میں لتھڑے ہر مسلمان کو توبہ، مغفرت اور معافی عطاء فرمائے..... توبہ کا وظیفہ ہے ”سورۃ آل عمران کی آیت: ۱۳۵، ۱۳۶..... اور سورۃ النساء کی آیت: ۱۱۰..... پڑھ کر سات بار روزانہ استغفار“..... یہ بڑا شاندار پاکی اور ترقی والا عمل ہے..... اللہ تعالیٰ ہر مقروض مسلمان کا قرض اتار دے..... قرض سے خلاصی کا وظیفہ ہے: ”اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ“..... اور صلوٰۃ التسبیح روزانہ پڑھ کر دعاء..... اللہ تعالیٰ آفتوں، سختیوں اور مصیبتوں میں گھرے ہر مسلمان کو راحت و عافیت عطاء فرمائے..... اس کے لیے وظیفہ ہے: ”درود شریف کی کثرت، تعویذوں اور غیر مسنون وظیفوں سے پرہیز..... اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ“..... اللہ تعالیٰ بے ہمت مسلمانوں کو ہمت اور قوت عطاء فرمائے..... ہمت کا وظیفہ ہے: ”اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ“..... اور معوذتین کی کثرت۔

۵ رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ 21/5/2018

مکتوب ۱۱۰

مال کے بارے میں حکمت

اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں ''حکمت'' عطاء فرماتے ہیں..... اور جسے ''حکمت'' مل جائے اسے بڑی خیر مل جاتی ہے..... یہ بات سورۃ البقرہ میں ارشاد فرمائی گئی ہے..... حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ''رزاق'' سمجھو..... اس کی راہ میں دل کھول کر مال خرچ کرو..... شیطان کے ڈراوے میں نہ آؤ..... شیطان تمہیں ہر وقت فقر و فاقے اور اولاد کے مستقبل کے بارے میں ڈراتا رہتا ہے..... وہ کہتا ہے مال اسی طرح خرچ کرتے رہو گے تو فقیر ہو جاؤ گے..... تمہاری اولاد کیا کھائے گی؟..... معاشرے میں ان کی اور تمہاری کوئی عزت نہیں ہوگی..... کیونکہ عزت پیسے میں ہے..... پیسہ سنبھالو، بناؤ، بچاؤ، بڑھاؤ..... شیطان یہ آوازیں لگاتا رہتا ہے..... اور بعض اوقات تو انسان کے دل پر ایسا چھا جاتا ہے کہ..... انسان اپنے اور اپنی اولاد کے مستقبل کی فکر میں رونے لگتا ہے..... اللہ تعالیٰ سمجھاتے ہیں کہ شیطان کے اس دھوکے میں نہ آؤ..... عقل و حکمت سے کام لو..... اللہ تعالیٰ آج بھی ہے، کل بھی تھا اور آئندہ کل بھی ہوگا..... وہ اپنے راستے میں خرچ کرنے والوں کو کبھی ضائع اور رسوا نہیں کرتا اور نہ ان کی اولاد کو کسی کا محتاج کرتا ہے..... بس یہ راز جو سمجھ جائے وہ حکمت والا ہے۔

۱۱ رمضان المبارک/ ۱۴۳۹ھ 27/05/2018

مکتوب ۱۱۱

''جہاد فی سبیل اللہ'' کی عظمت و رفعت

اللہ تعالیٰ نے ''جہاد فی سبیل اللہ'' کے ساتھ دنیا اور آخرت کی ''عزت'' کو جوڑ دیا ہے..... حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک بار جہادی لشکر روانہ کرتے ہوئے ان سے خطاب فرمایا..... اس میں اور باتوں کے ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا:

''غور سے سنو! اللہ کی کتاب میں جہاد فی سبیل اللہ کا اتنا ثواب بتایا گیا ہے کہ اتنے ثواب کے لئے تو ہر مسلمان کے دل میں جہاد کے لئے وقف ہو جانے کی تمنا ہونی چاہئے جہاد ہی وہ تجارت ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بتائی ہے اور جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے رسوائی سے نجات عطاء فرمائی ہے اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت کے شرف کو جوڑا ہے۔'' [حیاۃ الصحابہ]

مبارک ہو تمہیں جہاد میں کٹنے والو!..... مبارک ہو جہاد میں چلنے والوں کو..... مبارک ہو مٹی میں آلودہ، پسینے میں لت پت..... جہاد کی خاطر محنت کرنے والوں کو..... تمہارے برابر کوئی نہیں ہو سکتا..... اللہ تعالیٰ کو جہاد سے پیار ہے..... اللہ تعالیٰ کو مجاہد سے محبت ہے..... اے مسلمانو! اللہ کے لئے جہاد کو مان لو..... ایمان بچ جائے گا..... جہاد کو اپنا لو دنیا و آخرت کا شرف مل جائے گا..... جان سے جہاد کرو، مال سے جہاد کرو..... زبان سے جہاد کرو۔

۱۲ رمضان المبارک/ ۱۴۳۹ھ 28/05/2018

مکتوب ۱۱۲

مالداری

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ''مالداری'' ہے..... اللہ تعالیٰ کی آزمائشوں میں سے ایک آزمائش ''مالداری'' ہے..... اللہ تعالیٰ کے عذابوں میں سے ایک عذاب ''مالداری'' ہے..... ایمان، حلال، سخاوت، توفیق اور تقویٰ کے ساتھ ''مالداری'' ہو تو یہ نعمت ہے..... اس سے انسان بڑی بڑی سعادتیں حاصل کرسکتا ہے..... جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ''مالداری'' مانگتے ہیں وہ کہا کریں کہ..... ''یا اللہ! رزقِ حلال، ایمان، تقویٰ، سخاوت اور زیادہ سے زیادہ نیکی پر خرچ کرنے کی توفیق کے ساتھ مالداری عطاء فرمائیے۔''

۱۳ رمضان المبارک/ ۱۴۳۹ھ 29/05/2018

مکتوب ۱۱۳

حضرۃ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ کے مقرب اور خاص بندے..... جہاد اور روحانیت کے سلطان.....علم اور معرفت کے تاجدار.....شجاعت، سخاوت اور فقر کی آبرو..... حضرۃ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ..... اکیس رمضان المبارک سن ۴۰ ہجری کے دن شہید ہوئے.....آپ کی شہادت کے ساتھ ایک پورا دور ختم ہوا.....نیا دور شروع ہوا.....تفصیل آپ کو تفسیر عزیزی میں ملے گی.....اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی پاکیزہ ایمانی، جہادی، روحانی، علمی، قلبی، روحی نسبت نصیب فرمائے..... چلیے! ان کی طرف سے سب کے لئے تحفہ.....ایسی دعاء جو ہر ظالم کو لگام ڈال دے، ہر موذی کے شر سے حفاظت کا ذریعہ بن جائے اور ہر خوف سے امن کی نوید ہو:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ۔

۲۱ رمضان المبارک/۱۴۳۹ھ 06/06/2018

مکتوب ۱۱۴

کفار کے لیے بددعاء

اللہ تعالیٰ ہمیں ''دین'' کی سمجھ عطاء فرمائے..... حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ کلمہ..... یہ دین، بہت محنت اور قربانی سے ملا..... اس لئے وہ اس کی قدر فرماتے تھے..... اسلام سے عشق اور کفر سے نفرت رکھتے تھے..... وہ اپنے ذاتی دشمنوں کو معاف فرماتے مگر اسلام کے دشمنوں کو کسی حال میں نہ چھوڑتے تھے..... وہ رمضان المبارک میں خصوصاً آخری عشرے میں کفار، دشمنانِ اسلام پر ''لعنت'' بھیجتے تھے..... یعنی بڑے اہتمام سے ان کے لئے بددعاء کرتے تھے..... وہ دنیا سے کفر کی طاقت کا خاتمہ چاہتے تھے..... انہیں کفر سے سخت نفرت تھی، سخت دشمنی تھی..... چنانچہ انہوں نے کفار کے خلاف جہاد بھی کیا..... اور ان پر بددعائیں بھی بھیجیں..... ان دونوں چیزوں نے کفر اور کفار کو کمزور کیا اور کروڑوں اربوں افراد تک ایمان کی دولت پہنچی..... جبکہ ہم کلمہ اور دین کی قدر نہیں کرتے..... ہم کفر سے نفرت نہیں رکھتے، بلکہ ''نَعُوْذُ بِاللّٰہِ'' کافروں سے محبت رکھتے ہیں..... ان کو ''نَعُوْذُ بِاللّٰہِ'' کامیاب مانتے ہیں..... اور ان کو مسلمانوں سے افضل سمجھتے ہیں..... ہم ان پر لعنت بھیجنے کو تہذیب کے خلاف سمجھتے ہیں..... چنانچہ آج کفر بھی طاقتور ہوگیا اور کفار بھی..... اور حالت یہاں تک جا پہنچی کہ مسلمانوں کے گھروں میں..... کافر اولاد پل رہی ہے..... حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں جگہ جگہ کفار پر لعنت فرماتے ہیں..... لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ۔

۲۴ رمضان المبارک/ ۱۴۳۹ھ | 09/06/2018

مکتوب ۱۱۵

وباؤں سے نہ ڈرنے اور مسنون دعاؤں کے اپنانے کی تاکید

اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کا سوال ہے..... اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ۔

(۱) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک صحابی سے ارشاد فرمایا:

"قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور معوذتین صبح، شام تین تین بار پڑھا کرو، یہ تمہارے لیے ہر چیز سے کافی ہو جائیں گے۔"[۱]

(۲) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں میں سے ایک یہ بھی ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَ تَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَ فُجَاْۃِ نِقْمَتِکَ وَ جَمِیْعِ سَخَطِکَ۔

"یا اللہ! آپ کی پناہ چاہتا ہوں آپ کی نعمتوں کے زائل ہونے سے، اور عافیت کے منہ موڑنے سے، اور آپ کی اچانک پکڑ سے، اور آپ کی ہر ناراضی سے۔"[۲]

(بڑی اہم دعاء ہے)

(۳) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعاء بھی سکھائی ہے:.....

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَ الْجُنُوْنِ وَ الْجُذَامِ وَ مِنْ سَیِّیِٔ الْاَسْقَامِ۔

"یا اللہ! آپ کی پناہ پکڑتا ہوں برص سے، پاگل پن سے، کوڑھ سے اور ہر

---

۱ [سنن ترمذی۔حدیث رقم:۳۵۷۵ ، ط:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

۲ [صحیح مسلم۔حدیث رقم:۲۷۳۹ ، ط:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

گندی بیماری سے۔"[1]

④ درود شریف کی کثرت ہر روحانی، جسمانی وباء اور بلاء کا بہترین علاج ہے۔

⑤ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ میں شفاء اور رزق کا خزانہ ہے..... یہ کلمہ رب تعالیٰ کو محبوب اور میزان میں بھاری ہے..... اجنبی قسم کے وظیفے کرنے کی بجائے ان طاقتور اعمال کو اپنائیں جو مسنون ہیں۔

۳ رجب المرجب/۱۴۴۱ھ 28/02/2020

[1] [سنن ابی داؤد۔حدیث رقم:۱۵۵۴ ، ط:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

مکتوب ۱۱۶

افغانستان سے امریکی انخلاء کا معاہدہ

اللہ تعالیٰ کی ''نصرت'' سے کون مایوس ہوتا ہے؟.....فرمایا کہ صرف کافر.....آج کی تاریخ یاد رکھنے کے لائق ہے..... ۴ رجب ۱۴۴۱ھ..... 29 فروری 2020ء ہفتے کا دن.....حضرت امیر المؤمنین ملا محمد عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مبارک.....ان کی قبر پر.....ان کی روح پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں برسیں.....شہداء کرام کو مبارک.....مجاہدین اور غازیوں کو مبارک.....ملا عبدالغنی برادر مدظلہ العالی کو مبارک.....حضرت شیخ حقانی رحمۃ اللہ علیہ کے حقانی فرزند کو مبارک.....شیخ الحدیث امیر المؤمنین ملا ہیبۃ اللہ کو مبارک.....بگرام کی پرانی قیدی عافیہ بہن کو مبارک.....دشت لیلیٰ کی خاک میں پوشیدہ.....حسین جوانیوں کو مبارک..... پل چرخی کی آہنی سلاخوں کے پیچھے سسکتی ہستیوں کو مبارک.....کہاں وہ دن تھا کہ.....امریکا افغانستان میں بپھرے ہوئے بھیڑیئے کی طرح کود اتھا.....خون ہی خون.....آگ ہی آگ.....اور ہر طرف مایوسی اور ناامیدی پھیلاتی مکروہ آوازیں.....اور کہاں آج کا دن کہ.....قطر، دوحہ میں.....ایمان سرفراز ہے.....جہاد سربلند ہے.....اُمیدیں مسکرا رہی ہیں.....داڑھیاں چمک رہی ہیں.....عمامے مہک رہے ہیں.....کفر سرنگوں ہے.....نفاق بغلیں جھانک رہا ہے.....بھیڑیئے کی دم کٹ چکی ہے.....کتے کے دانت ٹوٹ رہے ہیں..... پیارے عظیم آقا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو مبارک.....صد مبارک.....الحمدللہ! الحمدللہ! الحمدللہ! اے اہلِ کشمیر! تمہارا دن بھی آنے والا ہے.....ان شاء اللہ

۴ رجب المرجب/۱۴۴۱ھ 29/02/2020

مکتوب ۱۱۷

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا

اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر عطاء فرمائیں..... جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا

① رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

"اگر کوئی تمہارے ساتھ بھلائی کرے تو تم اسے اس کا بدلہ دو۔ اگر تم بدلہ دینے کی استطاعت نہ پاؤ تو اس کے لئے دعاء کرتے رہو یہاں تک کہ تمہیں محسوس ہو کہ تم نے اسے بدلہ دے دیا ہے۔"[۱]

② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اگر کسی کے ساتھ کوئی بھلائی کرے اور وہ بھلائی کرنے والے سے کہے "جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا" تو اس نے پورا شکریہ ادا کر دیا۔"[۲]

③ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ اپنے بھائی کو "جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا" کہنے سے تمہیں کیا ملتا ہے تو پھر تم کثرت سے ایک دوسرے کو "جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا" کہنے لگو۔"[۳]

احسان شناسی، شکر گزاری..... اللہ تعالیٰ کو پسند ہے..... کسی کے احسان کو ماننا..... اس کے احسان کی قدر کرنا..... یہ وہ صفت ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار بنا دیتی

---

[۱] [سنن ابی داؤد۔ حدیث رقم: ۱۶۷۲، ط:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

[۲] [سنن ترمذی۔ حدیث رقم:۲۰۳۵، ط:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

[۳] [مصنف ابن ابی شیبہ۔ حدیث رقم:۲۶۵۱۹، ط:مکتبۃ الرشد - الریاض]

ہے.....اور جب انسان اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بن جاتا ہے.....تو اس پر نعمت، مغفرت اور رحمت کے دروازے مستقل کھل جاتے ہیں.....کسی کی بھلائی اور احسان کے بدلے میں اسے کون سے الفاظ میں دعاء دینی چاہیے؟.....سب سے افضل الفاظ یہی ہیں جو اوپر ہم نے حدیث شریف میں پڑھے ہیں.....جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا۔

۶ رجب المرجب/۱۴۴۱ھ 02/03/2020

مکتوب ۱۱۸

"جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا" کے معارف ونکات

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو شکرگزاری کی صفت اور خصلت نصیب فرمائیں..... "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" سب سے افضل دعاء ہے..... اور "اَسْتَغْفِرُ اللهَ" بھی افضل دعاء ہے..... اور "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ" افضل ترین ذکر ہے..... کسی کی بھلائی یا عطاء یا نوازش کے لئے بطور بدلہ..... سب سے افضل دعاء "جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا" ہے..... اس کا ترجمہ ہے:

"اللہ تعالیٰ آپ کو وہ بدلہ عطاء فرمائے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین ہے۔"

"خَيْرًا" کے آخر میں جو تنوین ہے وہ اس کے معنیٰ کو بڑھا اور پھیلا دیتی ہے..... یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو بہت بڑی خیر عطاء فرمائے..... بہت زیادہ خیر عطاء فرمائے..... آپ کی ضرورت کے مطابق جو بھلائی ہو وہ آپ کو عطاء فرمائے..... حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے صحابہ کا شکریہ انہی الفاظ سے ادا فرماتے تھے..... اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپس میں ایک دوسرے کو "جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا" کی دعاء دیتے تھے..... عربی زبان میں واحد کی ضمیر ادب و احترام کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے..... اس لئے جمع کی ضرورت نہیں کہ "جَزَاكُمُ اللهُ خَيْرًا" کہا جائے..... ہاں اگر زیادہ افراد کو کہنا ہو تو پھر..... "جَزَاكُمُ اللهُ خَيْرًا" کہنا ہوگا..... کسی خاتون کو کہنا ہو تو "جَزَاكِ اللهُ خَيْرًا" یعنی کاف کے نیچے زیر کے ساتھ کہیں گے..... اور دو افراد کو کہنا ہو تو "جَزَاكُمَا اللهُ خَيْرًا" کہا جائے گا۔

اس عظیم دعاء کے متعلق تفصیلات بہت ہیں، مثلاً کیا دیگر الفاظ میں بھی دعاء دی جاسکتی ہے؟..... کیا "جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا" والی دعاء میں کچھ اضافہ کیا جاسکتا ہے؟..... کوئی کھانا کھلائے

تو اسے کیا دعاء دیں؟..... عام طور سے یہ دعاء مشہور ہے..... اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَ اسْقِ مَنْ سَقَانِیْ..... حالانکہ یہ دعاء کسی کے کھانا کھلانے کے بعد کی نہیں، پہلے کی ہے..... کھانے کی ضرورت ہو تو یہ دعاء کی جائے..... اس کی برکت سے جلد بندوبست ہو جاتا ہے..... مگر ٹھیک ہے کسی کے کھانا کھلانے کے بعد بھی دی جا سکتی ہے..... اب ملاحظہ ہو خلاصہ:

① ہم پر جو بھی کوئی دینی، دنیوی احسان کرے ہم بھی اسے اس کا بدلہ دینے کی کوشش کریں..... ھَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ..... کوئی مادی بدلہ دینا لازمی نہیں ہے..... اسے لازمی سمجھنے کی وجہ سے کئی بری رسومات پیدا ہوئی ہیں..... لفظ احسان پر غور کریں..... یعنی اس نے آپ کے ساتھ اچھائی کی..... آپ بھی اس کے ساتھ اچھائی کریں، اس کی خیر خواہی کریں۔

② بدلہ دینے کا ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ اسے دعاء دیں..... اور اس میں بہترین دعاء ''جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا'' ہے۔

③ حدیث شریف کے الفاظ میں بڑی برکت اور بڑی جامعیت ہوتی ہے، اس لئے صرف ''جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا'' کو ہی بہت سمجھیں..... لیکن اگر کوئی اس میں اضافہ کرنا چاہے تو کوئی حرج نہیں مثلاً..... جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا كَثِيْرًا..... جَزَاكَ اللّٰهُ اَلْفَ خَيْرٍ..... جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا اَحْسَنَ الْجَزَاءِ فِي الدَّارَيْنِ وغیرہ۔

④ اکثر لوگ خالی ''جَزَاكَ اللّٰهُ'' کہتے ہیں، اس سے پوری بات اور دعاء نہیں بنتی..... ساتھ ''خَيْرًا'' کہا کریں۔

⑤ احسان اور بھلائی کرنے والوں کو اور بھی دعائیں دینی چاہیں اور پیٹھ پیچھے بھی ان کے لئے دعاء کو اپنا مستقل معمول بنانا چاہیے۔

⑥ اپنے لئے دعاء کریں یا دوسروں کو دعاء دیں اس میں دعاء یعنی اللہ تعالیٰ سے

مانگنے والی کیفیت، نیت ضرور ہو..... پیشہ ور بھکاریوں کی طرح صرف لفظی دعاؤں کے برسٹ نہ چلایا کریں..... ان دعاؤں میں اللہ تعالیٰ سے کچھ نہیں مانگا جاتا صرف سامنے والے کو سنانا مطلوب ہوتا ہے۔

۸،۷ رجب المرجب/۱۴۴۱ھ 03،04/03/2020

مکتوب ۱۱۹

کھانا کھلادیں

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو..... ''کھانا کھلانے'' کا..... ذوق، شوق، مزاج اور حوصلہ عطاء فرمائیں..... یہ ایک ایسی صفت ہے جو انسان کے اسلام کو خیر سے بھر دیتی ہے..... بخاری، مسلم کی روایت ہے، حضرت آقا مدنی ﷺ سے پوچھا گیا..... کون سا اسلام بہترین ہے؟ (خیر والا ہے) فرمایا: ''کھانا کھلایا کرو اور سلام کیا کرو جاننے والوں کو بھی اور نہ جاننے والوں کو بھی''..... کھانا کھلانے کا ذوق ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتا ہے..... فرائض کی پابندی اور حرام سے اجتناب کے بعد..... یہ وہ اعمال ہیں جو ہمارے دین اور دنیا کو خوبصورت بناتے ہیں..... کئی علاقوں میں رسم ہے کہ کسی کی شادی پر رشتہ دار اسے ہدیہ دیتے ہیں..... یہ ہدیہ لکھا اور یاد رکھا جاتا ہے اور پھر جب دینے والوں کے ہاں شادی ہو تو کچھ اضافے کے ساتھ واپس لوٹایا جاتا ہے..... یہ رسم خطرناک ہے اور سود کے دائرے میں جاتی ہے..... کسی کو کچھ کھلائیں یا دیں تو خالص اللہ تعالیٰ کی رضاء کی نیت کریں..... کسی بدلے، شکریے کی نیت نہ کریں..... مال اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے..... اسے بے حد قیمتی بنایا کریں..... اور یہ قیمتی بنتا ہے دینے سے..... اور دینا بھی وہ جو خالص اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے ہو..... اپنے مال کو دکھلاوے، رسومات اور مجبوری کے لین دین میں ضائع نہ کریں..... کھانا کھلانے کی صفت انسان کے دل کا علاج ہے..... آج کل جو ''دعوت'' کے لئے ''پرتکلف'' کھانا لازمی

بن گیا ہے..... اس نے کھانا کھلانے کے محبوب عمل کو محدود کر دیا ہے..... دال روٹی چٹنی کی دعوت بھی کیا کریں تا کہ..... برکت اور اللہ تعالیٰ کی رضاء والا یہ عمل..... مسلمانوں کو دوبارہ پوری شان سے نصیب ہو جائے۔

۱۰ رجب المرجب/۱۴۴۱ھ 06/03/2020

مکتوب ۱۲۰

میرا جسم، میری مرضی؟؟

زندگی، موت، بیماری صحت..... ٹوٹ پھوٹ کسی بھی معاملے میں..... کسی انسان کی اپنے جسم پر مرضی نہیں چلتی..... ''میرا جسم میری مرضی'' کا ''ناجائز'' دعوی کرنے والوں کے جسم کے ساتھ وہ کچھ ہوتا ہے کہ..... پھر دیکھنے والے بھی پناہ مانگتے ہیں..... کمزوریوں، گندگیوں اور آلائشوں سے بھرا انسان..... اللہ تعالیٰ کے پردے کے بغیر اس قابل بھی نہیں کہ لوگ اسے دیکھ سکیں..... اسی لئے حضرت آقا مدنی ﷺ نے اپنی لاڈلی ترین صاحبزادی..... حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بار بار تاکید فرمائی کہ..... صبح شام یہ دعاء کبھی نہ چھوڑیں..... یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ كُلَّهٗ وَ لَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ[1]..... کہ ''یا اللہ! آپ ہی میری ہر حالت کو ٹھیک رکھیے، اور ایک لمحہ کے لئے بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ فرمائیے''..... ہاں بے شک! انسان اپنی روح اور اپنے جسم کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے حوالے کر دے تو کامیابی ہے..... اور اگر اپنا جسم اپنی مرضی..... یعنی جسم اپنے نفس کے حوالے تو پھر وہ ذلت، وہ تباہی، وہ بربادی آتی ہے کہ..... انسان عبرت کا نشان بن جاتا ہے..... ایک خاتون بہت مہنگا میک اپ، قیمتی زیورات اور اعلیٰ ملبوسات میں..... ایک تقریب میں تھی..... اس نے کسی اور عورت کو حقارت سے دیکھا..... فوراً القمہ گلے میں پھنسا اور ایسی زوردار الٹی آئی کہ ہر کوئی بدبو اور گندگی سے بھاگتا پھرتا تھا۔

۱۱ رجب المرجب/ ۱۴۴۱ھ 07/03/2020

[1] [الترغیب و الترھیب۔ حدیث رقم: ۹۸۴، ط: دارالکتب، بیروت]

مکتوب ۱۲۱

ہر حالت درست کرانے والی دعاء

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے نفس کے سپرد نہ فرمائیں..... یعنی ہمیں ہماری مرضی کے حوالے نہ فرمائیں..... حضرت آقا مدنی ﷺ کس قدر تاکید سے..... جنت کی تمام عورتوں کی سردار..... حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے فرمارہے ہیں..... مَا يَمْنَعُكِ اَنْ تَسْمَعِيْ مَا اُوْصِيْكِ بِهٖ..... عربی جاننے والے سمجھ سکتے ہیں کہ..... یہ الفاظ کتنی تاکید والے ہیں..... اور ان میں محبت وشفقت سے بھری کیسی پیاری ڈانٹ بھی ہے..... ان الفاظ سے تاکید فرما کر دعاء سکھائی کہ..... صبح وشام ضرور مانگا کریں:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ وَ لَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ۔

”اے زندہ، اے تھامنے والے! آپ کی رحمت سے فریاد ہے کہ میری ہر حالت سنوار دیجئے اور مجھے ایک لمحہ بھی میری مرضی کے سپرد نہ کیجئے۔“[1]

ایک اللہ والی خاتون کا قول ہے کہ..... یہ دعاء میرے نزدیک محبوب ترین دعاء ہے..... اور مجھے اس دعاء سے بے حد فائدہ پہنچا ہے..... اور میں جس قدر یہ دعاء زیادہ مانگتی ہوں..... اسی قدر مجھ پر اور میری اولاد پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں زیادہ برسنے لگتی ہیں..... خود غور فرمائیں کہ..... یہ دعاء سکھانے والے کون؟ اور جن کو سکھائی گئی وہ کون؟..... اسی لیے کہہ دیجئے! میری جان میرے اللہ کی مرضی..... میرا جسم میرے اللہ کی مرضی..... يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ۔

۱۲ رجب المرجب/۱۴۴۱ھ 08/03/2020

[1] [الترغيب و الترهيب۔ حديث رقم: ۹۸۴، ط: دار الكتب العلمية - بيروت]

مکتوب ۱۲۲

اعمال کو وزنی اور مقبول بنانے والی صفات

اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت ''قسمت والوں'' کو نصیب ہوتی ہے..... ماشاء اللہ ہمارے بعض ساتھی بہت محنت کرتے ہیں..... بڑھاپے، روزے اور گرمی میں اپنا خون پسینہ ایک کر دیتے ہیں..... ان شاء اللہ یہ جنت کے بادشاہ ہیں..... جہاد کی محنت کا شرح صدر ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا..... لوگ بہت جلد اکتا جاتے ہیں اور آرام کی خواہش میں پڑ جاتے ہیں..... حالانکہ اس مبارک راستے میں چلتے رہنا..... مسلسل محنت کرنا..... نہ ہارنا نہ تھکنا..... نہ ڈرنا نہ جھکنا ہی کامیابی ہے..... اللہ تعالیٰ ''حسنِ خاتمہ'' تک ہم سب کو ہمت اور استقامت عطاء فرمائے..... اس کے لئے ضروری ہے کہ..... تمام ساتھی اپنے اخلاق میں نرمی اور تواضع پیدا کریں..... نرمی اور تواضع ہر عمل کو خوبصورت، مقبول اور پائیدار بنا دیتی ہے..... جبکہ سختی اور تکبر اچھے سے اچھے عمل کو بھی بدصورت اور مردود بنا دیتا ہے..... بہت کام کریں مگر اپنے کام کو بہت نہ سمجھیں..... آخرت اور جنت بہت بڑی ہے، بہت مہنگی ہے..... اگر حساب لگایا جائے تو ہم اپنی ساری عمر، ساری محنت، سارا مال اور ساری جان لگا کر بھی وہاں کا ایک مرلہ نہیں خرید سکتے..... یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ..... ہمارے اعمال کو اتنا وزنی بنا دیتا ہے..... اخلاص، مسلسل محنت، نرمی اور تواضع..... ان چار چیزوں سے اپنے اعمال کو وزنی بنائیں..... اور حسنِ خاتمہ کی ہم سب بہت فکر کریں۔

۲۵ رمضان المبارک/ ۱۴۳۹ھ 10/06/2018

مکتوب ۱۲۳

نفاق سے پناہ

بندہ خود کو اور آپ سب کو..... جہاد فی سبیل اللہ کی یاد دہانی کراتا ہے..... اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے جان کی قربانی..... مال کی قربانی..... خواہشات کی قربانی..... ہم خود کو دنیا میں نہ پھنسائیں..... ہم دنیا کی عارضی زندگی کے لئے اپنے دل میں منصوبے نہ پالیں..... ہم اجتماعی اموال میں حد درجہ احتیاط اور امانت داری اختیار کریں..... ہم اپنے ماتحتوں کے ساتھ شفقت اور انصاف کا معاملہ کریں اور ذاتی وجوہات کی بناء پر کسی کو کسی پر ترجیح نہ دیں..... ہم اپنے اختیارات کا استعمال شریعت کے مطابق کریں..... ہم اطاعتِ امیر کو اپنا شرف اور اپنے سر کا تاج سمجھیں..... ہم اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت میں اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگتے رہیں..... ہم دنیا سے تنگ ہو کر کبھی موت یا شہادت نہ مانگیں..... ہم اپنے اخلاق کو ایسا بنائیں کہ انہیں دیکھ کر لوگ دین اور جہاد سے محبت کرنے لگیں..... ہم نفاق سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیں..... آخری زمانے کا خطرناک ''نفاق'' یہ ہے کہ دوسروں کو اچھی باتوں کی دعوت دیں اور خود برائیوں میں پڑے رہیں..... یا اللہ! آپ کی پناہ..... گناہ کو گناہ سمجھنا اور اس پر توبہ کرتے رہنا یہ نفاق کا علاج ہے۔

۲۷ رمضان المبارک/ ۱۴۳۹ھ 12/06/2018

مکتوب ۱۲۴

قصاص وانتقام

اللہ تعالیٰ نے ''قصاص'' میں ''حیات'' رکھی ہے..... روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کی طرف سے جب مسلمانوں پر ظلم ہو..... پھر کچھ مسلمان اس ظلم اور نقصان کا بدلہ لینے نکلیں تو..... اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی خاص مدد کی جاتی ہے..... الحمدللہ اس کا بارہا مشاہدہ ہوا ہے..... بے شک! ایسا ہی ہوتا ہے..... بے شک! اللہ تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں..... مقبوضہ کشمیر اور انڈیا کے مسلمان نوجوانوں کو چاہیے کہ..... وہ مجاہدین کے ''مبارک لشکر'' یعنی ''جماعت'' میں شامل ہو جائیں..... اس کے لئے نہ آپ کو سرحد پار کرنے کی ضرورت ہے اور نہ کسی غیر ملکی مدد کی حاجت..... ''جماعت'' وہاں موجود ہے..... بڑے اونچے مقامات والے شہداء اس کی کمان فرما رہے ہیں..... ان شہداء کی روحانی سلطنت دور دور تک پھیلی ہوئی ہے..... اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیے..... دو رکعت نماز..... پھر خود کو اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کر دیجئے، بیچ دیجئے..... پھر ''جماعت'' کو تلاش کیجئے..... اور پھر ''مبارک لشکر'' کا حصہ بن جائیے..... ایمان، توحید، عشقِ مصطفیٰ ﷺ اور عزیمتوں کا قافلہ..... علم اور جہاد کا سنگم..... تصوف اور قتال کا جھرنا..... حیا، پاکیزگی اور تقویٰ کی دعوت..... یا اللہ! قبول فرما۔

۲۸ رمضان المبارک/۱۴۳۹ھ — 13/06/2018

مکتوب ۱۲۵

تیراکی

اللہ تعالیٰ نے ''حقوق'' مقرر فرما دیئے ہیں..... جو ان ''حقوق'' کو اداء کرنے کی فکر اور محنت کرتا ہے..... اس کو اللہ تعالیٰ کا قرب ملتا ہے..... اسے طاقت ملتی ہے..... اسے کامیابی ملتی ہے..... ماں باپ کے حقوق، اولاد کے حقوق، خاوند کے حقوق، بیوی کے حقوق..... رشتہ داروں، پڑوسیوں، مسلمانوں، انسانوں اور جانوروں کے حقوق وغیرہ..... ''حقوق'' اداء کرنے والوں کی قدر بھی بڑھ جاتی ہے اور شان بھی..... ان کی دنیا بھی بن جاتی ہے اور آخرت بھی..... یہ ''حقوق'' بظاہر ''بوجھ'' نظر آتے ہیں مگر حقیقت میں یہ انسان سے بڑے بڑے بوجھ اتار دیتے ہیں..... اور جو لوگ ''حقوق'' اداء کرنے کی فکر نہیں کرتے وہ بظاہر ''آزاد'' نظر آتے ہیں مگر وہ..... اپنی ذات کے کسی ایسے بوجھ تلے دب جاتے ہیں کہ پھر کہیں کے نہیں رہتے..... اولاد کا ایک حق یہ ہے کہ..... ان کو ''تیراکی'' سکھائی جائے..... کسی نے اپنے بیٹے کے لئے ''معلم'' مقرر کیا اور پھر اسے تاکید کی کہ اس کو لکھنا بھی سکھاؤ اور تیراکی بھی..... مگر ''تیراکی'' پہلے سکھانا کیونکہ اسے لکھنے کے لئے کوئی اور مل جائے گا، لیکن اگر یہ پانی میں پھنس گیا تو اسے اپنی طرف سے تیرنے والا کوئی نہیں ملے گا..... حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلامی ریاست کا قانون بنا دیا تھا کہ..... ہر والد اپنے بچوں کو تیراکی سکھائے..... ''تیراکی'' بحری جہاد میں بھی کام آتی ہے اور بری جہاد میں بھی..... تیراکی بہترین ریاضت ہے جو کہ طرح طرح کے امراض کا علاج ہے۔

۶ شوال المکرم/۱۴۳۹ھ 21/06/2018

مکتوب ۱۲۶

ایک لاجواب قرآنی وظیفہ

اللہ تعالیٰ ملک ''پاکستان'' میں اچھی حکومت عطاء فرمائے..... دینِ اسلام کی وفادار..... مسلمانوں کی غم خوار، ملک کے لئے ثمر بار..... اور ہم پر ہمارے گناہوں کی وجہ سے ظالموں کو مسلط نہ فرمائے، آمین..... ایک وظیفے کی یاد دہانی ہے..... اس وظیفہ کی برکت سے ''نعمتیں'' برقرار رہتی ہیں..... اور انسان نعمتوں کے ''زوال'' سے محفوظ رہتا ہے..... ہم اگر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ..... کیسی کیسی نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطاء فرمائیں..... مگر ہماری بداعمالیوں کی وجہ سے وہ نعمتیں ہم سے چھن گئیں..... یہ وظیفہ قرآن مجید سے ہے اور لاجواب ہے..... کثرت سے پڑھا کریں..... مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ..... ''وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اور ہر نعمت، قوت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے''..... مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ..... ہماری کوئی نعمت، کوئی صلاحیت، کوئی خصوصیت ہمارے اپنے کمال سے نہیں ہے..... ہمارے اپنے ہنر سے نہیں ہے..... پھر فخر کیسا؟..... قارون نے اپنی دولت کو اپنے علم و ہنر کا کمال سمجھا..... فخر میں پڑا اور زمین میں دھنسا..... بلعم باعوراء نے اپنے تقویٰ اور اپنی دعاؤں کی قبولیت کو اپنا کمال سمجھا تو ''کتے'' سے بدتر ہوگیا..... اس لئے پڑھیں اور اقرار کریں کہ..... مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

۲۷ شوال المکرم/ ۱۴۳۹ھ | 12/07/2018

مکتوب ۱۲۷

خسارے سے محفوظ افراد

اللہ تعالیٰ ہمیں ''خسارے'' سے بچائے..... نقصان سے بچائے..... ہر انسان ''خسارے'' میں ہے..... زمانہ اس پر گواہ ہے..... کوئی بادشاہ ہو یا ارب پتی..... کوئی لیڈر ہو یا مقبول عوامی رہنما..... سب ''خسارے'' میں جا رہے ہیں..... سب کی زندگی ''بے فائدہ'' اور کامیابی سے بہت دور..... مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے اور حق کی دعوت دی اور صبر کی تلقین کی..... وہ ''خسارے'' سے بچ گئے..... اور جنہوں نے اپنا سارا سرمایہ ہی اللہ تعالیٰ کے لئے قربان کر دیا..... وہ ''خسارے'' سے بہت دور، بہت اونچے ہو گئے..... انہوں نے ''فوزِ عظیم'' یعنی بڑی کامیابی پالی..... جان تو ایک دن جانی ہے..... مگر جنہوں نے جان اللہ تعالیٰ کو دے دی ان کی جان پکی ہو گئی..... ''بَلْ اَحْیَآءٌ'' وہ زندہ ہیں..... مال تو ایک دن جانا ہے مگر جنہوں نے مال اللہ تعالیٰ کو دے دیا وہ بڑی جاگیر کے مالک بن گئے..... ''جَنّٰتُ عَدْنٍ''..... کبھی فنا نہ ہونے والی جاگیر..... اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل ہونے والے شہداء کرام کے رنگ اور نسبتیں مختلف ہیں..... ایک چمن کے پھولوں کی طرح..... کسی کو ''بدر'' کی نسبت ملی ہوئی ہے تو کسی کو ''اُحد'' کی..... کسی کو ''بئرِ معونہ'' کی نسبت ملی ہوئی ہے تو کسی کو ''خیبر کی نسبت''..... شہداء کا اپنا جہان ہے..... بہت بڑا..... اتنا بڑا کہ وہ ہمارے شعور میں ہی نہیں آ سکتا..... کنویں کے مینڈک سمندر کی وسعت کو کیا جانیں..... چھوٹی سی دنیا کے باسی شہداء کے جہان کو کیا جانیں۔

۲۶ ذوالقعدہ/۱۴۳۹ھ 09/08/2018

مکتوب ۱۲۸

چومکھی لڑائی

''جہاد'' اور ''ذکر'' لازم وملزوم ہیں..... مجاہد جب ذکر چھوڑ دیتا ہے تو وہ جہاد جیسے مبارک عمل کے قابل نہیں رہتا اور اس کے دشمن اس پر غالب ہو جاتے ہیں..... اس لئے جو شخص بھی جہاد پر قائم رہنا چاہتا ہو اسے خود کو ذکر کی حلاوت سے آشنا کرنا ہوگا..... اسی طرح جو مجاہد اپنے جہاد کو کامیاب بنانا چاہتا ہو تو اسے بھی ذکر کی کثرت کرنی ہوگی..... مجاہد کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس کے چار دشمن ہیں اور ان چاروں دشمنوں سے بچنا اور انہیں زیر کرنا بغیر ذکر کے ممکن نہیں ہے۔

(۱) پہلا دشمن نفس ہے..... جو ہر وقت جہاد سے روکتا رہتا ہے، دل میں بزدلی پیدا کرتا ہے، گناہوں میں مبتلاء کرنے کی کوشش کرتا ہے، دنیا کی نعمتیں، مال، اولاد یاد دلا کر شہادت کا شوق ختم کرتا ہے..... دنیا کی شہوات اور لذات میں لگا کر دل میں موت کا خوف پیدا کرتا ہے۔

(۲) دوسرا دشمن شیطان اور اس کی شیطانی طاقتیں ہیں..... جو مجاہدین کی نیت اور نظر کو بھٹکانے اور ان کے دلوں میں دشمن کا رعب اور خوف پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

(۳) تیسرا دشمن وہ منافقین ہیں، جو نام کے مسلمان اور دل و دماغ کے کافر ہوتے ہیں..... اور وہ ہر وقت مجاہدین کو ستانے، پریشان کرنے، ان میں اختلاف ڈالنے اور ان پر طرح طرح کی پابندیاں لگانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

④ چوتھا دشمن وہ اسلام دشمن قوتیں ہیں جن کے خلاف مجاہد برسرِ پیکار ہوتا ہے.....
چنانچہ وہ قوتیں اس مجاہد کو ختم کرنے اور پکڑنے کو اپنی زندگی کا اوّلین مقصد سمجھتی ہیں۔

خلاصہ یہ کہ ہر مجاہد چار دشمنوں کے مدِمقابل صف آراء ہوتا ہے..... اور یہ چاروں دشمن باہمی اتحاد کے ساتھ مجاہد کو ختم کرنے، جہاد سے ہٹانے اور اس کا نظریہ عزم سے مایوسی کی طرف پھیرنے کی کوشش کرتے ہیں..... ان چار دشمنوں میں سے پہلے تین کو شکست دینا مجاہد کے ذمہ لازم ہے..... جبکہ چوتھے دشمن کے ساتھ لڑنا ہی کافی ہے، فتح ہو یا شکست، قاتل ہو یا مقتول..... ہر حال میں مجاہد کو حقیقی کامیابی نصیب ہو جاتی ہے..... تو کیا خیال ہے؟ ایک مجاہد اکیلا یہ چومکھی جنگ لڑ سکتا ہے؟..... جی ہاں! لڑ سکتا ہے، بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ ہو..... اور اللہ تعالیٰ کی مدد اتارنے کے لیے ذکر سے زیادہ بہترین ذریعہ اور کیا ہو سکتا ہے؟..... اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنا، نمازوں کو ان کے اوقات میں اہتمام کے ساتھ باجماعت پڑھنا، ہر موقع کی مسنون دعاء کا اہتمام کرنا، تلاوتِ کلام پاک رغبت اور ذوق وشوق کے ساتھ کرنا، استغفار، کلمہ اور درود شریف کو ورد بنانا، اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے امیر کی اطاعت اور ساتھیوں کی خدمت کرنا، ہر گناہ سے بچنے کا خوب، خوب اہتمام کرنا..... یہ سب باتیں ذکر اللہ میں آتی ہیں..... اور ان میں سے کسی میں بھی سستی کرنا ذکر میں سستی کرنا ہے..... پھر اس سے بڑا درجہ یہ ہے کہ نوافل کا اہتمام کرنا اور ہر وقت اپنے دل اور زبان کو ذکر میں مشغول رکھنا..... یہ وہ مقام ہے جو مجاہد کو جس قدر حاصل ہوگا، اسی قدر اس کا جہاد مضبوط، مؤثر اور مقبول ہوگا..... اس لئے ضروری ہے کہ مجاہدین کے دفاتر کو مساجد کے پڑوس میں منتقل کیا جائے اور ہر مجاہد خود کو اور اپنے دوسرے ساتھیوں کو ذکر کی دعوت دیتا نظر آئے..... اور اگر کوئی مجاہد اپنی ذات کے تقاضوں سے باہر آ کر..... تو، تو، میں، میں..... کے ماحول سے نکل کر غور

کرے کہ جہاد کتنی بڑی نعمت ہے اور مجاہد کا مقام کتنا بڑا ہے تو یقیناً اس کا سر شرم سے جھک جائے گا اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے نہیں تھکے گا اور اس کی زبان مالک کے شکر اور اس کی حمد وثناء سے ہر وقت تر رہے گی۔

ذوالحجہ/۱۴۲۱ھ 00/03/2001

مکتوب ۱۲۹

طاقتور مسنون وظیفہ

اللہ تعالیٰ اس ''مکتوب'' کو زیادہ سے زیادہ مسلمانوں تک پہنچائیں..... اور یہ ''مکتوب'' پڑھنے والے ہر مسلمان مرد اور عورت کو روزانہ صبح و شام سو سو بار ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ'' پڑھنے کی توفیق عطاء فرمائیں..... اور جو بھی یہ مسنون اور مبارک ''ورد'' اپنائے اس کے تمام گناہوں کو معاف فرمائیں..... یہ ورد مغفرت کا خزانہ، جنت کی آبادی اور رزق کی چابی ہے..... یہ محبوب کا محبوب کلمہ ہے..... یہ عاشقوں کی سوغات ہے..... یہ سمندر کی جھاگ برابر گناہوں کو مٹانے والا عمل اور ''مقربین'' میں شامل کرنے والا وظیفہ ہے..... اسی لئے اہلِ دل تو جب ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ'' شروع کرتے تو محبت اور محبوبیت کے انوارات میں ایسے ڈوب جاتے کہ ایک ہزار پر جا کر پہلا دم لیتے..... اور ان کی پیاس ستر ہزار پر جا کر سیراب ہوتی..... ہم کمزور لوگ صبح و شام سو سو بار ہی کا جام پی لیا کریں یا ہر نماز کے بعد ایک سو مرتبہ پڑھ لیا کریں..... غیر مسنون وظائف میں خود کو کھپانے سے بہت بہتر ہے کہ ایسے مسنون اور طاقتور وظائف سے خود کو اور اپنی قسمت کو چمکائیں۔

۲۵ ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ 06/09/2018

مکتوب ۱۳۰

ختمِ نبوت کا لازمی اور ضروری عقیدہ

اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد بن عبداللہ الہاشمی، المکی، المدنی ﷺ..... آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا..... حتمی فیصلہ ہو چکا..... اس فیصلے پر مہر بھی لگ چکی..... اب جس کو اس بات کی رغبت اور شوق ہو کہ وہ مسلمان کہلائے اس پر لازم ہے کہ وہ اس عقیدے کو مانے..... اور جو مسلمان نہیں بننا چاہتا..... مسلمان نہیں کہلانا چاہتا..... مسلمان نہیں مرنا چاہتا..... اسے اس دنیا میں اختیار ہے کہ وہ جو چاہے بن جائے..... اور وہ یاد رکھے کہ آخرت میں جہنم اس کا ٹھکانہ ہوگی..... اب دنیا میں یا تو کوئی مسلمان ہے یا غیر مسلم..... مگر ایک بے غیرت، بے ذات، بد ذات قوم اور نکل آئی کہ..... ہم اسلام کا قانون تو نہیں مانیں گے..... مگر ہمیں مسلمان کہا جائے..... مسلمان مانا جائے..... آخر کیوں؟..... کیا صرف اس لئے کہ انگریزوں نے تمہاری تشکیل کی ہے..... اور آج تک تمہیں پناہ دے رہے ہیں..... اور تمہارے تعلقات یہودی لابی کے ساتھ ہیں؟..... بڑے بدنصیب ہو تم بڑے بدنصیب..... حضرت آقا مدنی ﷺ کے مجرمو! بڑے بدنصیب ہو..... کب تک انگریزوں اور یہودیوں کے سہارے کفر پھیلاتے رہو گے..... توبہ کرلو..... نہیں کرتے تو پھر تھوڑی سی غیرت کرلو کہ اپنا کوئی اور نام رکھ لو..... ختمِ نبوت کا کوئی دشمن، کوئی منکر اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب سے نہیں بچ سکتا۔

۲۶ ذوالحجہ/۱۴۳۹ھ 07/09/2018

مکتوب ۱۳۱

”سیّد الاستغفار“

اللہ تعالیٰ سے ”استغفار“ ہے..... یعنی ”مغفرت کا سوال“..... اللہ تعالیٰ کی ”قدرت“ کے ”وسیلے“ سے..... زندگی کی شام ہونے والی ہے..... آگے قبر کی رات ہے..... وہاں کے لئے سورج، چاند، ستارے اور ہوا خود ساتھ لے کر جانی ہے..... مگر افسوس کہ ہم تو ساتھ لے جانے کے لئے..... گناہوں کی بوریاں بھر رہے ہیں..... یا اللہ! رحم..... کلمہ طیبہ اور استغفار گناہوں کو مٹاتے ہیں..... قبر کو سجاتے ہیں..... بھائیو اور بہنو! دنیا عارضی ہے..... یہاں کے معاملات عارضی نمٹانے چاہییں..... یہاں دل نہیں لگانا چاہیے..... ایک بزرگ ہر وقت دعاء میں تڑپ کر کہتے تھے..... اَللّٰھُمَّ أَصْلِحْ لِیْ قَلْبِیْ وَعَمَلِیْ..... یا اللہ! میرے دل کو سدھار دے، میرے اعمال کو سدھار دے..... بھائیو اور بہنو! کفن تیار ہو چکا..... کچھ آنسو ہم اپنے ساتھ لے لیں..... چلیں کچھ کر نہیں سکے مگر نادم تو ہوئے..... گناہوں نے ہمیں لپیٹ لیا مگر ہم سجدوں میں آہیں اور سسکیاں تو بھر سکتے ہیں..... اور ہاں کچھ شکرانے کے آنسو بھی ساتھ ہوں کہ اللہ رب العزت نے ہمیں کتنی نعمتیں عطاء فرمائیں ہیں..... صبح و شام استغفار..... خاص طور سے ”سیّد الاستغفار“..... حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے ”راحت القلوب“ میں لکھا ہے کہ..... حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد ”سیّد الاستغفار“ کا اہتمام فرماتے تھے۔

۲۸ ذوالحجہ/ ۱۴۳۹ھ 09/09/2018

مکتوب ۱۳۲

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

اللہ تعالیٰ کا نام مبارک ہے ''اَلْحَیُّ''..... ہمیشہ زندہ..... ''اَلْقَیُّوْمُ'' خود قائم اور دوسروں کو قائم رکھنے والا..... تھامنے والا..... ان دو ناموں میں زندگی اور سنبھالنے کی خاص تاثیر ہے..... بعض گناہ انسان کو مار دیتے ہیں..... خواب میں خود کو مردہ دیکھنے کی ایک تعبیر یہ بھی ہے کہ..... کوئی بڑا خطرناک گناہ ہو چکا یا ہونے والا ہے..... اور بھی کئی تعبیریں ہیں..... خواب دیکھنے والے کے حالات جنس، عمر اور موسم کے فرق سے تعبیر بھی بدل جاتی ہے..... اسی طرح کسی اور کو خواب میں مردہ دیکھنے کی وہ تعبیر نہیں ہے جو خود کو مردہ دیکھنے کی لکھی ہے..... ''یَاحَیُّ'' کا ورد ہمیں زندگی کی طرف لاتا ہے..... مردہ بیٹری چارج ہو جاتی ہے..... اور ''اَلْقَیُّوْمُ'' کا ورد ہمیں سنبھالتا ہے..... اور ہمیں گرنے نہیں دیتا..... جب اپنے اندر موت محسوس ہو تو ورد کیا کریں..... یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ..... یہ حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بھی ورد مبارک ہے کہ جب آپ کو کوئی پریشانی یا شدت پیش آتی تو دعاء فرماتے..... یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ..... انسان کی کئی حالتیں ہیں..... ہر حالت میں انسان کے ساتھ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں ہوتا..... ''اَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ كُلَّهٗ'' یا اللہ! میری ہر حالت درست فرما دیجئے، سنوار دیجئے..... روحانی حالت بھی، جسمانی حالت بھی..... دینی حالت بھی، دنیوی حالت بھی..... ذہنی حالت بھی اور قلبی حالت بھی..... گھریلو حالت بھی اور کاروباری حالت بھی..... مالی حالت بھی اور طبی حالت بھی..... خانگی

حالت بھی، انفرادی حالت بھی..... اور مجھے میرے نفس اور میری مرضی کے حوالے نہ فرمائیے..... نفس تو بہت زیادہ برائی کی دعوت دینے والا ہے۔

۱۳ رجب المرجب/۱۴۴۱ھ 09/03/2020

مکتوب ۱۳۳

ایک عظیم قرآنی دعاء کے بارے میں جاری کیے گئے کئی مکتوبات کا مجموعہ اور خلاصہ

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ”قرآن مجید“ میں بڑی عالیشان دعائیں سکھائی ہیں..... ان دعاؤں میں کامیابی، خوشی اور سعادت کے بڑے بڑے خزانے چھپے ہوئے ہیں..... اللہ تعالیٰ جب کسی کو کچھ عطاء فرمانے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے اس چیز کی دعاء کی توفیق عطاء فرمادیتے ہیں..... پھر دعاء بھی اگر قرآن مجید کے الفاظ میں ہو تو اس کی تاثیر کس قدر ہوگی؟..... اندازہ لگانا مشکل ہے..... ایسی ہی مبارک اور پرتاثیر دعاؤں میں سے ایک دعاء یہ ہے:

﴿رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ﴾

ترجمہ ”اے میرے رب! میری قسمت میں کر کہ شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر کیا اور میرے ماں باپ پر اور یہ کہ کروں نیک کام جس سے تو راضی ہو اور مجھ کو دے نیک اولاد میری، میں نے توبہ کی تیری طرف اور میں ہوں حکم بردار (یعنی حکم ماننے والا فرمانبردار)۔“ [الاحقاف:۱۵]

آئیے! قرآن مجید کی اس مبارک دعاء کو چند فائدوں کی صورت میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں:

فائدہ ①

قرآن مجید کی یہ دعاء بہت عجیب، پرکیف اور قسمت بدلنے والی دعاء ہے..... یہ دعاء ویسے تو ہر عمر میں مفید ہے لیکن جب کسی کی عمر چالیس سال ہو جائے تو..... اس

کے لئے یہ دعاء بہت عظیم خزانہ ہے..... یہ دعاء سورۃ الاحقاف (پارہ نمبر ۲۶) میں ہے..... اور اللہ تعالیٰ نے بطور خبر اس کا امر فرمایا ہے..... یہ دعاء پچھلی عمر کو پاک اور اگلی عمر کو نعمتوں سے بھر دیتی ہے۔

فائدہ (۲)

اس دعاء کا مفہوم اور خلاصہ یہ ہے کہ..... اللہ تعالیٰ ہم پر شکر گزاری کے دروازے کھول دیں..... اللہ تعالیٰ ہمارے والدین پر رحمت فرمائیں اور ہمیں ان کا ''نیک عمل'' بنائیں..... اللہ تعالیٰ ہماری اولاد کو ہمارے لئے کام کا بنا دیں، ان کی اصلاح فرما دیں..... اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی طرف رجوع اور توبہ کرنے والا بنا دیں..... اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضاء والے اعمال کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطاء فرما دیں..... اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا فرمانبردار بنا دیں۔

فائدہ (۳)

اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں کہ کون خوش قسمت ہے اور کون بدنصیب؟..... کون ''شقی'' ہے اور کون سعید؟..... کون جنتی ہے اور کون جہنمی؟..... اس مبارک دعاء کو اللہ تعالیٰ نے خوش نصیبی اور سعادت کی علامت قرار دیا ہے..... ملاحظہ کیجئے سورۃ الاحقاف کی آیت: ۱۵ اور ۱۶ کا ترجمہ..... ارشاد فرمایا:

''اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی تاکید کی کہ اسے اس کی ماں نے تکلیف سے اٹھائے رکھا اور اسے تکلیف سے جنا اور اس کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس مہینے میں ہوتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ خوب جوان ہو جاتا ہے اور چالیس سال کی عمر کو پہنچ جاتا ہے تو کہتا ہے ﴿رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ

فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ﴾، یہی لوگ ہیں جن کے نیک اعمال ہم قبول کریں گے اور ان کے گناہوں سے درگزر فرمائیں گے اور یہی اہل جنت میں ہوں گے۔ یہ سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا گیا تھا۔" [1]

فائدہ (۴)

اللہ تعالیٰ نے تمام "انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام" کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطاء فرمائی..... عمومی قانون (ایک دو کو چھوڑ کر) یہی ہے..... معلوم ہوا کہ "چالیس سال" کا ہو جانا ایک اہم بات ہے..... کیونکہ اسی عمر میں انسان کی عقل اور قوت "کامل" ہوتی ہے..... علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

فِیْهِ اِرْشَادٌ لِمَنْ بَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً اَنْ یُّجَدِّدَ التَّوْبَةَ وَ الْاِنَابَةَ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ یَعْزِمَ عَلَیْهَا۔

"یعنی اس آیت میں ہدایت فرمائی گئی ہے کہ جو مسلمان چالیس سال کا ہو جائے تو وہ اپنی توبہ کی اور انابت الی اللہ کی تجدید کرے اور اس پر مضبوطی اختیار کرے۔"

معلوم ہوا کہ چالیس سال کی عمر پوری ہونے پر..... انسان اپنے اندر بہت خیر اور مضبوطی حاصل کر سکتا ہے..... اپنی برائیوں سے جان چھڑا سکتا ہے..... اور مستقل ایمان اور کامیابی کے راستے پر آ سکتا ہے..... یہ "دعاء" بہت عظیم تحفہ ہے۔

فائدہ (۵)

"اَوْزِعْنِیْ" کے معنیٰ "یا اللہ! مجھ پر الہام فرما دیجئے"..... مجھے قلبی شوق عطاء فرما دیجئے کہ..... میں آپ کا شکر ادا کروں اور ایسے اعمال کروں جن سے آپ راضی ہوں..... اگر شکر کا ذوق و شوق اور مقبول اعمال کی توفیق مل

[1] (سورۃ الاحقاف۔ آیت: ۱۵، ۱۶)

جائے تو پھر اور کیا چاہیے؟

فائدہ ۶

اللہ تعالیٰ ہمیں ''دعاء'' کا ذوق نصیب فرمائیں..... ''دعاء'' اللہ تعالیٰ سے ''رابطے'' کا نام ہے..... ''دعاء'' اللہ تعالیٰ سے ''جڑنے'' کا نام ہے..... انسان کی ''عمر'' کے ساتھ جب بھی ''صفر'' یعنی ''زیرو'' لگتا ہے تو یہ ایک نئے دور کا آغاز ہوتا ہے..... ۱۰ سال کے ہوئے تو ذمہ داریاں شروع..... ۲۰ سال کے ہوئے استقلال کا زمانہ شروع..... ۳۰ سال کے ہوئے تو حقائق کو سمجھنے کا زمانہ شروع..... ۴۰ سال کے ہوئے تو پچھلے نقصان کی تلافی اور آگے کی تیز تیز تیاری کا زمانہ شروع..... یہ ایک تفصیلی موضوع ہے..... اس میں سب سے اہم صفر ۴۰ سال والا ہے..... یہ تکمیل، ترقی اور یکسوئی کی منزل ہے اور اسی چالیسویں منزل پر جو دعاء سکھائی گئی ہے وہ یہی دعاء ہے..... اس لیے ہجری تاریخ کے اعتبار سے جب عمر چالیس سال ہو جائے تو اس دعاء کی کثرت شروع کر دینی چاہیے مرتے دم تک۔

فائدہ ۷

چالیس سال کی عمر میں انسان والدین سے غافل ہو کر اپنی اولاد میں مشغول ہو جاتا ہے..... اس دعاء میں سمجھایا گیا کہ نہیں اس عمر میں بھی والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا معاملہ مضبوط رکھنا چاہیے۔

فائدہ ۸

جن کے والدین گزر گئے اور انہوں نے والدین کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا..... وہ اس دعاء کو لازم پکڑیں..... اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر ''شکر'' ادا کرنا لازمی ہے..... اور ''ناشکری'' حرام ہے، گناہ ہے..... ممکن ہے کسی کے ''والدین'' اس دُنیا

سے جا چکے ہوں اور انہوں نے ''شکر گزاری'' میں کچھ کمی، کوتاہی کی ہو..... تو اس دعاء میں یہ بھی مانگا گیا ہے کہ..... میں ان نعمتوں کا شکر اداء کروں جو میرے والدین پر ہوئی ہیں..... یوں والدین کی طرف سے شکر کی سعادت ملے گی اور اولاد کے اعمال میں والدین کا پورا حصہ ہوتا ہے..... تو اگر والدین نے ''شکر'' میں کوتاہی کی تھی تو اب اولاد کے ان کی طرف سے شکر کی وجہ سے اس کی تلافی ہو جائے گی..... اسی لئے اہل علم نے لکھا ہے کہ..... یہ دعاء والدین کے ساتھ حسن سلوک کا اعلیٰ درجہ حاصل کراتی ہے..... پھر اس دعاء میں مقبول اعمال کی توفیق مانگی گئی ہے..... جب کوئی مسلمان مقبول اعمال کرتا ہے تو اس کا فائدہ اور اَجر اس کے مسلمان والدین کو بھی ملتا ہے..... کیوں کہ اولاد کی عمر والدین کی عمر کا حصہ ہوتی ہے۔

فائدہ (۹)

اللہ تعالیٰ کی ظاہری اور خفیہ نعمتیں انسان پر ہر وقت برستی رہتی ہیں..... پھر جو ''شکر'' اداء کرتا ہے اور ان نعمتوں کو محسوس کرتا ہے..... اس سے اللہ تعالیٰ راضی اور خوش ہوتے ہیں..... اور اس پر اپنی نعمتیں بڑھاتے چلے جاتے ہیں..... جوں جوں عمر بڑھتی چلی جاتی ہے..... شکر گزاروں پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں زیادہ ہوتی جاتی ہیں..... لیکن جو ''ناشکری'' کرتے ہیں..... ان سے نعمتیں چھین لی جاتی ہیں..... اور جوں جوں ان کی عمر بڑھتی جاتی ہے ان پر نعمتوں کی کمی ہوتی چلی جاتی ہے..... اس لئے بڑے بڑے مالدار لوگ بھی خودکشی کا سوچنے لگتے ہیں..... اور ہسپتالوں میں ڈپریشن کے مریضوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے..... شیطان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ انسان کو ہر وقت ناشکری میں مبتلاء رکھے..... چنانچہ وہ

اس کی توجہ پریشانیوں اور مصیبتوں کی طرف گھماتا رہتا ہے..... اور اسے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو دیکھنے اور محسوس نہیں کرنے دیتا..... حالانکہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں اس وقت بھی اس پر برس رہی ہوتی ہیں جب وہ ''ناشکری'' کے آنسو بہا رہا ہوتا ہے..... اس لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ''شکر'' کی توفیق مانگیں..... صرف ''توفیق'' ہی نہیں بلکہ ''الہام'' مانگیں..... کہ ہمارا دل روشن ہو جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ظاہری و باطنی نعمتوں کو دیکھے، محسوس کرے اور ان کے احسان کے نیچے دب کر شکر ادا کرے..... اس کے لئے اس دعاء کو سیکھئے، سمجھئے اور اپنائیے۔

فائدہ (۱۰)

اس دعاء کا مفہوم یہ ہے..... ﴿رَبِّ﴾ اے میرے رب! ﴿اَوْزِعْنِیْ﴾ مجھے الہام فرما دیجئے، توفیق عطاء فرما دیجئے، مسلسل اس میں لگا دیجئے، یہ تینوں معنیٰ ﴿اَوْزِعْنِیْ﴾ کے لفظ میں موجود ہیں ﴿اَنْ اَشْكُرَ﴾ کہ میں شکر ادا کرتا رہوں ﴿نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ﴾ آپ کی ان دینی، دنیوی، ظاہری اور باطنی نعمتوں کا ﴿اَنْعَمْتَ عَلَیَّ﴾ جو آپ نے مجھ پر فرمائی ہیں ﴿وَعَلٰی وَالِدَیَّ﴾ اور میرے والدین پر فرمائی ہیں، خصوصاً ایمان کی نعمت جس سے بڑی کوئی نعمت نہیں ہے ﴿وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ﴾ اور توفیق دے دیجئے کہ میں وہ اچھے اعمال کروں جن سے آپ راضی ہو جائیں یعنی اعمال بھی اچھے ہوں اور ساتھ ایمان و اخلاص بھی ہو، کیوں کہ صرف اچھے اعمال اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ نہیں بنتے جیسا کہ کافروں اور منافقوں کے اچھے کام، ان کا فائدہ ان کو صرف دنیا میں ملتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضاء اور آخرت نہیں ملتی ﴿وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ﴾ اور میرے لئے میری اولاد کو بھی کام کا بنا دیجئے، یعنی ان میں ایمان، صلاح اور تقویٰ جاری فرما دیجئے تا کہ ان

کے اعمال سے مجھے فائدہ ملے زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی ﴿اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ﴾ بے شک! میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں اپنے پچھلے تمام گناہوں سے اور آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں، متوجہ ہوتا ہوں اپنی باقی زندگی کی بہتری کے لئے ﴿وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ اور بے شک! میں آپ کے فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ آپ کا فضل کہ میں مسلمان ہوں میرے دامن میں اسلام سے بڑھ کر کوئی فخر، کوئی نسبت، کوئی پہچان اور کوئی سرمایہ نہیں ہے، میری سعادت مسلمان ہونا ہے نہ کہ کسی قوم، قبیلے یا وطن سے تعلق، آمین۔

فائدہ (۱۱)

ضروری نہیں کہ یہ دعاء چالیس سال کی عمر ہی میں شروع کی جائے..... پہلے ہی شروع کر دینی چاہیے..... مگر جو چالیس کے ہو چکے یا زیادہ کے وہ اس دعاء کا زیادہ اہتمام کریں۔

فائدہ (۱۲)

یہ دعاء مردوں کی طرح خواتین کے لیے بھی ہے۔

فائدہ (۱۳)

بعض مفسرین اس آیت اور دعاء کے شان نزول میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہیں..... وہ خود بھی صحابی ہیں ان کے والدین بھی صحابی اور ان کی اولاد بھی صحابی..... معلوم ہوا کہ یہ بہت اونچی دعاء ہے جو ''صدیقین'' کا عمل ہے..... اللہ تعالیٰ سے کیا بعید ہے کہ وہ اس دعاء کی برکت سے ہمارے مردوں کو ''صدیقین'' اور خواتین کو ''صدیقات'' کا مقام عطاء فرمائیں۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ